Title - IRSHADAAT KALEEMI (Edition - 3).

Creator - Sayyed Qasim Ali Shah.

Publisher - Matba Qaumi (Kanpur).

Date - 1247 H.

Pages - 114

Subject - Tazkira Soofiya; Tasawwuf - Maktoobaat.

سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم حتی یتبین لهم انه الحق

چکیدۂ قلم حقیقت رقم

قدوۃ السالکین سلطان العاشقین حضرت خواجہ حاجی سید قاسم علیشاہ صاحب

کلیمی مدظلہ العالی

مسمیٰ بہ

ارشادات کلیمی

بار سوم ۱۳۴۷ھ
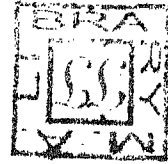
حسب فرمایش جناب مولوی حاجی محمد جان خانصاحب چشتی

رئیس دادون ضلع علیگڈھ

در مطبع مومنی واقع [illegible] مطبوع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ تَعَالٰی شَانُہٗ عَمَّا یَقُوْلُوْنَ ؎

اللہ اکبر این چہ بزرگی و کبریاست
کان برتر از احاطت وہم و خیال ماست

معبود لم یزل متعالی ز ابتدا
موجود لایزال منزہ ز انتہاست

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی

محمد آفتاب آفرینش
مہ افلاک معنی چشم بینش

زمین و آسمان در ملت او
دو عالم روزگار دولت او

وَعَلٰی اٰلِہِ الْعِظَامِ وَاَصْحَابِہِ الْکِرَامِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامِ اما بعد عرض خدمت ناظرین یہ کہ برادران طریقت و اہل عقیدت نے خواہش کی کہ مکتوبات چکیدۂ قلم حقیقت رقم زبدۃ العارفین قدوۃ الکاملین خواجہ سید قاسم علیشاہ صاحب کلیمی چشتی دہلوی ادام اللہ برکاتہ جو قبل ازین ۲۹ سلہ میں سعی وافر فاضل اجل مولوی محمد معز اللہ خانصاحب چشتی رامپوری طبع ہوئے تھے مابعد کے مکتوبات کے ساتھ ملحق و مربوط کرکے ایک مجموعہ علیحدہ مرتب اور طبع کرایا جائے تو طالبان مقصد حقیقی کے لیے ترغیب و تحریص و رہبری راہ طریقت کا موجب ہوگا۔ لہذا حسب فرمان حضرت مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ العالی خادم حضور محرر سطور سید انصار علی چشتی تعلقہ دار حیدرآبادی نے اس مجموعہ کو مرتب کیا واضح ہو کہ بنظر اختصار اس مجموعہ میں وہی مکتوبات درج کیے گئے ہیں جو منبع ہدایت و تعلیم ہیں اور حضرت پیر و مرشد قبلہ مدظلہ العالی کے انتخاب سے ممتاز ہو چکے ہیں۔ قبل از سواد ملفوظات و مکتوبات یہ مناسب نظر آیا کہ حضرت قبلہ کے حالات زندگی

بھی ایک مختصر پیرایہ میں درج کئے جائیں تاکہ ناظرین کو لطف حاصل ہو۔ وہو ہٰذا

حضرت خواجہ کلیمی شاہ صاحب کا اصلی وطن دہلی ہے۔ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ میں جب انگریزی فوج نے غدر کیا اور دہلی پر چڑھائی کی آپ کے والدین دہلی چھوڑ کر قصبہ فریدآباد میں جو دہلی کے قریب ہے آپ کے خالو قاضی سید اولاد علی صاحب مرحوم کے یہاں جا پہونچے اور عرصہ تک وہیں قیام کیا چنانچہ فریدآباد ہی میں بتاریخ ۱۱۔ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۵ھ آپ نے عالم شہود میں قدم رکھا آپ حضرت سید شمس الدین گردیزی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں جن کو سلطان شمس الدین التمش نے ولایت سے طلب کر کے اپنی لڑکی عقد میں دی تھی اُن کے صاحبزادے کا عقد شیخ احمد تماچی رحمۃ اللہ علیہ خلف حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضؓ کی لڑکی سے ہوا۔ حضرت خواجہ صاحب کی نانی امانی بیگم مرحومہ اپنے والد کی طرف سے حضرت خواجہ ابوالانوار عثمان ہرونی رضؓ کی اولاد سے ہیں اور اپنی والدہ کی طرف سے سلسلہ اُنکا حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضؓ تک پہونچا ہے۔ آپ کے نانا حضرت حافظ سید محفوظ علی صاحب شہید برادر خورد مولوی سید محبوب علی صاحب مرحوم اور آپ کے والد مولوی حافظ سید مبارک علی صاحب مرحوم جامع شرافت و سیادت و علم و کمال تھے۔ آپ نے اپنے قبیلہ ہی میں پہلے مرتبہ عقد کیا۔ اُس مخدرہ سے دو صاحبزادے عالم وجود میں آئے ایک سید محمد احمد صاحب کلیمی رحمۃ اللہ علیہ جنھوں نے عالم شباب ہی میں انتقال فرمایا دوسرے مخدوم زادہ سید حامد محمود شاہ صاحب کلیمی چشتی مدظلہ جنکو اپنی والدہ کی طرف سے حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے اولاد میں سب سے قریب تر واسطہ ہے اس وقت علم ظاہر و باطن سے آراستہ ہو کر سریر آرائے مسند خلافت و ارشاد ہیں اور صاحب اولاد ظاہری و باطنی ہیں حضرت خواجہ مدظلہ نے دوسری مرتبہ غیر کفو میں عقد فرمایا جن کے بطن سے دو صاحبزادے ایک سید محمد اکرم صاحب کلیمی جو بفضلہ تعالےٰ بارہ سال کے ہیں اور دوسرے سید محمد اسلم صاحب کلیمی جنکی عمر پانچ سال کی ہے اور دونوں صاحبزادے مشغول تعلیم ہیں علاوہ ان کے دو صاحبزادیاں بھی ہیں جن کا عقد ہو چکا ہے۔

آپ نے بر بنا رابجار باطنی ۲۹ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ ترک وطن فرمایا اور قصبہ میران پور

مین سکونت اختیار کی جو شاہجہانپور کے قریب واقع ہے جس طرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت و حکمت کے اظہار کے لیے ایک درشت طبع قوم مین ظاہر اور مبعوث فرمایا اس کے مصداق پر حضرت خواجہ مدظلہ کو نزاع پسند باشندگان میران پور کٹرہ مین سکونت اختیار کرنا پڑی آپ نے ابتداء زمانہ سکونت مین جفا و قفا و خلق بہت برداشت کی ظاہر ہے کہ اللہ تعالی کے علم مین ایک جانب سے آپ کے بعض کمالات معنوی کی ترقی اسی جفا و ستم کے برداشت پر موقوف تھی اور دوسری جانب سے اُس نواح کے بعض تشنہ کامان وادیٔ طلب کو آپ کے فیضانِ صحبت سے سرفراز کرنا بھی مقصود تھا چنانچہ اُس نواح کے بعض حضرات اِس وقت صاحبِ خلافت و دعوت وارشاد ہین۔

لڑکپن ہی کے زمانے سے آپ مشغول تعلیم بھی تھے اور فقرا و مجاذیب کی خدمت مین حاضر بھی ہوا کرتے تھے اور جو وہ بتاتے تھے اُس پر عمل بھی فرماتے - ۱۲ یا ۱۳ برس کی عمر مین آپ اکثر بزرگونکے مزارات پر حاضر ہوتے تھے جب زیادہ شب گذر جاتی اور گھر کے سب لوگ استراحت فرماتے آپ حضرت سلطان المشائخ کے مزار اقدس پر حاضر ہوتے اور قبل از وقتِ نماز ۶ میل کا فاصلہ طے کرکے اپنے مکان پر واپس ہوتے اور اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ نماز صبح مین شریک ہو جاتے ایک عرصہ دراز تک یہ طرز عمل رہا۔ پندرہ یا سولہ برس کی عمر مین مشغول مجاہدہ سخت ہو چکے تھے نیب کے پتون مین نمک دے کے جو کی روٹی کے ساتھ نوش فرمایا کرتے تھے بالآخر آپ کو اپنے بہنوئی حضرت قاضی سید شاہ محمد زبیر جیلانی رضہ کی خدمت مین تشفیٔ باطنی حاصل ہوئی جو اپنے وقت کے مقتدائے طریقت تھے خانوادہ چشتیہ مین جن کا سلسلہ حضرت مولانا فخر صاحب رضہ تک پہونچتا ہے اُنھین سے آپکو خلافت و اجازت و سند دعوت و ارشاد عطا ہوئی آپ کی توجہ سے بالآخر آپ کا سلسلہ اس قدر وسیع ہوا کہ آپ کے خلفا کے خلفا اور اُن کے بھی خلفا اس وقت موجود ہین اور سرگرم تعلیم طریقت ہین - اہلِ ارادت و عقیدت کا تو حساب و شمار نہین -

وضع و قطع آپ کی نہایت سادہ ہے - جبہ و دستار عمامہ و تسبیح ازرق و اسود سے آپ کو پرہیز ہے سادہ ملکی لباس زیب بدن فرماتے ہین آپ کا قول ہے ؎

طریقت بجز خدمت خلق نیست		بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

آپ کا ارشاد ہے کہ کسی زمانے مین لباس فقرا باعث فخر و ناز تھا اور اب معدن رعونت و دغا و فریب ہوگیا ہے لہذا اس کا ترک اولی ہے۔ امور شریعت کی نہایت پابند ہین اور بدعات سے آپ کو سخت پرہیز ہے اور اپنے متوسلین کو بھی یہی تاکید فرماتے ہین۔ عجز و انکسار و کسر نفسی آپ کا شعار ہے تکلف سے بری ہین وضعداری کو ترک نہین فرماتے جس سے جس طرح ملاقات ہوئی عمر بھر اسیطرح مانتے ہین اگر کوئی ملنے والا وضعداری کو ترک کرے تو ناراض ہوتے ہین اپنے ملنے والون مین کوئی ناراض ہو جائے تو اس سے صفائی درویشانہ کرنے مین تقدیم فرماتے ہین۔ خطا معاف کرنے مین نہایت سخی ہین زبان اور دل متحد ہوتے ہین۔ جو بات دل مین ہوتی ہے وہی زبان پر لائی جاتی ہے آپ کا وجود مبارک مایہ صدق و اخلاص ہے ہر کام مین صدق و اخلاص کو مقدم رکھتے ہین صاحب فوائد سعیہ نے لکھا ہے۔ این طائفہ را فتوح شدن وقتے درست باشد کہ از ہوائے نفس و تکلف خوردن و پوشیدن بہ کلی بیرون آمدہ بمقام اخلاص کہ از نازک ترین مقامہا است ترقی کردہ باشد مدح و ذم یکسان باشد بلکہ در ذم خوشتر باشد ہرچہ گوید از حق گوید ہرچہ گیرد از حق گیرد و ہرچہ ستاند باحق ستاند چیز بکہ از عالم غیب رسد آنرا ذخیرہ نگرداند۔ آپ کا بعینہ یہی حال ہے اور اسی طریق پر آپ کا عمل ہے تلخ و شیرین کی آپ کو پرواہ نہین۔ توحید مر کسے را زیبد کہ از زبان او تلخ و شیرین بر خیزد۔ ایسا ہی آپ کا حال ہے جس نے نہین دیکھا وہ دیکھ لے اور تجربہ حاصل کرے۔

آپ کے سینہ بے کینہ کو اللہ تعالی نے علم ظاہر و باطن سے مالامال کر دیا ہے۔ بکمال انکسار آپ اکثر فرماتے ہین کہ مین بے علم ہون نحو و صرف بھی نہین پڑھی مگر جب اہل علم کے جلسے مین کسی آیتہ کریمہ یا حدیث شریف کی نسبت گفتگو ہوتی ہے تو آپ ایسے نکات بیان فرماتے ہین کہ علما متحیر ہو جاتے ہین۔

بیعت لینے مین آپ نہایت منکسر ہین حضرت شیخ کے نام پر سلسلہ اسماء کو ختم کر دیتے ہین طالب کی حالت خلاف شرع ہو تو

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران | گفتہ آید در حدیث دیگران

پر عمل فرماتے ہین تنبیہ وتادیب کا طریقہ نہایت خوش اسلوب ہوتا ہے قصص وحکایات مین مضمون اداکر جاتے ہین اور فرماتے ہین کہ اللہ کا نام بتایا گیا ہے اگر عمل کرے تو وہ جملہ مکروہات پر غالب آجائیگا۔ چنانچہ اکثرون نے اشغالِ باطلہ کو ترک کردیا اور اُن کا راز فاش بھی نہین ہوا۔ آپ بفضلہ تعالیٰ مشرف القلوب ہین۔ دلی خیالات وخطرات سے واقف ہوتے ہین ان کے ظاہر کرنے ہین جلدی نہین فرماتے تربیت وتعلیم مریدین مین ایک عرصہ کے بعد کسی دوسرے پیرائے مین اُن خطراتِ باطلہ سے اُن کو آگاہ فرماتے ہین تاکہ راہ راست سے وہ برگشتہ نہ ہوجائین تعلیم وتربیت راہِ طریقت مین نہایت سخی ہین ۔

جس کو مے دی اُسے دل کھول کے سیراب کیا | تیری بھٹی کا نہین ہے کوئی شاکی ساقی

اکثر فرماتے ہین کہ اب وہ زمانہ نہین رہا کہ برسون مین ایک ایک بات بتائی جاتی تھی۔ عمرین قصیر ہین اور طلب محدود ہے سچا طالب مل جائے تو اُس کو اپنی نسبت سے مستفید فرماتے ہین حریص ہوتے ہین اور اپنے خلفاء کو صاحب سلسلہ ہین اکثر تاکید فرماتے ہین کہ سچا اور دردمند طالب مل جائے تو اُس کی تربیت وپرورش مین کوتاہی نہ کرو ممکن ہے کہ کل کسی طالب دردمند کی بدولت تمھارا اور میرا مُنھ اُجالا ہوجائے۔ آپ کی تعلیم توحید ہی تشبیہ مع التنزیہ وتنزیہ مع التشبیہ مین ہر آن ڈوبے ہوئے رہتے ہین مشرب آپ کا ہوا لکل اور نسبت آپ کی عشقیہ ہے۔ مظاہر صوری سے آپ کو ایک قوی تعلق ہے جو نہایت ہی بے لوث ہے اس کی وجہ خاص یہ ہے کہ آپ کی عمر پندرہ یا سولہ برس کی تھی پانی پت شریف مین حاضر ہوئے تھے حضرت بوعلی شاہ قلندر پانی پتی رضنے آپ سے عالم باطن مین بیعت لی اور اپنی نسبت سے مستفیض فرماکے ارشاد فرمایا کہ اس کو خواب وخیال نہ سمجھنا بطریق اویسیت آپ سے بیعت لی ہے اور ہماری نسبت کی نگہداشت واجبی ہے چنانچہ وہ نسبت ہر دم ترقی پر ہے مظاہر صوری مین جمال معنوی کے مشاہدہ کی نسبت حضرت محمد گیسو دراز قدس اللہ سرہ کا قول ہے کہ۔ اس عالمی دیگر است نمی دانم کہ کرا دست دہد چندین کس را دیدہ اما بوعلی شاہ قلندر رض مردے دیگر است ہر کہ نظرش

براہ وفا دبخوف درین وادی قدم نہاد۔ آپ کی نظر مین ایک عجیب وغریب قوت مُوَدَع ہے جس کو چاہتے ہین ایک ہی نظر مین سرفراز فرماتے ہین یہ دوسری بات ہے کہ اس نظر کا اثر بعضون پر بدیر بعض قلوب پر جلد ہوتا ہے جو اہل طلب کے حوصلہ وظرف پر موقوف ہے۔ مگر وہ نظر رائگان نہین جاتی رفتہ رفتہ طالب کے دل مین ایک شعل روشن ہوتی ہے جو قیامت کے دن بھی بجھنے والی نہین - آپ کا قول ہو کہ جس بیعت سے کوئی فائدہ ہی نہو وہ بیعت ہی نہین مسئلہ فقہ کے بموجب جبتک تقابض البدلین نہو بیعت صحیح نہین ہوتی - باوجود بعد مسافت اپنے منوسلین کو ایک عجیب طریقہ سے تربیت فرماتے ہین خطوط لکھتے ہین جس مین قصص وحکایات مین مسائل تصوف ہوتے ہین اس کا جواب طلب کرتے ہین جواب سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ اُس نے کچھ عمل بھی کیا یا نہین اور پھر اُس کے حوصلے کے موافق اس کو ترقی دی جاتی ہے آپ کا ارشاد ہے کہ جو ٹوٹ کے ہم سے ملتا ہے وہ جلد کامیاب ہوتا ہے جب تل اپنی اصل سے ٹوٹ کر موتیا چنبیلی سے جا ملتی ہین تو پھولون کی خوشبو سے مالا مال ہوجاتی ہین یہان تک کہ جب تیل نکالا جاتا ہے تو اُس کی قدر وقیمت بڑھ جاتی ہو ؎

گلی خوشبوئے در حمام روزے — رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلاویز تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم — ولیکن مدتی با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد — وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

غرور اور تکبر ونخوت سے آپ کو سخت نفرت ہو اپنی اولاد اور خلفا کو اس کی سخت تاکید فرماتے ہین کہ یہ حجاب نہایت سخت ہوتا ہے نماز وروزہ ذکر وشغل کا مقصود یہ ہو کہ شکستگی نفس پیدا ہو جب یہ نہو تو کچھ نہ ہوا پیرزادگی سجادگی کا خیال تک پاس نہ آنے پائے یا مانع ترقی مدارج ہوتا ہو

گر تو خواہی کہ سر صحبت ایشان گیری — خاک پائے ہمہ شو تا کہ بیابی مقصود

سینکڑون نے دیکھا ہے کہ تعمیر مسجد وخانقاہ ہورہی ہو راج مزدور کومٹی اور اینٹ پہونچاتے ہین آپ بھی شریک ہین جو کچھ آپ کا کام ہوتا ہے وہ اخلاص ومحبت سے بھرا ہوا ہوتا ہے -

آپ مُولعَ بسماع ہین صاحب ذوق وشوق وسُکر حال ہین- آپکا وجد حال سماع ہی پر موقوف نہین ہو آپ کی زبان پر کلماتِ ذوق وشوق ہمیشہ جاری رہتے ہین بمصداق لِیْ مَعَ اللہِ وقتٌ چندے آپ پر عالمِ جذبہ غالب ہوتا ہو اور چندے سربرآرائے وسادہ تمکین ہوتے ہین آداب سماع کے آپ سخت پابند ہین مجلس مین حتی الامکان آداب سماع پیش نظر رکھتے ہین غزلین بطریق تحویل سماعت فرماتے ہین اور مجلس مین بلا تفرقہ آداب اگر کوئی سچا طالب قریب ہو تو اشعار کے معنی اُس کے کان مین آہستہ بیان فرما دیتے ہین جو بطریق ورود غیبی آپ پر منکشف ہوتے ہین -

آپ کی عقیدت ومحبت واخلاص کا حال قابل دید ہو- آپ سفر حجاز کو نکلے احمد آباد مین حضرت محمود میانصاحب گجراتی رحمتہ اللہ علیہ موجود تھے چونکہ وہ پیرزادے تھے جسقدر خرچ سفر آپ کے پاس تھا آپنے اُن کی خدمت مین نذر کردیا- آپ دست افشان وہان سے چلے مگر اللہ تعالی نے آپ کے سب کام پورے کردئے ایک بندہ خدا اچانک آپہنچا جو تمام اخراجات کا کفیل ہوگیا- مکہ معظمہ مین جب قافلہ مدینہ منورہ کو جانے کے لیے تیار ہوتا آپ بیمار ہوجاتے تو اتر یہی حالت پیش آئی آخر بارگاہ رسالت سے ایسا کرم ہوا کہ آپ وہین سے ہندوستان واپس ہوئے اس واقعہ کی صراحت یہان نہین ہوسکتی علالت کے زمانے مین داروغہ رباط ایک دہلوی شخص تھا جو آپ کی خدمت کرتا تھا اور اکثر عربون کی اور اہل مکہ کی شکایت کرتا آپ فرماتے ہین کہ مرض کی تکلیف سے زیادہ اس کی شکایت بری معلوم ہوتی تھی اُس کو آپنے بارہا منع کیا کہ ہمارے حضور صلے اللہ علیہ عربی الاصل تھے تم عربون کی شکایت مت کرو مگر وہ نہین مانتا تھا- غرض وہ خود بیمار ہوگیا اور چندہی روز مین اُسکا آخری وقت آن پہنچا اور احتضار کی حالت مین چلاتا تھا کہ میر صاحب مجھے مکے سے نکالدیا ہے وہین لیجلئے اسی حالت مین اس کا انتقال ہوگیا نَعُوْذُ بِاللہِ مِنْ ذٰلِکَ آپ کی محبت وعقیدت کا ادنی نمونہ یہ ہے کہ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چارزانو نہین بیٹھے آپ ہمیشہ دوزانو نشست فرماتے ہین- سُؤرُ المومنین شفاء پر آپ کا ایسا مضبوط اعتقاد ہے کہ حالت بخار مین آپ نے حاضرین سے پانی جھوٹا کرواکے استعمال کیا بخار اترگیا صحت

وَیَخْرُجُ مِن بطونها شراب مختلفٌ الوانه فیه شِفاءٌ للنّاس پر آپ کا وہ عقیدہ ہے کہ مرض طاعون مین آپنے ایک مریض کو شہد مین پانی شامل کرکے عنایت کیا مریض رات بھر پیاس کی شدت مین اسی کا استعمال کرتا رہا دوسرے ہی دن اُس کو آرام ہوگیا۔ بنا بر رسم و عادت اہل غرض حاضر ہوکے التماس دُعا کرتے ہین آپ اکثر ارشاد فرماتے ہین کہ مجھکو دُعا کرنا نہین آتا درحقیقت جب کسی کے پر درد حالات سے آپ کے دلکو صدمہ پہنچتا ہے تو اُس کا کام ضرور ہوکر رہتا ہے شکایت تنگی رزق و آفات و صدمات سے ناراض ہوتے ہین اور فرماتے ہین الظّانّین باللّٰہ ظن السوء علیھم دائرۃ السوء اور کبھی فرماتے ہین کہ ہتھیار ڈال دو تو دشمن جان دوست بنجاتا ہے ہمارے مالک ہمارے آقائے حقیقی نے جو ماں باپ سے بھی زیادہ کرم کرنے والا ہے ہمارے لیے یہی تکلیف مناسب سمجھی ہے اُسکے مقابل مین ہتھیار ڈال دو تو وہ ضرور کرم فرمائیگا اکثر مریدون نے شدت مرض یا تکلیف کی حالت مین آپ کو بچشم باطن اور بعضون نے بچشم ظاہر دیکھا ہے اُن کی تکلیف رفع ہوگئی اور صحت حاصل ہوگئی بعضون نے عالم احتضار مین آپ کو دیکھا ہے اور اسی دید مین انتقال کیا ہے ہر حالت مین امداد کے لیے مستعد رہتے ہین بوجہ اختصار کے تفصیل اسماء و اوقات کے ساتھ ان واقعات کا بیان ذکر نہین کیا گیا اگرچہ واقف ہین وہ جانتے ہین کہ وہ خرق عادات مین داخل ہین غرض آپ کی ذات منبع فیض و برکات ہے۔

آپ کے مکان پر پیران عظام کا سالانہ عرس ہوتا ہے آپ نہایت خلوص و محبت سے عرس شریف کرتے ہین۔ ہندوستان۔ بنگال۔ بہار۔ پنجاب۔ پشاور۔ دکن۔ مارواڑ غرض ہر سمت سے مُرید و معتقد جمع ہوتے ہین۔ ہر ملک کے لوگون کے لیے اُن کی خواہش کی اشیاء فراہم کرتے ہین خانقاہ کلیمیہ کے اطراف مہمانان عرس شریف کے لیے متعدد مکانات بنے ہوئے ہین ہر حصۂ مکانات کے لیے طہارت خانہ و گرمابہ علیحدہ بنا ہوا ہے مسافرون و مہمانون کی خبرگیری مین آپ اور آپ کے اور خلفاء خاص مصروف رہتے ہین مہمانون کی تعداد ختم ایام عرس کے قریب ہزار سے

گذر جاتی ہے سب کو بڑے اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جاتا ہے نذر و نیاز کا تمام روپیہ عرس
شریف مین صرف ہوجاتا ہے اور آپ مقروض ہوجاتے ہین اور یہان تک کہ تمام سال اُس
قرضے کی ادائی مین ہمہ تن مصروف ہوجاتے اور خانگی اخراجات مین تخفیف فرما دیتے ہین۔
عرس سات یوم تک ہوتا ہے۔

بعض علما نے آپ کے دستِ مبارک پر بوجوہ خاص بیعت کی ہو مولوی محمد معز اللہ
خانصاحب رامپوری چشتی آپ سے بد اعتقاد تھے اور اکثر آپ پر سخت اعتراضات کرتے اور آپ
ہنسی ہنسی مین ایسے جوابات دیتے کہ باوجود تبحر علمی مولوی صاحب دنگ رہجاتے ایک مرتبہ
مجلس سماع گرم تھی مولوی صاحب شریک ہوئے آپکے مریدین کو دیکھا کہ مرغ بسمل کی طرح
تڑپ رہے ہین دل ہی دل مین دعا کی الٰہی تو ہی اپنی طرف وسیلۂ ہدایت مہیا کرنے والا ہے اگر اس
بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرلے ہین میری بہتری ہے تو میری رہبری فرما اس کے بعد اُنھون نے
ایک خواب دیکھا کہ مجلس منعقد ہے آپ تشریف فرما ہین مجلس ختم ہوئی مولوی صاحب نے اپنے مکان کا
قصد فرمایا راستہ نظر نہین آتا تھا رات نہایت تاریک تھی آپ نے آواز دی کہ مولوی صاحب شب
تاریک ہے اور راستہ پرخطر ہے مین تمھین گھر پہونچائے دیتا ہون چنانچہ آپ کے ساتھ ایک قندیل
روشن تھی آپ نے مولوی صاحب کو اس قندیل کی روشنی مین منزل مقصود تک پہنچا دیا اس کے
بعد مولوی صاحب موصوف حاضر ہوکے بیعت ہوئے اور آپ صاحب خلافت و اجازت ہین
مولوی الٰہی بخش صاحب عرفان رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ماذون خاندانِ نقشبندیہ تھے اپنے پیر کی
اجازت سے حاضر بارگاہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رضی اللہ ہوئے اور خواہش یہ تھی کہ چشتیہ
خاندان مین بھی کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرلون دو مرتبہ ارشاد ہوا کہ تم میران پور کٹرہ جاؤ اور کلیمی کے
ہاتھ پر بیعت کرلو مولوی صاحب نے چندان خیال نہین کیا تیسری مرتبہ وہی حکم اور یہ ارشاد ہوا کہ
وہ مجھ مین اور مین اُن مین ہون مولوی صاحب اسی دم اجمیر سے میران پور پہونچے بیعت کی عرصہ
تک حاضر خدمت رہ کر خلافت و اجازت حاصل کی ان کا سلسلہ بہت وسیع ہوا اُن کے خلفا موجود

ہین مولوی محمد امین ساکن شہر عرفہ۔ ملک شام سے ایام حج بین ملاقات ہوئی مولوی صاحب نے سوال کیا کہ آپ شیخ الہند ہو تو بتاؤ روح انسانی وحیوانی بین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسی بات نہین کہ جس کے لیے تم پوچھتے پھرتے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا کہ مین نے اکثر فقراء و علماء سے پوچھا کسی نے نہین بتایا آپ نے فرمایا اب دن کے تین بجے کا وقت ہے آپ اور ہم سایہ مین کھڑے ہین۔ یہ کس طرح کہ سکتے ہو کہ یہان پر آفتاب موجود ہے اُنھون نے کہا کہ بس بین سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت واجازت حاصل کی آپ نے کہا بس مین سمجھ گیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلافت واجازت حاصل کی آپنے تشریح ارشاد فرمایا کہ آفتاب حسی اور دھوپ اور چھاؤن مین جو فرق ہے وہی آفتاب حقیقی اور روح انسانی اور روح حیوانی بین فرق ہے۔

اسمای گرامی خلفاء حضرت پیر جی کلیمی شاہ صاحب مدظلہ العالی

۱۔ حضرت صاحبزادہ سید حامد محمود صاحب کلیمی مجددی چشتی سجادہ نشین مدظلہ
۲۔ صاحبزادہ سید محمد اکرم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالی
۳۔ صاحبزادہ سید محمد اسلم کلیمی چشتی سلمہ اللہ تعالی
۴۔ صاحبزادہ سید محمد حسین چشتی حیدرآبادی سلمہ اللہ تعالی
۵۔ صاحبزادہ سید مظہر علی کلیمی چشتی جعفری سلمہ اللہ تعالے
۶۔ مولانا شیخ احمد جی چشتی ساکن ضلع ہزارہ۔ صوبہ سرحدی
۷۔ شاہنچی خان صاحب چشتی رئیس کوہ گنگر ضلع ہزارہ
۸۔ شاہ محمد عباس علیخان صاحب چشتی رئیس جلال آباد ضلع شاہجہان پور۔
۹۔ مولانا محمد امین صاحب چشتی۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔
۱۰۔ حاجی کالے لال محمد صاحب چشتی۔ ضلع مرشد آباد۔ بنگال۔
۱۱۔ منشی محمد حسین صاحب چشتی ضلع مرشد آباد۔ بنگال

۱۲۔ منشی مرزا محمد عبدالرشید صاحب چشتی حیدرآباد دکن۔

۱۳۔ مولوی محمد جی صاحب چشتی۔ ضلع ہزارہ۔

۱۴۔ مولوی حاجی سید بشارت حسین صاحب چشتی وکیل ہائی کورٹ حیدرآباد دکن۔

۱۵۔ حافظ سید ظفر حسین صاحب چشتی دارالترجمہ حیدرآباد دکن۔

۱۶۔ حبیب عبداللہ صاحب مکی چشتی ساکن مکہ معظمہ۔

۱۷۔ مولانا مفتی محمد معز اللہ خان صاحب چشتی مدرسہ عالیہ رام پور۔

۱۸۔ مولوی حکیم منشی سید فقیہ الدین صاحب چشتی وکیل ریاست رام پور

۱۹۔ مولوی حاجی جان خان صاحب چشتی رئیس دادون۔ ضلع علیگڈھ

۲۰۔ مولوی حاجی سید محب اللہ شاہ صاحب چشتی۔ ضلع پشاور

۲۱۔ حافظ محمد یوسف علیخان صاحب چشتی رئیس تلہر۔ ضلع شاہجہان پور

۲۲۔ منشی عبدالوحید صاحب چشتی ساکن ضلع بھنڈارہ ممالک متوسط

۲۳۔ میان محمد بخش صاحب ساکن شہر رائے پور ممالک متوسط

۲۴۔ مرزا محمد علی بیگ صاحب چشتی انسپکٹر پنشنر رائے پور۔ ممالک متوسط

۲۵ مولوی محمد حاتم صاحب چشتی ضلع چپرہ بنگال۔

۲۶ سید یسین علی صاحب۔ بام گڈھ۔ ضلع بلاس پور ممالک متوسط

۲۷۔ مولوی محمد معین الدین صاحب چشتی ضلع بوگڑا۔ بنگال

۲۸۔ مولوی حسین احمد صاحب ساکن ضلع ہزارہ

۲۹۔ سید علی قاسم شاہ صاحب بخاری ساکن شہر دہلی۔

۳۰ منشی احمد علیصاحب ساکن شاہجہان پور

یہ وہ اخوان طریقت ہین کہ جنکو حضرت قبلہ نے اجازت دی ہے اور بقید حیات ہین خلفاء نے یا خلفا کے خلفاء نے اجازت دی ہو ان کا شمار نہین۔

ملفوظات مبارک

مولوی معز اللہ خانصاحب ناقل ہین کہ

ایک جلسہ مین بہت سے صوفی باصفا بھی تشریف رکھتے تھے پیری مریدی کا ذکر چھڑا ایک صوفی صافی نے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ آیت کریمہ یاایھا الذین آمنوا واتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ بیعت کا کافی ثبوت ہے

مین نے صوفی صاحب سے عرض کیا کہ مفسرین نے وسیلہ سے مراد اعمال صالحہ لکھے ہین پھر اس سے بیعت و پیر طریقت کا ثبوت کیونکر ہونکر ہو سکتا ہے وہ ساکت ہو گئے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مولوی صاحب اعمال صالحہ تو (واتقوا) مین داخل ہین پھر وسیلہ سے مراد اعمال صالحہ کیونکر ہو سکتے ہین بلکہ (آمنوا) سے عقاید اور (واتقوا) سے اعمال صالحہ کا ذکر آچکا پس وسیلہ سے مراد رہبر ہے یعنی پیر طریقت جو تقرب الی اللہ کا وسیلہ ہے۔ خداوند کریم حکم دیتا ہے کہ وسیلہ تلاش کرو جو تم کو راہ راست پر چلا کر مجھ تک پہونچائے اس سے بڑھ کر بیعت طریقت کا ثبوت کیا ہو سکتا ہے پس تلاش رہبر تم پر فرض و واجب ہوئی۔ حضور کی یہ تقریر سنکر مولوی معز اللہ خانصاحب نے تفاسیر کی ورق گردانی شروع کی تفسیر روح البیان کو دیکھا تو بعینہ یہی مضمون اُس مین بھی درج پایا۔ آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ میرا خیال تفسیر کے مطابق ہوا۔

مولوی صاحب موصوف ناقل ہین کہ ایک دفعہ جلسۂ سماع مین مین نے عرض کی حضور کوئی نعت کی غزل گوائی جائے حضور نے قوال سے ارشاد فرمایا کہ کوئی نعت ہی کی غزل گاؤ قوال نے یہ غزل شروع کی

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا

حضور نے فرمایا کہ یہ غزل تو نعتیہ نہین ہے اس مضمون تو یہ ہے کہ جب حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام پتلا خاکی بنکر تیار ہوا اور اس مین روح جلوہ افروز ہوئی تو آپنے فرمایا اشرق البدر علینا

یہ کلام آدم علیہ السلام کی زبان سے سننا چاہیے پھر عرض کی کہ حضور

واختفت منه البداور

کے کیا معنی ہوں گے فرمایا کہ اس کے معنی تو ظاہر ہیں یعنی ملائکہ تو سربسجود ہو گئے الغرض
جو شعر پڑھا جاتا تھا اس کو توحید کی جانب لیجاتے۔

ایک مرتبہ خدا سے دعا مانگنے کا تذکرہ آیا ارشاد ہوا کہ ایک غلام جاڑے کی سبب سے
ٹھرٹھراتا ہوا اپنے آقا کے ساتھ برہنہ جارہا تھا اور آقا کے پاس ہر قسم کا لباس سرمائی موجود تھا
لوگوں نے کہا کہ تو اپنے آقا سے کیوں نہیں کہتا کہ جاڑے کا لباس دے غلام نے جواب دیا
کہ میں تو ہر وقت ان کے پیش نظر رہتا ہوں کیا وہ خود نہیں دیکھتے کہ میں برہنہ ہوں نہ دیئے
میں کچھ حکمت ہوگی جو اُن کو معلوم ہے مجھکو معلوم نہیں پھر میں نے عرض کی کہ حق سبحانہ تو فرماتا ہے
اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ارشاد فرمایا کہ یہ فرمان حق بیشک درست ہے مگر صرف زبانی دعا بلا
حضور قلب بے سود ہے جیسا کہ ارشاد نبوی سے ظاہر ہے لَا صَلوٰۃَ اِلَّا بحضور القلب
مقصود ہر دعا و ذکر سے حضوری قلب ہے دل سے اُسکی طرف مخاطب ہو کر اُسکے انعام و اکرام کا اُمیدوار رہنا چاہیے لا یتا سو من رُوح اللہ کے حکم کی تعمیل کرنا چاہیے۔

ایک جلسہ میں توحید اور فنا کا ذکر چھڑا حضور سے عرض کی کہ انسان پر کیوں ایسی حالت
طاری ہو سکتی ہے کہ وہ ایسا خود فراموش ہو جائے کہ اس کو اپنی ہستی کی خبر نہ رہے اور نہ اس کی
ہستی باقی رہے ارشاد ہوا کہ تمکو یہ حدیث یاد نہیں یتقرب العبد اِلَّا بالنوافل حتی اکون
سمعه الذی یسمع به ویدہ الذی یبطش بها الخ جس سے واضح ہے کہ عبد کے قوی
اس کے ہو جاتے ہیں کیا حضور سرور عالم نے یہ نہیں فرمایا لِی مَعَ اللہِ وقت لا یسعنی
ملك مُقربٌ ولا نبی مُرسَل نیز یہ حدیث جو بزرگان دین کی تالیفات میں مروی ہے
کہ ایک وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرور عالم کو آواز دی حضور
انور نے فرمایا۔ کون۔ عرض کی کہ میں ہوں عائشہ فرمایا کون عائشہ عرض کی کہ ابو بکر کی بیٹی۔

فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یار غار رسول اللہ۔ فرمایا کون رسول اللہ۔ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ
فرمایا کون ابوبکر۔ عرض کی یار غار رسول اللہ فرمایا کون رسول اللہ یہ سنتے ہی حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا تھرتھرا کر بیٹھ گئیں۔ یہ وہی مقام ہے جس مین منصور نے انا الحق کہا اور یہی مقام
حق الیقین ہے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْن سے بھی یہی مراد ہے یعنے جبتک
حق الیقین حاصل نہ ہو انسان پر عبادت فرض ہے اور اس مقام مین عابد و معبود کہان تاکہ وہ
عبادت کرے۔ اس حالت کو چونکہ دوام و استمرار اس عالم مین نہین رہنا۔ لہذا جب یہ حالت
فرو ہو جاتی ہے تو عبادت فرض ہو جاتی ہے اور قضا لازم آتی ہے کیا خدا تعالی نے یہ نہین
فرمایا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى کیونکہ کیسا ہی سکر کیون نہو تکلیف شرعی کا رافع
ہے کیا حدیث شریف مین یہ نہین آیا کہ سوتے ہوئے کو نماز کے لیے نہ اٹھاؤ گو غفلت کی نوعیت
دوسری ہی کیون نہو مگر حقیقت دونون کی اور خواص و آثار ایک ہی ہین مثلاً قطرۂ آب دریا مین ملکر دریا
ہونے کا دعوی کرے تو وہ دعوی دریا ہی کا سمجھا جایگا پھر اپنی اصلی حالت پر آجائے تو اس کی وہ حالت
سابق قایم رہے گی ہرگز نہین قطرہ قطرہ ہی ہوگا اور دریا دریا اسی لحاظ سے کہا گیا ہے ہر مرتبہ از وجود حکمے
دارد لہذا مقام عبودیت کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے کیونکہ یہی نا انتہا ہی مدارج فنا بقا کی ترقی کا موجب ہے
غور کرو جب سردار دو عالم کو خداوند کریم سے یہ ارشاد ہوا کہ ہم نے تیرے سارے اگلے پچھلے گناہ
بخش دیے تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب کیون آپ عبادت کرتے ہین تو جواباً
یہ ارشاد ہوا کہ الست عبداً شکوراً کیا مین بندہ شکر گزار نہین ہون اسوقت کیا خوب مثل
یاد آئی کہ ایک شخص ریگ چھان رہا تھا کسی بادشاہ کا اس پر گزر ہوا اس نے اسکی حالت پر رحم
کھا کر لعل ریگ مین پھینکدیا اس طرح سے کہ اسکو معلوم نہ ہو کہ کہان سے آیا ریگ چھانتے چھانتے
اس کو لعل ہاتھ لگا لیکر خوش خوش گھر کو گیا پھر آکر ریگ چھاننے لگا اتفاقاً پھر اس پر شاہ کا گذر ہوا
تو اس سے سوال کیا گیا تجھے لعل نہین ملا۔ کہا۔ ملا تو ہے پھر اس سے کہا گیا کہ اب کیون ریگ چھانتا ہے
تو اس نے کیا خوب جواب دیا کہ ریگ ہی کے چھاننے سے تو لعل ملا۔ ریگ نہ چھانون تو اور کیا کرون
عبادت ہی تو وہ شے ہے کہ عرش سے اوپر لیجاتی ہے اور خدا سے ملاتی ہے بشرطیکہ خلوص دل سے ہو

جیسا کہ ارشاد باری سے ظاہر ہے - اَللّٰہُ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ لَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ

ایک جلسہ مین جس مین چند مستند طلبا بھی بیٹھے تھے باہم اس آیۃ کریمہ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ کے معنی مین بحث ہونے لگی۔ ارشاد ہوا کہ اس آیت کریمہ کے مخاطب کفار ہین جنھون نے سرورِ عالم صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا کہ روح کیا شئے ہے اور جواب مخاطب کی عقل کے موافق ہوا کرتا ہے تُکَلِّمُ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ اور کفار تو جسمانی حالت مین منہمک تھے ان کی نظر محسوسات پر محدود تھی اور روح جسکا انھون نے سوال کیا تھا روحانی چیز اور عالم مجردات سے تھی جس کی وجہ سے یہ ارشاد ہوا کہ یا رسول اللہ ان سے کہدو کہ روح امر رب یعنی عالم مجردات سے ہے جسکو اس وقت تم نہین جان سکتے جب عالم حس کو تمھاری نظر چھوڑ کر عالم روحانی اور معقولات و مجردات تک پہنچے اور عین الیقین و حق الیقین کا مقام حاصل ہوگا جو علم الیقین اور ایمان بالغیب پر موقوف ہے تب تم حقیقت روح کو سمجھوگے کہ وہ کیا شئے ہے اور کیا نہین ہے اور اصل مقصود اس آیت کے نزول سے علم روح کی نفی کفار سے ہے نہ اولیا و عرفا سے چہ جائیکہ سرور دو عالم سے۔ مولوی صاحب من امر ربی کے من اور نفخت فیہ من روحی کے من و یائے متکلم پر تو ذرا نظر ڈالیے اور نیز اس ارشاد پر خلق اللہ ادم علی صورتہ آپ عالم ہین خود سمجھ جائینگے۔

ایک دفعہ ایک ہندو کا لڑکا نہایت حسین اچانک مجلس مین آگیا۔ حضور نے دریافت فرمایا! تیرا کیا نام ہے اس نے کہا ہرسروپ آپنے فرمایا قوالی تو یہین ہوگئی اور میری طرف مخاطب ہوکر فرمایا! مولانا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ حضور کے اس ارشاد پر یاران طریقت کو وجد ہوگیا اور بہت دیر تک حالت طاری رہی

جلسۂ سماع مین ایک بار کا ذکر ہے قوال نے یہ شعر پڑھا

دل فدائے او شد و جان نیز ہم ۔۔۔ دردم از یار است و درمان نیز ہم

فوراً میرے دل پر ایک بیخودی کی حالت طاری ہوگئی اور حضور پر تصدق ہونے لگا جس سے

دل مین خیال حق ترقی پر تھا اس وقت حضور نے یہ آیت پڑھی تعالیٰ شانہ عما یقولون فوراً

میرے دل مین خیال آیا کہ حضور نے یہ آیت میرے اس ترقی کرنے والے خیال کی بابت پڑھی ہے۔
ایک دفعہ اسرار عبادت اور احکام الٰہی کے متعلق ذکر ہوا۔ فرمایا کہ عبادات شرعی احکام کی مقبولیت کا اصل خلوص و محبت ہے خداوند کریم نے ہماری محبت و خلوص کے جانچنے کے لیے یہ احکام مثلاً نماز۔ روزہ حج۔ زکوٰۃ اُتارے ہین خداوند کریم نے گویا ہم کو جتلایا کہ ہم دیکھین تو کہ تم ہمارے کیسے محب ہو نماز کی تکلیف تو برداشت کرو رکوع و قیام، قعود و سجدہ تو کرو مال تم کو بہت پیارا ہے زکوٰۃ تو دو۔ ہمارے لیے فاقہ تو کرو روزہ رکھو ہم کھاتے پیتے نہین ہین چند روز تم بھی مت کھاؤ پیو اور اس کے ساتھ کسی پر غضب غصہ اور غیبت مت کرو اور بیت اللہ کا طواف تو کرو جس مین مال و جان دونون کی تکلیفین برداشت کرنی پڑتی ہین دیکھین تو تم اس مین صبر کرتے ہو یا جزع فزع کرتے ہو اگر تم یہ کل امور بلا کسی رورعایت اور امید فائدہ کے محض اس خیال سے کہ ہمارے مالک کا حکم ہے کئے جاؤ گے اور ثابت قدم رہوگے تو سمجھ لین گے کہ تم ہمارے سچے دوست ہو ورنہ تمھارے اس نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ و طواف سے ہم کو کوئی فائدہ نہین احکام شرعیہ کے نزول سے اصل غرض یہی ہے ورنہ اللہ غنی عن العالمین ہے اس مضمون کو یہ آیت کریمہ بھی ثابت کرتی ہے ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال ضرور ہین تمھاری آزمائش کرونگا۔ خوف۔ بھوک اور کمی مال سے اور نیز یہ ارشاد باری بھی اسکا مظہر ہے لیبلونکم ایکم احسن عملا اس لیے ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تاکہ ہم جانچین کہ تم مین سے کون کون نیک کام کرنیوالا ہے۔ ایک دفعہ شکر کا ذکر آیا و شکر و لے جو لفظ شکر واقع ہے اسکے یہ معنی نہین کہ زبان سے شکر شکر پکارے جاؤ بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے آقا اور مولا کی کسی سے شکایت نہ کرو بلکہ انعام و اکرام کا اظہار کرو جیسا کہ یہ ارشاد باری مظہر ہے واما بنعمۃ ربک فحدث خدا کی نعمتون کو ظاہر کرو۔
ایک دفعہ توکل کا ذکر آیا کہ خدا پر بھروسہ کیونکر اور کیسا ہونا چاہیے فرمایا کہ مثلاً اگر کوئی ادنیٰ شخص مثل کنجڑہ وغیرہ کے تمھاری دعوت کر دے تو تمکو اس کا پورا اعتماد ہوگا بلکہ گھر والون کو بھی

یقین ہوگا کہ آج مولوی صاحب کنجڑے کے یہان کھائین گے ان کے لیے کچھ بھی فکر کرنے کی ضرورت
نہین خداوند کریم جو رزاق مطلق ہے بتاکید فرماتا ہے تم کہین ہوین رزق پہنچاویگا اور تمکو خدا کے
اس ارشاد پر اطمینان نہین کنجڑے کے قول سے بھی خدا کے قول کو کمتر خیال کرتے ہو سبب یہ ہے کہ
جبتک تک انسان اپنے آپ کو نہین پہچانتا تو خدا کو نہین پہچانتا اس کے خیالات ڈاوان ڈول
رہتے ہین اور جب پہچان لیتا ہے تو اس کے سارے اوصاف و اقوال و افعال پر اسکو ایقان و اطمینان
پورا ہو جاتا ہے پھر وہ بجز خدا کے اور کسی کا دست نگر نہین رہتا ہے۔

ایک دفعہ خشوع و خضوع کا ذکر آیا فرمایا کہ ایک شب جناب باری نے جبرئیل علیہ السلام سے
فرمایا کہ دنیا مین جاکر دیکھو کہ کوئی ہم کو بھی یاد کرتا ہے یا نہین وہ گئے اور واپس آکر عرض کی کہ کوئی نہین
پھر مکرر حکم ہوا کہ کعبہ و دیر سب مین جاکر دیکھو کوئی تو ہوگا وہ گئے اور کعبہ و دیر سب جگہ تلاش کرتے
پھرے دیکھا تو ایک شخص بت کے پاؤن پر سر رکھے ہوئے بڑے خشوع و خضوع سے یارب یارب
کہ رہا ہے اور بت سے لبیک کی آواز آرہی ہے جبرئیل علیہ السلام واپس آکر عرض کی کہ اے باریتعالیٰ
ایک بت پرست کے پاؤن پر سر رکھے یارب بہت خشوع و خضوع سے کہ رہا تھا اس بت سے
لبیک کی آواز آتی تھی جس سے مجھے سخت حیرت ہوئی جناب باری نے فرمایا کہ تم اس آواز کو پہچانتے
ہو جبرئیل نے عرض کی وہ تو ایسی ہی تھی جیسی اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری
آواز تھی جیسی کہ اب مجھے سنائی دے رہی ہے حکم ہوا کہ وہ ہماری آواز تھی درحقیقت وہ ہمارا بندہ
بہ آرزوئے جواب ہم ہی کو یاد کر رہا ہے اور چونکہ بت مین جواب کی قدرت نہین اور درحقیقت ہم ہی
اس کے معبود ہین تو ضرور ہوا کہ اپنے تضرع کرنیوالے کو ہم جواب دین تاکہ اسکی دلشکنی نہو آخر
ہم ہی کو تو پکار رہا ہے۔

ایک مرتبہ پیران کلیر کے عرس شریف مین معہ چند اشخاص کے مین حضور کے ساتھ تھا مسجد
درگاہ کے قریب حلقہ ذکر جہر شروع ہوا حضور نے حلقہ کی جانب رخ کیا حلقہ کو دیکھتے ہی وجد طاری
ہوا اور ترقی کرتا گیا۔ نماز کی اذان ہوئی مسجد مین آکر اسی حالت وجد مین نماز فرض ادا کی قوالون کے

بلوانے کی ہم کوشش کرنے لگے حضور نے منع فرمایا اور بعد سکون نماز سے فارغ ہو کر فرمایا کہ قوالی اسی حالت کے حاصل کرنے کی غرض سے سُنی جاتی ہے جب یہ خود ہی حاصل ہے تو قوالی کی کیا ضرورت ہے

ایک دفعہ ایک شخص جوان داڑھی کا صفایا کیے ہوئے حضور کے سامنے آیا حضور نے اس سے فرمایا بھائی تمھارا صاف شدہ چہرا کیا خوبصورت معلوم ہوتا ہے اس شخص کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے داڑھی چھوڑ دی۔

ایک دفعہ علم غیب کے متعلق تذکرہ ہوا تو حضور نے فرمایا کہ علم غیب بجز خدا کے دوسرے کو نہین ہین نے وہ نظائر و شواہد اور دلائل عرض کیے جن سے دوسرے کے لیے بھی علم غیب ثابت ہوتا ہے ارشاد ہوا کہ وہی حدیث ناک کان آنکھ والی یاد کرو۔ اس وقت بشر بشر ہی نہین رہتا۔ اس وقت جو عالم الغیب ہے وہی ہے۔

ایک دفعہ پانی پت قلندر صاحب کے عرس شریف مین تشریف لیچلے مین نے عرض کی کہ وہان کن بزرگ کا مزار اور عرس ہے فرمایا کہ ایک دوسرے سلسلے کے میرے پیر و مرشد ہین جن سے مجھکو وہ نسبت ہے جو اُن کو مولا مشکل کشا سے ہے مین نے مکرر ان کا نام دریافت کیا مگر حضور ان کا نام زبان پر نہ لائے اور فرمایا کہ مین ان کا نام زبان پر نہین لا سکتا ایک دفعہ ایک چارپائی پر بیٹھے ہوے ان کا نام لیا تھا چارپائی کے چارون ضلع ٹوٹ گئے۔

ایک بار بھاولپور مین ایک مولوی صاحب آپ سے مباحثہ کرنے آئے اور آپ سے دریافت کیا کہ تم کیا کیا پڑھے ہو آپ نے کہا کچھ بھی نہین وہ خاموش ہو گئے۔ آپ نے کہا کہ آپ کیا کیا پڑھے ہین انھون نے بہت سے علوم و فنون کے نام لئے آپ نے کہا اپنا علم بھی پڑھا ہے انھون نے کہا اپنا علم کونسا آپ نے کہا کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ والا آپ وہ آپ کی طرف سے منھ پھیر کر چلدیے جب آپ منچن آباد سے روانہ ہوئے تو ایک اونٹ کرایہ کیا اور کچھ یاران طریقت بھی ہمراہ تھے راستہ مین پیشاب کے حیلہ سے اتر کر اونٹ پر یاران طریقت کو سوار کیا اور خود پیدل چلنے لگے اتفاقاً وہ مولوی صاحب بھی اونٹ پر سوار کہین سے آرہے مولوی صاحب نے شتر سواران

سے دریافت کیا کہ وہ جو پیدل پیچھے آرہا ہے تمھارا کون ہے انھون نے کہا کہ ہمارا پیر دستگیر ہے
مولوی صاحب نے آنکھین پھاڑکران سے کہا کہ ہین پیر پیدل اور مرید اونٹ پر سوار انھون نے کہا کہ وہ
نہین مانتے ہم کیا کرین تب وہ مولویصاحب دوڑکر آپکے پاؤن پر گر پڑے اور کہا کہ حضرت یہ تو
حضرت عمر فاروق والا قصہ ہوا آپنے کہا کہ نہین سارے بزرگان دین کا یہی طرز عمل ہو کیا حضرت ابراہیم
ادھم بلخی کا قصہ آپ کو نہین معلوم جو کتب تاریخ مین مذکور ہے کہ آپ مع مریدون کے جب مکہ معظمہ
مین جاکر رہے تو سب مریدون کے ساتھ جنگل سے لکڑیان لاکر فروخت کرتے اور اس سے اپنی قوت
بسری کرتے اور رات کو پاؤن دباتے اور جو پاؤن دبوانیسے گریز کرتا اس کو نکال دیتے۔

ایک مرتبہ تصدق حسین بنگالی سے ارشاد ہوا کہ کیون میان تصدق حسین تم کو کبھی باڑی
(گھر) بھی یاد آتی ہو اُس نے عرض کی کہ باڑی تو حضور کے قدم مبارک ہی مین ہے ارشاد ہوا کہ
انسان کی عمر کا بہتر حصہ وہی ہے کہ سب کچھ بھول جائے

ایک دفعہ شمسی علاج کرنیوالا ڈاکٹر حضور کے پاس آیا مین نے اس سے کہا کہ سمجھ مین نہین آتا
کہ دھوپ اور پانی مین یہ اثر ہوا کہ اس سے امراض کا علاج کیا جائے۔ حضور نے فرمایا کہ حدیث
شریف سے ثابت ہوتا ہے کیا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماء الشمس سے غسل کرنیکو
منع نہین فرمایا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس مین بھی اثر صحت و مرض ہے۔

ایک بار اس آیت فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِي کے معنی مین تذکرہ ہوا ارشاد ہوا
کہ بیت تو وہی ہے جس مین صاحب خانہ رہے اور جسم انسان کی طرف اشارا کیا کہ اس کے سوا ان
کی اور کہین گنجائش نہین یعنی قلب مؤمن جو اس جسم مین ودیعت ہو

عرس شریف مین قوال نے بوقت جلسہ سماع یہ شعر پڑھا ؎

منم کہ گوشۂ میخانہ خانقاہ من است		دعای پیر مغان ورد صبحگاہ من است

یاران طریقت کو مصرع ثانی پر اور حضور کو مصرع اولی پر وجد کی حالت طاری ہوئی اسی حالت
مین حضور کمرے کے اندر تشریف لے گیے۔ قوال باہر رہا بہت دیر تک کیفیت طاری رہی میری

مخاطب ہوکر فرمایا مولوی صاحب اس سے بڑھ کر کیا ڈھونڈ رہا ہوگا وہ حضرت تو بتانے کی طرف اشارہ کرکے ایک گوشۂ کو دل کی طرف اشارہ فرماکر بتا کیا۔ اپنی خانقاہ ثابت کر رہے ہیں اس ارشاد سے بہت رقت ہوئی پھر ارشاد ہوا کہ رونا تو اسی کا ہے کہ وہ حضرت بالتصریح پکار کر نحن اقرب سے اپنا قرب جتا رہے ہے اور ہم اندھے ہیں کہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔

عرس شریف میں ایک شب ایک قوال کی چوکی آخری نمبر پر گانیکے واسطے بیٹھی اسوقت اکثر لوگ چلے گئے تھے اور آپ کی طبیعت بھی کسلمند ہوگئی اندر کمرے میں جاکر لیٹ گئے نیند آنے لگی قوال تو گا ہی رہا تھا اس نے یہ غزل شروع کی۔

تیر نگہ بر جگرم آرزو است	
آرزوئے فتنہ گرم آرزو است	

یکایک حضور کھڑے ہوگئے فرمایا چلو بھائی سنیں تو کیا کہتا ہے باہر تشریف لائے خوب حالت سب پر طاری ہوئی پھر قوال نے یہ شعر پڑھا۔

مدت صد سال گزشت و ہنوز	دیدن تو یک نظرم آرزوست

اس شعر پر ایک عجیب حالت طاری ہوئی جو دید و شنید سے باہر تھی اس کے بعد قوال نے مثنوی شریف کے یہ اشعار پڑھنے شروع کئے۔

گفت اے پروردگار بے نیاز	یک شبے مجنون بخلوت گاہ راز

حضور اندر کمرے میں تشریف لائے جب قوال نے یہ شعر پڑھا۔

کردۂ خار مغیلان بالشم

تو حضور پر وجد طاری ہوا اس شدت سے کہ سب پر ہیبت اور دہشت طاری ہوگئی اور وجد میں کبھی بالش کے لفظ پر جسم انسانی کی طرف اشارہ فرماتے اور کبھی ہاتھ جوڑتے جب قوال نے یہ شعر پڑھا ؎

تو چہ خواہی زین گرفتاری من

تو اس پر حضور کی حالت بہت ترقی کر گئی کبھی سربسجود ہوتے کبھی انتہائے عجز سے دست بدعا ہوتے یہ حالت کچھ ایسی ترقی پذیر ہوئی کہ سب پر حیرت و دہشت چھا گئی۔ حضوصًا عباس علیخان خلیفہ حضور اس قدر گھبرائے کہ انھوں نے چپکے سے کہا کہ کسیطرح یہ حالت فرو ہونا چاہیے ہر چند کوشش کی مگر

مریض عشق پر رحمت خدا کی		مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی	

آخر کار قوالی بند کرا دی گئی بہت دیر کے بعد حالت فرو ہوئی اور سکون ہوا اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ اٰمِیْن

ثُمَّ اٰمِیْن

تمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتوبات

مکتوب اوّل

شفیقی و حبیبی مولوی محمد معز اللہ خانصاحب سبحانہٗ تعالیٰ عارف خود سازد

السلام قبل الکلام

شب تاریک و رہ وادی ایمن در پیش		آتش طور کجا وعدۂ دیدار کجا	

ایک بڑے شہر سے جس جگہ بیحد شاداب باغ تھے اور نہریں جاری تھیں رخصت ہو کر میں ایک کوہ میں پہنچا فقط اس لالچ پر کہ یہاں کچھ مطلب براری ہو گی ایک مکان شب تاریک کی طرح میرے رہنے کے واسطے ملا میری بیوقوفی دیکھو کہ کسی جگہ سے مانگ تانگ کر ہی ایک چراغ جلا دینا یہ تو نہ کیا اسی اندھیرے میں دالان کوٹھریاں ٹٹولنے لگا افسوس ہے کہ اندھیرے میں سانپ بچھو نے کاٹ لیا اب زخمی ہو گیا نہ ادھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا نہ اس مکان میں کوئی راحت کا سامان مہیا کر سکا اور نہ اُس بڑے شہر تک واپس پہنچنے کا زاد راحلہ میرے پاس موجود ہے یہ مکان

جو رہنے کے واسطے مستعار ملا تھا اِس قدر بوسیدہ ہوگیا ہے کہ اسکو اب کوئی کرایہ پر بھی نہین لیتا اور اگر
فروخت کرون تو ایک پیسہ کو کوئی نہ پوچھے گا آپ یقین جانیے کہ یہ مکان پہلے ایسا تھا کہ اگر مین اُس کو
فروخت کر ڈالتا تو اول درجہ کی گاڑی مین بیٹھکر بہ آسانی تمام منزل مقصود تک پہنچ جاتا مگر اب کوئی یقین
بھی نہین کریگا کہ یہ مکان شکستہ کبھی اس قابل تھا تاہم آپ جیسے مولوی فاضل لوگ کتاب اللہ تعالیٰ سے
گزشتہ قصہ پڑھ کر شاید یقین کرلین مین آپ کو یاد دلاتا ہون حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی ایک مکان
ملا تھا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اس نعمت کا اظہار کرے جو اُن کو دی گئی ہے تو پہلے اُن کو ایک
ظاہری مرشد کی ضرورت ہوئی جنکا نام حضرت شعیب علیہ السلام تھا دس سال باوجود پیغمبر ہونے کے
اُن کی خدمت مین حاضر رہکر مجاہدہ کیا جب اُنھون نے اپنی ہمت ہمراہ کی جس کو ظاہری لفظون مین
بیوی سمجھا یا گیا تو انہی چار عناصر والے طور پر نار کا رنگ نور سے بدل کر انی انا اللہ کہتا ہوا اُن کو
اسی طور پر دکھائی دیا واہ واہ کیون نہو ایسے لوگون کو کیون نہ پیغمبر مانا جائے جو اپنے آپ کو اپنے مکان
کو جو کچھ ان کو دیا گیا ہو تمام و کمال دوسرے کے ہاتھ فروخت کر ڈالین اور قیمت کیا امید موہوم
مگر جو ایسا کرے اور اُس کو اس مین استقامت بھی ہو تو پیغمبر اور صدیق بھی ہوجائے ہان پیغمبر تو
اب ہونا نہین مگر کانبیاء بنی اسرائیل کا ہونا ثابت ہے مین خط لکھتا ہون یا کوئی قصہ معاف
کیجیے آپ سے خط لکھنے کا وعدہ کیا تھا مین بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہون اپنی خیریت سے اطلاع دیجیے
متولی صاحب کو میرا خط دکھا دیجیے اور سلام شوق قبول فرمایئے۔ عاجز کلیمی غفرلہ ضلع راولپنڈی ڈاکخانہ
فتح جنگ ۴ صفر ۱۳۱۲ھ

مکتوب دوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا شاہ معز اللہ خانصاحب چشتی سلمہ۔ السلام قبل الکلام مین آپ کو
تہ دل سے مبارکباد دیتا ہون اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپکے قلب مین نسبت کا مادہ
پیدا کرنا شروع کردیا ہے اور دیتا ہون اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپکے قلب مین نسبت کا
مادہ پیدا کرنا شروع کردیا ہے اور دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس مین آپ کو ترقی کے اعلیٰ مدارج تک

پہنچائے مولانا مین نے ایک سبق پڑھا ہو اور کوئی مسئلہ غیرہ نہین جانتا جہانتک ہوسکے بس محبت مین زیادتی ہو جس قدر اپنے پیرو مرشد سے زیادہ محبت ہوگی سب مراحل طے ہوتے جائین گے اور جان لو کہ بس سب کچھ آگیا استمداد اور نسبت شعر

نیست بر لوح دلم جز الف قامت یار	چہ کنم حرف دگر یاد ندا د استادم

قواعد استمداد مین بہت کتابین پڑہین ان کے اعادہ کی ضرورت نہین قیامت کے روز نقل پہ انعام نہین ملے گا بلکہ جن کی جو کوئی نئی بات ہوگی اس پر انعام عطا ہوگا جس وقت سے مین نے وہ حدیث شریف سُنی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ مجھ سے کس قدر محبت ہے جواب مین عرض کیا کہ والدین اور بیوی اور اولاد سے زیادہ آپ کو چاہتا ہون حکم ہوا کہ ابھی ایمان کامل نہین جب تک اپنے نفس سے زیادہ نہ چاہوگے ایمان کامل نہین ہوگا ایمان کی کامل ہونے کے واسطے نماز روزہ زکوٰۃ تہجد کی قید نہین فرمائی بلکہ اپنی محبت کاملہ جو طالب کے نفس سے بھی زیادہ ہو اس مین ایمان کامل ہونا ثابت ہوا۔ پس اس وقت سے مجھکو ثابت ہوا کہ جو کچھ ہے محبت ہے اور بس ٥

بو علی دل خستہ را طاعت بجز توحید نیست	بیشکی اندر حقیقت قل ہو اللہ گفتہ ام

توحید وہی ہے جو سوائے ذات کے سب کو جلا کر خاکستر اور صاف کردے تو یہ توحید پیرو مرشد کی محبت سے حاصل ہوتی ہو یہان ابھی طاعون کی ابتدائی حالت ہے ایک آدھ کو ہوتا ہے کوئی مرتا ہے کوئی بچتا ہے حامد محمود سلمہ کہتے ہین کہ مین کٹرے سے کہین نہین جاؤن گا اُسی کی ذات پر بھروسہ ہے اور سچ بھی یہی ہو اپنے وعدہ اور وقت سے پہلے کوئی شخص رخصت نہین ہوتا پھر کیون پریشانی ہو مگر خاصۂ انسانی یہی ہو اور کیون نہو اگر امانت کو امانت سمجھا جائے تو جس وقت امانت کا مالک اپنی امانت واپس لے اسکو سبکدوشی سمجھنا چاہیے مگر معاملہ برعکس ہو امانت کو امانت نہین بلکہ اپنی پیدا کی ہوئی ملکیت سمجھ رکھا ہی یہی وجہ خاص پریشانی کی ہے زیادہ والسلام وشوق ملاقات عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب دوم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہ السلام علیکم میں نے ایک مضمون برخوردار سید حامد محمود کلیمی سلمہ کو لکھ کر دیا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ بھی اس کو دیکھیں لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا

گر گزندت رسد ز خلق مرنج	کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست	کہ دل ہر دو در تصرف اوست

میرے پیارے بیٹے مکہ معظمہ جاتے وقت اجمیر شریف کے اسٹیشن پر جب میں تم کو رخصت کرتا تھا تو ایک چھوٹا سا فقرہ بطور وصیت کے کہا تھا وہ تم کو یاد ہوگا اب پھر میں اُس کو یاد دلاتا ہوں (کسی کی محبت پر سوائے اللہ تعالیٰ کے بھروسہ نہ کرنا) الحمد للہ تعالیٰ میری زندگی میں تم کو اُس کا پورا تجربہ ہوگیا اللہ تعالیٰ نے تم پر خاص رحمت اور کرامت کا موسلا دھار مینہ برسایا جو تمھارے خاص وقت پر اس کا تجربہ تم کو حاصل ہوا جس کے نتیجہ میں تم کو ہمیشہ استقلال اور یقین کیساتھ اُس کارساز مطلق پر پورا پورا بھروسہ کرنا لازم ہوگیا تمام ہندوستان میں میں نے تمھاری شادی کے وقت سے پہلے اسکے انتظام میں اپنے عزیز اور پیارے دوستوں میں سے سات آدمیوں پر نظر ڈالی دو میرے حقیقی رشتہ دار ہیں اور دو میرے بچپن کے دوست ہیں اور دو نہایت عزیز یاران طریقت میں سے اور ایک اگرچہ سلسلہ میں داخل نہیں مگر میں نے کبھی اُن دو اور اس تیسرے میں فرق نہیں سمجھا اور یہ تیسرے صاحب بھی ہمیشہ میرے بجا اور بیجا احکامات کی تعمیل کرتے رہے میرے پیارے بچے تمکو معلوم ہے کہ میں نے ان ساتوں میں سے ایک سے بھی مفت روپیہ نہیں مانگا تھا جس کو لکھا یہی لکھا قرض دلوا دو جواب ان ساتوں کا ایسا ہی جیسے اکیجا ہوکر آپس میں مشورہ کرکے لکھا ہو جنکے اصول ایک بنا پر ہیں حالانکہ بعض ایسے ہیں کہ جنھوں نے ایک دوسرے کی صورت بھی نہیں دیکھی اور اس وقت کے لوگ ہیں دو رشتہ دار تو وہ ہیں جنکی آمدنی کا اندازہ سو روپے سے زیادہ ہے اور

دوستون مین سے ایک تمام ہندوستان کے مسلمانون مین مذہبی حیثیت سے با عزت مانے جاتے
ہین اور آمدنی بھی ان کی ڈھائی سو روپیہ ماہوار کے قریب ہے دوسرا ریاست کا کلکٹر ہے باقی تین
حضرات مجھکو یقین ہے کہ مجھپر کوئی وقت خدانخواستہ پڑے تو پانچ پانچ سو روپیہ فراہم کرنے مین مجھ سے دریغ نکرینگے
مگر اس وقت اللہ تعالےٰ نے اُن کی کوشش میرے معاملہ مین سرسبز نہونے دی اُنھون نے جائداد گرو رکھکر
رقعہ لکھکر ہر طرح سے مجھکو وہ قلیل رقم دلوانی چاہی جو مین نے مانگی تھی مگر افسوس نہین ہزار ہا شکر ہے
کہ اُن سے بندوبست نہو سکا شکر اس واسطے ہے کہ تم کو اور ان کو اور دوسرے یاران طریقت
کو ہادی مطلق ہدایت کرنے والا تھا کہ ہم اپنے ناشکر گزار بندہ کو جو بظاہر ہمارے اوپر بھروسہ
کئے بیٹھا ہے تمھاری امداد کا محتاج نہین کرین گے ہم خود سب کچھ کر سکتے ہین مگر مین ان سب
حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہون اُنھون نے نہایت دل دہی سے میرے اس وقت مین جس کا
اعادہ میری زندگی مین یقیناً آنے والا نہین کیونکہ ترپن ۵۳ برس کی عمر مین یہ پہلا موقع ہے
میری امداد کی کوشش کی اللہ تعالیٰ ان کو اس کا اچھا بدلہ دیوے اور اس سے وہ سبق
لین کہ دنیا مین سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی پر بھروسہ کرنا بیکار ہے۔ ایک سال پیشتر مین نے
سال گزشتہ کا تخمینہ اخراجات تین ہزار روپیہ کیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب کام ہوگیا
اور اب مجھکو اپنے کسی دوست کے امداد کی ضرورت نہین مین سب کو دعا دیتا ہون اور تم کو ہدایت
کرتا ہون کہ میری اس تحریر کو بطور یادگار اور ہدایت کے اپنے پاس رکھو گے اور ہمیشہ کسی کی
امداد اور محبت پر سوائے اللہ تعالےٰ کے بھروسہ نکرو گے۔

مولانا صاحب۔ فریدآباد مین میرے حقیقی بھانجے۔ سید اصغر علی کی یہ کوشش
تھی کہ اگرچہ مجھ سے طلب نہین کیا مگر مین قرض لیکر ماموں جان کو دو سو روپیہ دون انھون نے بھی نہایت
کوشش کی اسی اثناء مین خواب مین دیکھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے
حضرت شیخ رضی اللہ عنہ اور یہ کمینہ غلام ایک جگہ مین حضور فرماتے ہین کہ اسکا فکر ہم کو ہے کسی کو
اسکا فکر نہین چاہیے پھر میرے حضرت شیخ صاحب رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو اپنے گود مین بٹھاکر

فرماتے ہین کہ جب ہم کو اور ہمارے حضرت کو ان کا فکر ہے تو اور کسی کو فکر نہ کرنا چاہیے۔ یہ خواب سید اصغر علی نے تمام بزرگے روبرو بیان کیا زیادہ سوائے سلام و شوق ملاقات کے کیا لکھون عاجز کاہمی غفرلہ

۱۸- ذیحجہ ۱۳۲۶ھ

مکتوب چہارم

ہو الکل

کہنے کو تو سب کہتے ہین محبوب خدا ہو	کھلتا نہین یہ راز کہ تم کون ہو کیا ہو
تم جلوۂ معبود ہو یا شانِ خدا ہو	یٰسین ہو طٰہٰ ہو کہ لولاک لما ہو
ظاہر مین تو احمد ہو محمد ہو بشر ہو	باطن مین خدا جانے کہ تم کون ہو کیا ہو

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی سلمہٗ السلام علیکم۔ دہلی والے مہمانونکا ہجوم عرس شریف کے سامان کا جمع کرکے جا بجا بھیجا تو اون کا پھر بدایون شریف سے آنا اور کیا اور کیسا بخار کھانسی زکام کا زور اور آپ کا ادق سوال کہ جس نے بڑے بڑے علماء کو علماء کے فتوے سے کافر بنا دیا اور کس سے مجھ سے نادان ناواقف سے اب مین حیران ہون کہ کیا جواب ہادیٔ مطلق کی طرف رجوع کرتا ہون جو ہمیشہ قایم رہنے والا ہے دیکھون کیا جواب آتا ہے جو کچھ وہ لکھوادے بس وہ میرا قلم لکھنا شروع کرتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مجھکو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے دو علم پہونچے ایک مین نے لوگون پر ظاہر کیا دوسرا پوشیدہ رکھا سورۂ کہف مین حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بتا رہا ہے کہ با وجود صاحب کتاب ہونے کے ایک دوسرے علم کے سیکھنے کی ہدایت ہوئی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اِن وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علم دو ہین ایک کا نام علم سینہ ہے دوسرے کا نام علم سفینہ ہے صاحبانِ علم سفینہ کو زیبا نہین کہ وہ علم سینہ والون کو بُرا سمجھین جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کو بُرا نہین سمجھا

علم سفینہ والون کولازم ہے کہ جس چیز کو وہ نہین جانتے دوسرے علم کے جاننے والون سے دریافت کرین اور اِن پر کفر کا فتویٰ نہ دین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اور کفر کا فتوے نہ دیا۔ اس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر دو شان کی آیتین میرے پیش نظر ہین اور یہ دونون قسم کی آیتین گویا اس باب کی دو فصلین ہین ایک فصل مین لکھا ہوا ہے وَ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ الی آخرہ اور اِلَّا مَا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ اور حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کا قصہ اور اللہ تعالیٰ کا دعوے کہ پانچ چیزون کو سوائے میرے کوئی نہین جانتا دوسری فصل مین مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ اور يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ وغیرہ تو مولانا فی الحقیقت یہ مسئلہ مباحثہ کرنیکے لایق نہین جیسے قرآن شریف کا ایک ظاہر ہے اور ایک اُسکا بطن اسیطرح حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ظاہر ہے اور ایک اُن کا بطن جو شخص جسکی تلاش مین ہو کوشش کرے کہ اس کو پائے بحث مباحثہ مین کیا رکھا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپنے حضرات چشتیہ کا دامن پکڑا ہے آپ کوشش کرین کہ آپ پر شانِ مَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ کھُل جاے ورنہ بغیر اس علم کے آے خلاف آیات قرآنی عقیدہ جا لینا اور ایک مختلف فیہ مسئلہ پر دوسرے مسلمانون کیطرف برا خیال رکھنا جائز نہین آسان اور سیدھا راستہ عام فہم ولوکنت اعلم الغیب الخ ہے اور نازک اور پیچیدہ راستہ ید اللہ فوق ایدیھم ہے اسی افراط و تفریط سے وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ماننے والون کا مستقل نیا مذہب ہو گیا جس کو جہان تک علم ہو اس کے موافق کہنا چاہیئے اور علم سینہ کے جاننے والے ہمیشہ بحث سے پرہیز کرتے ہین اور وہ علم بحث مین آ بھی نہین سکتا ملاحظہ کیجیے سورہ کہف کی باریکیون کو جس قدر اتنی باتین ہوئی ہین سب کا جواب اسی سے نکلے گا۔

مولانا ایک چھوٹا سا قصہ اور یاد آیا حضرت ابو الحسن خرقانی رضی اللہ عنہ کی خدمت

مین سلطان محمود کو بیحد عقیدت تھی ایک روز سلطان نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اپنے پیر و مرشد کی کچھ تعریف کیجئے۔ جواب دیا کہ جسنے میرے پیر و مرشد کو دیکھا وہ جنتی ہے سلطان نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہزار ون کفار نے دیکھا اور وہ جنتی نہ ہوئے آپ کے پیر و مرشد کو جس شخص نے دیکھا وہ جنتی ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا محمود در سلطنتِ خویش حکمرانی کن در مملکتِ نبوت با آدب باش حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم را کہ دیدہ است سوائے خلفائے راشدین و معدودے چند یعنے عشرۂ مبشرہ میرے نزدیک اس قصہ کا آپ کے سوال سے زیادہ تعلق ہے۔ زیادہ والسلام والشوق ؛ عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ

مکتوب پنجم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خان صاحب چشتی زید فی عشقہٗ +

السلام علیکم میرا دل چاہتا ہے کہ مین آپ کو ایک قصہ لکھون۔ مگر ایسا قصہ جس مین مبالغہ کا نام نہ ہو بالکل سچا مجھ کو یاد پڑتا ہے کہ ایک معتبر نہایت پرانی کتاب مین مین نے اس کو دیکھا ہے۔ لکھنؤ سے جس وقت گاڑی چلی ریل مین بیٹھے بیٹھے میرے دل مین اس قصہ کا سما بندھا پنسل سے لکھنا شروع کر دیا۔ اب مین اس وقت ملک بنگال ضلع مرشد آباد مین ہون صاف کر کے بھیجتا ہون اُمید ہے کہ آپ اس قصہ کو پڑھکر نہایت خوش ہونگے آئندہ بھی اس قصہ کے متعلق اگر فرصت ملی اور مجھ کو یاد آیا تو پھر تحریر کرونگا وہ قصہ یہ ہے زمانہ قدیم یعنی کیومرث سے بھی پیشتر کے ایک پادشاہ کا ذکر لکھتا ہون کیسا پادشاہ شاہنشاہون کا حاکم اُس کے عدل کے سامنے نوشیروان کا عدل آفتاب کے مقابلہ مین ذرہ سے کمتر اسکے حُسن کے مقابلہ مین حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن چاند کے مقابلہ مین ادنی تارا اُس کے جاہ و جلال کے مقابلہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کا جاہ و جلال آسمان و زمین کا فرق اُسکی سخاوت کے سامنے حاتم طائی کی سخاوت ہیچ۔ اُس کی

حکمت اور ایجاد کے مقابلہ مین افلاطون وارسطو جیسے حکیم طفل مکتب سے کمتر۔ سچ تو یہ ہے
کہ کتاب والا خود بھی اس کی پوری تعریف نہ کرسکا اب اس اصل قصہ کیطرف رجوع کرتا ہون
اسکی سلطنت اور رعایا کا انتظام بوڑھے شخصون کے سپرد تھا اور بادشاہ خود بھی انتظام
سلطنت مین اسقدر مصروف کہ رات کی نیند نہ دن کا کھانا نہ کپڑے کی خبر نہ بیوی بچون کا
غم سرے سے شادی ہی نہین کی بس کام تھا تو یہی تھا کہ میری رعایا کو تکلیف نہ ہو۔ اسیواسطے
انتظام سلطنت اس قدر پُرانے لوگون کے سپرد تھا جنکو شیخ فانی کہنا زیبا ہے نہ خوردنی
کی خواہش نہ غضب نہ شہوت بس طاعت شہنشاہ کے سوا اور کسی قابل ہی نہ تھے
ایک مرتبہ بادشاہ کو خیال آیا کہ بوڑھے کارپرداز جو ہماری بے انتہا اطاعت کرتے
ہین۔ ان کی اطاعت اس وجہ سے ہے کہ ان مین نافرمانی کا مادّہ ہی نہین ایسا ہوتا کہ
اب نوعمر طبیعتون کو انتظام سپرد ہوتا اور دیکھتا کہ وہ لوگ میری کیسی فرمانبرداری کرتے
ہین اس خیال کا آنا تھا کہ دربار عام کا حکم ہوا۔ چھوٹے بڑے سب عہدہ دار جمع ہوگئے
حضور شاہنشاہ نے تجویز پیش کی کہ ہمارا دل چاہتا ہے اب ہم انتظام سلطنت اپنی رعایا مت
نوعمر نوخیز لوگون کے ہاتھ مین دین۔ ایکدم سب بوڑھے بول اُٹھے کہ بھلا لڑکون نے بھی
انتظام سلطنت کیا ہے ان مین غصّہ ہے اور غصہ سے آپس کا نفاق بڑھے گا اور نفاق
سے فساد ہوگا وہ کیا انتظام سلطنت کرینگے۔ اجی حضور۔ ان ہی کے جھگڑے فیصل کرنیسے
حضور کو چھٹی نہین ملے گی کس کا انتظام اور کیسا رعایا کا بندوبست۔ بادشاہ سلامت
چپ ہونیکو تو ہو رہے مگر خیال ضرور اس بات کا رہا کہ کرونگا مین ضرور ایسا اگر فی صدی
پانچ بھی ان کی تجویز کے خلاف نئے نوعمر والے ہاتھ آگئے تو بھی ان بوڑھون کو ضرور قائل
معقول کرون گا۔ بادشاہ کے جاہ وجلال کے روبرو کسی کو دم مارنیکی جگہ تھی نہین اور نہ
بادشاہ کسی وزیر کے پابند تھے۔ ان نوخیز نوعمر والون کو بلا ہی لیا اور پہلا سوال ان سے
یہی کیا گیا کہ کیا مین تمھارا بادشاہ نہین ہون کیا مین نے تمھاری پرورش نہین کی؟ سب نے

بالاتفاق اقرار کیا۔ انھون نے نہ کبھی بادشاہ کی صورت دیکھی تھی اور نہ کسی دربار مین کبھی باریابی کا موقع پایا تھا جب سے پیدا ہوئے بھونرے مین پرورش پائی سُنا کرتے تھے کہ ہمارا ایک بادشاہ ہے لیکن بوڑھے انکو پیش ہی نہ کرتے تھے۔ دفعتاً جاہ وجلال برداشت نہ کرسکے اقرار کرنا کیا زبان سے اقرار کیا اور اوندھے منہ ڈر کر گر پڑے۔ ان مین سے بعض ڈرپوک ایسے بھی تھے کہ اوٹھے پھر گر پڑے اور بعض پہلی دفعہ گر کر کھڑے رہے اور بعض من چلے ایسے بھی تھے کہ کھڑے ہی رہے۔ مگر اقرار سب نے کیا۔ بادشاہ واہ رے بادشاہ تیرا حلم تیرا رحم تیری عدل گستری باوجودیکہ آپ قیافہ شناسی مین بھی لاثانی ہین اور سب کے چہرون سے سب کی تیورون سے سب کے دلون کا حال دریافت بھی کرلیا کہ کون دل اور زبان کی موافقت سے اقرار کرتا ہے اور کس نے فقط زبان ہی سے کہا ہے مگر فرمایا تو یہ فرمایا خیر اچھا جاؤ اور اپنی جگہ پر دوسرے حکم کے منتظر رہو کیونکہ انتظام سلطنت کوئی ایسی چیز نہین کہ پہلے ہی دن دربار مین آتے ہی وزارت کا قلمدان مل جائے یا نیابت سلطنت کا پروانہ حاصل ہوجائے سوچنے سمجھنے کا بھی تو موقع ملنا چاہیے اب حضور لگے تجویز کرنے، گو ان مین سے بعض نے مجھکو (حضور والا) بیوقوف بنایا گویا مین قیافہ شناس ہی نہین اور زبان سے کہکر چلدیئے اور ہان بعض نے البتہ سچے دل اور زبان سے کہا ہے مگر جب تک امتحان نہ لیا جاوے کیونکر ایسی بڑی سلطنت کا انتظام ان نوخیز نوتجربہ کارون کو دیدون۔ ہان یہ مسئلہ تو بادشاہ سلامت نے اپنے دل مین طے ہی کرلیا تھا کرونگا مین ضرور ایسا خواہ چندروزہ انتظام کیواسطے ہو۔ آخر سوچتے سوچتے ترکیب نکالی کہ مین انکی آزمایش اس طرح کرون کہ ایک نئی چیز تیار کراکے جسکو کسی نے نہ دیکھا ہو ایک میعاد کیواسطے ان کو بطور امانت کے سپرد کرون اگر اس امانت کے اچھی طرح رکھنے کا وہ انتظام کرسکے تو پھر مستقل ان کو نیابت کا فرمان دیدیا جائے۔ ورنہ پھر ایسون کو وہی سزا دیجائے جو بادشاہ کے دھوکہ دینے والون کو دینی چاہیے۔ اس تجویز کو اپنے ذہن مین پختہ کرکے ایجاد کیطرف طبیعت دوڑائی واہ رے بادشاہ تیری حکمت اور تیرا ایجاد۔ بادشاہ سلامت نے نہایت عرق ریزی اور

اور مدت کی کوشش سے ایک صندوقچہ بنایا۔ مین صندوقچہ لکھتا ہون وہ تو ایک عجیب چیز ہے
نہ اُس جیسی کسی نے پہلے دیکھی تھی نہ پھر ایجاد ہوئی صندوقچہ جادو کا صندوقچہ یا لوح سلیمانی
یا جام جہان نما غرض کیا کہون کہ وہ کیا چیز تھی تمام سلطنت کے بڑے سے بڑے ہوشیار کاریگر
بلائے گئے اور خود بادشاہ سلامت نے اپنے دست مبارک سے بھی کام کیا تو ایک عرصہ کے
بعد یہ عجیب چیز تیار ہوئی کوئی اس کو نظر حقارت سے دیکھتا تھا اور کوئی بادشاہ سلامت
کی کاریگری پر عش عش کرتا تھا دنیا مین سبھی طرح کے لوگ ہوتے ہین مگر واقعی بات یہ ہے
کہ بادشاہ سلامت نے بنالی اور جب بنکر تیار ہوا تو بادشاہ سلامت نے اسکے بنانے
پر فخر کے الفاظ اپنی زبان مبارک سے نکالے اور اپنی صناعی کی خود ہی آپ نے تعریف کی
خیر مین اب اسکو صندوقچہ ہی کہتا ہون بعض کچھ ایسے پیچیدہ اس مین خانے ہین کہ حیرت
ہوتی ہے۔ کوئی بڑا کوئی چھوٹا کسی خانہ کی کوک دینے سے اس کے متعلق اور خانہ بھی کھلجاتے
ہین کسی خانہ کی کوک دینے سے اندر کے خانون کا پتہ بھی نہین چلتا سب سے زیادہ حکمت یہ تھی
کہ صندوقچہ کے ایک رخ پر حضور پر نور بادشاہ سلامت نے اپنی تصویر کی بھی ایک جھلک
رکھی تھی جو بغور دیکھنے سے معلوم ہوجاتی تھی۔ الغرض اسکا تیار ہونا تھا کہ بادشاہ سلامت نے
جشن عام کا حکم دیا انتظام ہونے لگا بوڑھے جوان اور بچہ ہر ایک قسم کے اعلی اور ادنے
رعایا خاص جشن کے روز حاضر ہوگئے بادشاہ سلامت نے اول تو سب کو وہ عجیب چیز
دکھلائی۔ ہان مین اتنا لکھنا بھول گیا جب تمام رعایا کو اُس عجیب چیز کے چارون طرف
جمع کیا تو نوخیز رعایا کا مجمع جنکے امتحان کیواسطے یہ عجیب چیز بنائی گئی تھی اس صندوقچہ
کے اِس رخ کی جانب تھا جس مین بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک پڑتی تھی یعنی صندوقچہ
کا تصور والا رُخ اِن نوخیزون کی طرف تھا بادشاہ سلامت نے کچھ اپنی تعریف و توصیف کرکے
فرمایا کہ یہ صندوقچہ یا نو ایجاد چیز بطور امانت ہم اپنی رعایا مین سے کسی کو دینا چاہتے ہین جو
کوئی اس کا حق ادا کرے اور جیسی لیجائے ویسی ہی دیدے تو ہم اس کو ایک مدت

کیواسطے جب تک ہمارا دل چاہے اس کے پاس رکھین گے اور پھر واپس لے لینگے چونکہ نوخیز رعایا کے علاوہ تمام رعایا مین سے کم ایسے تھے جنھون نے اس پیچیدہ صندوقچہ کو بنتے نہ دیکھا ہو یا وہ خود بنانے مین بطور امانی کے کاریگر کے کام کرتے نہ رہے ہون اور اُس کے پیچ وخم سے واقف نہ ہون۔ الغرض قریب قریب سب ہی تو واقف تھے لہذا سب نے بالاتفاق رکھنے سے انکار کردیا بادشاہ سلامت کی اب یہی نوخیز رعایا رہ گئی۔ جسکی ناتجربہ کاری سادہ لوحی سے اسی پر سب کی نظر تھی کہ یہ قبول کریگی سوان مین سے کسی نے اسکو کھلونا سمجھا اور کسی نے بادشاہ سلامت کی تصویر کی جھلک دیکھ لی۔ الغرض نتیجہ پر غور کئے بغیر جھٹ قبول کرلیا آپ خیال فرمائین بادشاہ سلامت کا اس شوق سے بنانا اور تمام رعایا کا قبول نہ کرنا بادشاہ کے واسطے یہ ایک ایسی رنج وملال کی بات تھی کہ اگر یہ ناتجربہ کار بھی اسکو قبول نہ کرتے تو گویا بادشاہ کی امانت رکھنے سے اوسکی حفاظت سے تمامی رعایا نے جواب ہی دیدیا تھا جس مین بادشاہ کی بڑی سبکی تھی۔ صاحب کچھ ہی ہو مین یہی کہونگا کہ وہ ناتجربہ کار تجربہ کارون سے بڑھ گئے۔ اگر بادشاہ شہد رکھنے کیواسطے دے تو لائیے اور زہر رکھنے کیواسطے دے تو جائیے۔ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو۔ یہ بھی خوب ہوا اچھا ایک کٹا کھنا کتا بادشاہ نے امانت دیا تو ہم کو چاہئے کہ اسکو پیار چمکار کر رکھین اسکو رام کرلین نہ ہوگا رام تو کاٹ ہی تو کھائیگا یہی کسکا کتا۔ بھئی چاہے کچھ ہو مجھکو اگر ایسا موقع ملتا تو مین جھٹ سے سب سے پہلے لے لیتا مگر اسمین بات یہ ہوتی کہ سب کے انکار کے بعد اس نے لیا اور اسطرح بادشاہ کے دلمین گھر ہو گیا کہ نوخیز رعایا نے قبول کرلیا اور اس کو اٹھا لیا۔ اُٹھا لینے کی ترکیب اگر آپ مجھسے پوچھین گے تو اُسکی تشریح بھی انشاءاللہ تعالی کبھی بیان کرونگا وہ بھی نئی ہے۔ بس بادشاہ اسکی قدردانی سے اس قدر خوش ہوئے کہ چند روز انتظام کیواسطے اپنی نیابت کا تمغہ امتحان سے پیشتر دیدیا اور ان سب سے جنھون نے لینے سے انکار کیا تھا للکارکر

کہاکہ اب تم میرے نائب کے پاؤن پڑو ورنہ مین خفا ہوجاؤنگا بوڑھے پُرانے درباریون نے
حکم کی تعمیل کی مگر ایک قسم کی رعایا جو دربار مین شامل تھی مگر بہ نسبت اُن بوڑھون کے جوانی بھری
آتشی مزاج تھی اِن کو نہایت طیش آیا کہ کل کے لونڈے کیلئے حکم ہوتا ہی کہ اِنکے قدمون پر سر رکھو
واہ حضرت یہی انصاف ہی ہمکو دیکھئے اور انکو۔ آخر یہ رعایا کا گروہ باغی ہوگیا۔ مگر بغاوت کس قسم
کی اِس پادشاہ کی سلطنت کی وسعت اِسقدر وسیع کہ اِس سی باہر ہونا تو ممکن نہ تھا اور نہ بادشاہ
ایسا غصہ والا جیسے کہ اس زمانہ کے پادشاہ ہوتے ہین پس دربار بند کردیا گیا اور یہی سزا کافی
سمجھی گئی۔ مگر وہ لوگ اپنے ذمہ کا کام برابر سرگرمی سے کرتے رہے مولانا آج مجھکو پانچ روز سے سخت
کھانسی ہی اور خشک ہی نہایت تکلیف دیتی ہی دل تو چاہتا تھا کہ اور لکھون لیکن نہین اب آپ
اس قصہ مین جو کچھ سوال مجھسے کرینگے اُسکے جواب مین کچھ اور لکھون گا میرا دل چاہتا ہی کہ آپ اُن
مولوی صاحب واعظ کو جو چلتے وقت میرے پاس آئے تھے اور اپنے پرنسپل صاحب کو بھی فقط یہ قصہ والا
حصہ دکھاوین اور بس میرا سلام کہدین کیا تعجب ہی کہ اِن حضرات نے بھی یہ قصہ کہین دیکھا ہو اور مجھکو اُنکی یاد سے
اور زیادہ یاد آجائے پیارے پیارے میان سلمہ کو سلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہ روز دوشنبہ ۲۴ محرم ۲۵ھ

مکتوب ششم

شیخ الاسلام والمسلمین مولانا محمد معز اللہ خانصاحب چشتی سلمہ

السلام علیکم مجھکو نہایت کم فرصت ہی برخوردار حامد محمود کلیمی سلمہ نے یہ قصہ نقل کردیا ہے۔
ہان جب وہ صندوقچہ دیا گیا تو بادشاہ سلامت نے بوڑھون سے نظر بچا کر اس صندوقچہ کے
بھیدون سے اور تمام چھوٹے بڑے خانون سے ان امانت دارون کو واقف کردیا اور بڑے بڑے
خانونکی بھی کنجیان عطا کردیتین اور تاکید کردیگئی کہ روزانہ اسکو کوتے رہنا اور جس خانہ کی جو کنجی ہی نمبر
دیکھکر اس کنجی سے کوکنا کبھی نہین بگڑے گا اور چھوٹے چھوٹے خانہ اور عجائبات جو کہ اس صندوقچہ مین
ہین جب ایک عرصہ تک اسکو ٹھیک وقت پر کوکتے رہوگے تو وہ خود تم پر ظاہر ہوتے جائینگے

کیونکہ ہم نے اس طلسم مین اسی قسم کی کاریگری کی ہے کہ زیادہ تکلیف اُٹھانی نہ پڑے ہان اگر
ایک کنجی دوسرے خانہ مین لگادین یا وقت بیوقت کوک دیا تو یاد رکھو کہ یہ سب خانہ خراب
ہوجائینگے اسکے چھوٹے خانے بجائے کھل جائینگے ہمیشہ کیواسطے بند ہوکر ٹوٹ جائینگے پھر تمکو
سب کے سامنے شرمندگی ہوگی اور مجھکو ان بوڑھون کے سامنے سُبکی ضرور ہوگی۔ اگر تمھارا
صندوقچہ خراب ہوجائیگا تو بڑی خرابی ہے اسکو درست کرنا نہایت مشکل ہوگا۔ مین تو تمسے
اس عرصہ تک اسطرح بے تکلف ملونگا نہین جبتک کہ امانت واپس لیلون۔ ہان میرا طریقہ
رعایت اور رحم برحال رعایا یہ ہے کہ مین وقتاً فوقتاً اُن لوگون کو یکے بعد دیگرے تمھارے
پاس بھیجتا رہونگا جسکو مین اسکے بنانیکی سند دونگا وہ بناسکین گے اگر تم انسے درست
کرالوگے تو جب بھی خیر ہے ورنہ پھر تمکو بہت بڑی سزا دونگا وہ بناسکینگے اگر تم انسے درست
میری سندین اور اس طلسم کے کھولنے کے منتر ہر زبان مین ہونگے تمکو جانچ کرنی ہوگی کہ کوئی
غیر سندیافتہ شخص یا جعلی سند دکھا کر تمھارا صندوقچہ بنانیکا ذمہ لے اور بجائے درست کرنیکے
اور رہا سہا خراب نہ کردے اچھا رخصت نائب السلطنت کو بڑے جاہ وجلال اور عزت
کے ساتھ رخصت کیا گیا۔ اردلی خواصی زیب وزینت نوکر چاکر سب پادشاہ نے
اپنی طرف سے دیئے اور دو مخبر کھلی کمر کے سپاہی بھی ہر ایک کے ساتھ کردئے کہ دیکھتے
رہو کہ یہ لوگ اِس امانت کا کیا حشر کرتے ہین۔ وہ جوان آتشی مزاج جس نے اسکی تعظیم
نہین کی تھی آتش حسد سے جلنے لگے اور نائب السلطنت کو بیعزت کرنے کی فکر کرتا رہا۔ یہان
تک کہ دھوکہ دیکر بادشاہ سلامت کے خاص عطا شدہ محل سے نکلوا دیا اب میرا دل چاہتا ہے
کہ جس قدر اس طلسم یا صندوقچہ کا حال مین نے پُرانی کتاب مین دیکھا ہے یا اُس کے کسیقدر
ماہرون سے سُنا ہے بیان کرون تاکہ آپ کو اور زیادہ لطف آئے۔ یہ جادو کا پُتلا مٹی
پانی سے بنایا گیا تھا نو خانہ یا سوراخ اسمین تھے دسوان ایسا کہ وار پار ہونا اسکا کچھ موہوم سا تھا
مگر زیادہ کارگیری یہی بات تھی کہ اس صندوقچہ کے اندرونی خانونکی ساخت اِس دسوین خانہ سے

زیادہ تعلق رکھتی تھی یہ زمین پر رکھا ہوا تھا۔ دیکھنے والے اسکا عرض کم اور طول زیادہ بتاتے
ہین اسکے چار پائے بھی تھے تو ظاہری خانے علیحدہ علیحدہ کام کے تھے ہر ایک سے جدا کام لینے والا
کام لے سکتا تھا مین چاہتا ہون کہ دنیا کی کسی چیز سے تشبیہ دون تو کوئی چیز سمجھ مین نہین آتی اور
آتی ہے تو آدمی کی صورت سے بہت مشابہ ہونے کیطرف دل راغب ہوتا ہے مگر آدمی تو چلتا پھرتا ہے
وہ ایک چیز زمین پر رکھی ہوئی یا پڑی ہوئی تھی اس مین ہرگز جان نہ تھی سوائے پانی اور مٹی کے
کوئی چیز اسمین نہ تھی اندر کے خانون کا حال کون بیان کر سکتا ہے کہ اس مین کیا کیا تھا ارسطو اور
بقراط جلیسے اگر اسکو دیکھتے اور ہزار ہزار برس زندہ رہتے تو بھی اس کا پورا بھید نہ بیان کر سکتے
دنیا مین جس قدر ایجادین ہوتی ہین اور ہونگی سب اس مین خفیہ طور پر رکھی گئی تھین۔ ریل تار
گراموفون۔ کیمرہ۔ فوٹو۔ ہوائی جہاز جس قدر ایجادین ہین وہ سب اس طلسم مین موجود تھین اسکے
اسقدر عجیب پردہ رکھے گئے تھے کہ دنیا کے کسی عاقل نے اسکی پوری سیر نہ کی ہوگی ہان اس نوخیز
رعایا مین وہ ضرور اسکو جان گیا جسکو خاص بادشاہ سلامت نے خود واقف کر دیا اور ٹوٹا ہوا بنانا بھی بتا دیا
امانت صندوقچہ یا طلسم جسوقت امانت برادرون نے لیا ہے وہ بھی ایک عجیب بات ہے جو کسیطرح آدمی
کی سمجھ مین نہین آسکتی امانت خواہ کسی قسم کی ہو کوئی تو بغل مین دبا کر لیجاتا ہے۔ کوئی ہاتھ مین اُٹھا لیتا ہے
کوئی سر پر رکھ لیتا ہے ان باتون مین سے کچھ بھی نہ تھا اس بیجان چیز کو اسطرح اور اس قسم سے اُٹھایا
کہ خود اس مین غایب اور وہ زندہ ہو گئی اب دیکھا گیا تو دو پاؤن سے چلتی پھرتی ہے اور دو مثل
ہاتھون کے لٹکتے ہوئے ہین۔ اب اسکی مثال مجھے نہین دکھائی دیتی ہے جو مین آپ کو دون
کہ اُٹھا کسطرح لیا ہان اسوقت ایک مثال خیال مین آگئی مین نے تو اسکو دیکھا ہے آپ نے
بھی ضرور دیکھا ہوگا عرصہ دراز ہوا کہ دہلی مین ایک شخص آیا تھا وہ غبارے مین اُڑتا تھا اسکا
تماشا دیکھنے کیواسطے بہت لوگ جمع ہوئے تھے چونکہ وہ ایک نئی بات تھی مین بھی اس کے
دیکھنے کیواسطے گیا تھا ایک کرمچ کا سا بہت بڑا غبارہ تھا جیسے بارات شادیون مین چھوٹے چھوٹے غبارہ ہوتے
ہین اور چھوڑے جاتے ہین لیکن مذکورہ بالا غبارہ بہت بڑا تھا اسکو پھیلا کر بہت سا دھوان کیا گیا

اور دھوان اس مین جانا شروع ہوا اس کے اندر دھوان جسقدر جانا شروع ہوا۔ اور دھوان
جسقدر بھرتا جاتا تھا وہ پھولتا جاتا تھا یہان تک کہ پورا پھول کر زمین سے اُٹھا اور وہ شخص اس مین
لٹک گیا اور غایب اب اس غبارہ کے اندر دھوان ہی جسکو کالی ہوا کہنا چاہئیے اور باہر بھی
ہوا ہے مین نے اگر عربی پڑھی ہوتی تو کہتا فجملہ الدخان پس میری سمجھ مین تو اسطرح امانت دار
نے امانت کو اُٹھا لیا وہان تو غبارہ مین فقط کپڑا اور موم یا اور کوئی مصالحہ تھا اور اس امانت مین
مٹی اور پانی مگر جسوقت وہ زمین سے بلند ہوا تو دھوان جو آگ کا ایک شعلہ ہی اور ہوا اسمین موجود تھی
اسیطرح امانت دار نے جو مین امانت کو غبارہ کی طرح اُٹھا لیا۔ ہوا بھی اسمین پائی گئی اور اس طلسمی
صندوقچہ کے تمام کل پرزہ چلنے لگے بوڑھے اور جوان دیکھکر کیون نہ حسد کرین یہ نیچے بھی
بڑے بازیگر تماشہ گر نکلے اور اس پر طرّہ بادشاہ سلامت کی یادگار تصویر جیسے سونے مین سہاگا
بادشاہ سلامت کی یادگار سے یہ مطلب نہین کہ بادشاہ سلامت نے دنیا سے سفر کر لیا ہرگز
نہین ابھی تو وہ امانت واپس لینگے اور پھر خدا جانے کیا کیا حشر ہوگا یادگار کو ایسا سمجھنا چاہیئے کہ
دار الخلافہ سے دور دور کے شہرون مین بادشاہ کی تصویرین لگائی جائین جیسے اسوقت کی بادشاہ
کی تصویرین ہر ایک تھانہ مین موجود ہین آپ فرمائینگے کہ ایسا جلیل القدر اور بے مثل تو بادشاہ
اور اسکا اتنا کچھ ذکر مگر نام ہے کہ کہین ملتا نہین میو کو صاحب جسقدر قصہ ہین تمام دنیا یک بان
ہوکر کسی قصہ کو سچا نہین بتاتی اختلاف ضرور ہوتا ہی کوئی سچا بتاتا ہے کوئی جھوٹا چنانچہ اس
بادشاہ کے ہر ولایت مین جدا جدا نام ہین۔ منترون مین جدا جدا طور پر رعایا یاد کرتی ہی مثلاً ہندوستان
مین جو نام ہے وہ انگلستان مین نہین جو عرب مین نام ہی وہ فرنگستان مین نہین ہر ایک نے اپنی اپنی
زبان مین علحدہ علحدہ نام رکھ لئے ہین یا بادشاہ سلامت نے خود ہی اپنی رعایا کی آسانی کیواسطے
جدا جدا نام بتا دئے ہین اب لطف یہ ہی کہ ہندوستان والا انگلستان والے سے ملتا ہی تو اپنے
بادشاہ کا نام لیتا ہے اور ان مین سے ہر ایک اپنے بادشاہ کی عظمت اور بڑائی بیان کرتا ہے
ایک کہتا ہے یہ بادشاہ کا نام ہے۔ دوسرا کہتا ہے نہین یہ ہے۔ دونون آپس

مین جھگڑتے ہین اگر دونون دونون زبان جانتے ہوتے توفی الحقیقت سمجھ مین آجاتا
کہ ایک ہی بادشاہ کے دونام ہین بوجہ اس کے کہ ایک کی زبان دوسرا نہین جانتا
خواہ مخواہ لڑتے ہین تو مجھکو اندیشہ ہوا کہ اختلاف کہین میرے قصہ کو جھوٹا نہ کردے مین نے
بادشاہ کا نام نہین لکھا اور لکھتا توکہان تک وہ تو اس قدر زیادہ ہین کہ جن کا شمار قوت
انسانی سے باہر ہے توبس بادشاہ سلامت ہی ہین توکونگا پتہ دینے کے واسطے اتنا ہی
کافی ہے زیادہ والسلام وشوق ملاقات عاجز کلیمی الدھلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہفتم

عزیز دل وجانم قوت روح روانم مولوی سید فقیہہ الدین صاحب عرف پیارے
میان صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم!

اے بہ درماند کی پناہ ہمہ	کرم تست عذر خواہِ ہمہ
قطرۂ ز آبِ رحمتِ توبس است	شستن نامۂ سیاہِ ہمہ
خسرو از تو پناہ می جوید	اے پناہِ من و پناہِ ہمہ

ایک کارڈ آپ کا ملا۔ شیخ حمید اللہ مرحوم کا حال معلوم ہوا۔

عیب رندان مکن اے خواجہ گزین کہنہ رباط	کس ندانست کہ رحلت بچہ سال خواہد بود

کے علاوہ کرامات و مرات تجربہ ہوا ہے کہ حضرت پیرانِ عظام کا وہ کرم ہے جس کا بیان
نہین ہوسکتا مین نے خود دیکھا ہے کہ اکثر ایسی جگہ خاتمہ بخیر ہوا ہے اور یہی اصل مقصد ہے
میرے یارانِ طریقت مین ایک عورت مسماۃ عصمت بی سکنۂ پنجاب جو اسم بامسمے
بھی تھی جس کے مکان مین مین موجود تھا وہ بیمار تھی بیماری کی تشدد مین جب کہ اس کی
آنکھین بند تھین۔ اسنے مجھسے پکار کر کہا کہ پیرسائین کوئی شاہ صاحب آئے ہین
مین نے اس سے کہا کہ دریافت کرو کہ کہان سے آئے ہو اُس نے باواز دریافت کیا

اور جواب دیا کہ دہلی سے آنا بتاتے ہین پھر ہین نے کہا کہ دریافت کرو کہ نام کیا ہے اُسنے باآواز بلند پھر دریافت کیا کہ تمھارا نام کیا ہے اُس کا جواب پاکر اُسنے ہاتھ پھیلا کر اور غل مچا کر کہنا شروع کیا کہ یہ تو میرے شاہ کلیم اللہ رح ہین روحی فداہ مجھکو یقین ہو گیا کہ اس کا آخری وقت ہے مگر مجھ کو اُس پر رشک ہوا اور یہ شعر ورد زبان تھا۔

شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین	اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم

اس کے مکان سے تو ہین اُسیوقت روانہ ہو کر کہین اور جا پڑا لیکن وہ صبح تک رخصت ہو گئی ایسے ہی اور بہت سے واقعات ہین جن سے حضرات پیران عظام کی دستگیری کا ایسے وقتون مین یقین کامل ہوتا ہے سچ ہے وہ جس صورت مین چاہے دستگیری کرے ایسے سخت موقع پر کیون نہ دستگیری ہو گی جبکہ ادنی باتون کا خیال ہے۔ اسی سفر بنگال مین چونکہ مین دودھ اور کدو کے علاوہ کچھ نہین کھاتا تھا ایک شخص کے ہان دعوت تھی اس کو دودھ نہین ملا۔ مولوی احمد جی صاحب چشتی کے طبقہ کے مرید نے جس نے مجھکو کبھی دیکھا بھی نہ تھا اس جگہ سے تین کوس پر مجھکو یہ کہتے ہوئے خواب مین دیکھا کہ ہمارے واسطے دودھ لادو چنانچہ وہ اُسیوقت دودھ ہمراہ لیکر حاضر ہوا جسوقت کہ مجھکو ضرورت تھی۔ مولانا صاحب کی خدمت مین سلام شوق عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ۔

مکتوب ہشتم

پیارے فیقہ الدین پیارے سلمہ اللہ تعالے

نحمدہٗ و نصلے علیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ بواپسی ڈاک تحریر ہے۔ عزیزی سید محمد مہدی علیصاحب کو لاریب مجھسے بیحد محبت اور عقیدت ہے مگر غلبہ شوق و محبت نے ظاہری الفاظ مین کچھ فرق ڈالدیا ہے دوسرے سلوک کی کیفیت اِن سے زیادہ برداشت نہین ہوتی جذب کا اثر بڑھ جاتا ہے۔ آپ لوگ مولوی ہین آپ کی تعلیم آسان نہین توحید اور کفر کا

فقر مین پورا پورا مقابلہ ہے اور مقابلہ مقاتلہ سے ہوتا ہے تو تو مین مین لاٹھی جوتے کی لڑائی نہین بلکہ وار پار کی لڑائی یا توفقیر یا کافر یا ادھر یا اُدھر۔
شیخ کامل کی ضرورت ہے اور یہان شیخ کامل واقف کار سے مراد لی گئی جو دوسرے کو اُسکی باریکیون سے آگاہ کر سکے۔ سید صاحب نے بوجہ زیادتی محبت اور خصوصیت کے آپ کو۔ الف۔ ب۔ ت۔ ث۔ بتادی حالانکہ قاعدہ یہ ہے کہ جبتک لڑکا الف نہ یاد کرے اور کچھ بتانا نہین چاہیئے اور پھر غلبۂ محبت اور جلدی مین کچھ اُلٹ پلٹ بھی ہوگیا جسکی تشریح کی ابھی ضرورت نہین مگر یہ ضرور ہوا کہ مجھکو شبہ ہوگیا کہ سید محمد مہدی علی صاحب کچھ بھول تو نہین گئے اِن کو ضرور چند روز میرے پاس رہنا پڑیگا اب اگر آپ کو کچھ اس طرف رجوع کرنا ہو تو جبتک چند روز صحبت مین نہ رہین گے۔ اِن اُمور کا سمجھنا خارج از قیاس ہے آپ چونکہ مولوی ہین آپ کو پورے طور پر صاف طرح سے سمجھنا چاہیئے کیونکہ خطرات آپ پر زیادہ وارد ہون گے اِس لئے کہ آپ کے خیالات بوجہ علمیت کے زیادہ وسیع ہین مین بہت مختصر طور پر اس معاملہ کی نسبت چند سطور مین تحریر کرتا ہون کئی دفعہ اسکو پڑھکر سمجھ لیجئے جس مسلمان پر یہ خطرات وارد ہونے لگین کہ اس علم ظاہری کے علاوہ کوئی اور علم بھی ہے یا یون سمجھ مین آئے کہ ہم نور ایمان حاصل کرنیکی کوشش کرین۔ یا حلاوت ایمان ملے یا لطف عبادت حاصل ہو یا ایسی کوئی بات ہو جس سے ایمان پختہ ہمارے قلب مین آئے یا اطمینان قلب حاصل ہو یا وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِين کا مصداق ہو تو اسکو اسیطرح تلاش کرنی چاہیئے جیسے آپ نے شفیق اُستاد کی تلاش کی اور علم حاصل کیا اسیطرح کسی شخص کو جو اس کے علم کے اندر آسکے احاطہ کی قید مین اس کو بتا سکے تلاش کرے اور ضرور اسکا شاگرد ہو تاکہ وہ بھی پہلے اُستاد ظاہری کی طرح اِس کو آمادہ اور شائق سمجھکر اسکے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئے اور سبق پڑھائے پھر وہ استاد جسکو پیر و مرشد کہتے ہین اول اول مجاہدہ بتائیگا جو اس زمانہ مین بوجہ کمی ہمت اور طالب کاذب کرنا نہین چاہتے پھر شیخ رابطہ

بتائے گا۔ اِسوقت عام طریقہ اس کا یہ قرار دیا گیا ہے کہ صورت شیخ ہروقت اپنے سامنے
رکھو پاخانہ مین نماز مین ہر جگہ یہ تو عند الشرع شریف شرک ہے اور جسکو رابطہ شیخ بتایا
گیا ہے اِس کے معنون سے بھی خلاف ہے مگر بوجہ ناواقفیت زیادہ یہی بتایا جاتا ہے
ہروقت نہین بلکہ کسی وقت دن رات مین مقرر کرکے تنہا بیٹھین گھنٹہ دو گھنٹہ تین گھنٹہ
چار گھنٹہ زبان کی نوک تالو سے لگاکر ناف سے سانس لے لفظ اللہ کے ساتھ سانس
کے اندر جانے مین کہے اللہ اور باہر نکلنے مین کہے ہو مگر اللہ اور ہو دونون خیال کے ساتھ
زبان سے نہین اور سانس روک روک کے نشست مین اپنی آپکو نہ سمجھین شیخ کو یعنی پیر کو یعنی اُستاد کو
سمجھے کہ وہ بیٹھا ہے مین نہین ہون اور اُسکے جواز کی سند ہر ایک جاہل مسلمان جانتا ہے پھر
اس کے بعد چلتے پھرتے ہروقت مین اپنے آپ کو محو کرے اور صورت مرشد کی قایم کرے
اب رہی نماز تو آپ۔ الف۔ ب۔ ت سیکھنے مین نماز یعنی وہ نماز آپ پر فرض نہین جب
آپ بالغ ہوجائینگے تو وہ نماز آپ پر فرض ہوگی یعنی جب منی آپ مین سے بالکل نکلجائیگی
تو آپ بالغ ہون گے تو نماز بھی آپ کو خود بخود آجائے گی اور انشاء اللہ تعالے اسمجھا بھی
دیا جائیگا۔ اب رہا یہ کہ صورت شیخ آتی ہے مین اسکو نکالتا ہون آپ بڑا ظلم کرتے
ہین انصاف کیجئے تمام احکام شریعت اختیار پر ہین نہ کہ اضطرار پر آپ نماز مین بلائین نہین
اور اگر اضطرار سے آجائے تو آپ کا اختیار نہین جب اختیار نہین تو شرع شریف کا حکم
نہین ہان اس کو اس بے اختیاری مین کیا تو سنئے جب آپ کا اختیار اُس صورت
کے آنے مین نہین تو سمجھ مین کیا اختیار ہے مگر بہر حال ہے تو شیخ کی صورت۔
شیخ کی صورت سے مونٹا سنڈا امام ہمارے آگے کھڑا ہوتا ہے تو نماز مین کچھ نقصان نہین آتا
اور ہمارے اختیار سے باہر ایک لطیف شئے بغیر سایہ اور جسم کی شکل ہمارے سامنے آتی ہے
جس سے ہمارا قلب نرم ہوتا ہے رقت کی آمد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف دل رجوع
ہوتا ہے تو وہ پھر کیون حرام ہوگی مگر ہان ان تعریفون کے ساتھ ہیں اگر آپ اسکو

بلا ئین تو بیشک نقصان کی بات ہے۔ شرک کی تعریف مین ضرور آجائیگا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت رب العزت کے معاملہ کو ابھی رہنے دیجئے فقط مرشد سے بنٹ لیجئے۔

اسکے بعد یہ دو سیڑھیان ہین اور جو کچھ شرع نے بتایا ہو ان دونون کو آپ وہی سمجھتے ہین اور تعلیم فقیر مین جبتک صحبت نہو کچھ نہین ہوتا۔ مین نے لکھ تو ضرور دیا ہو مگر مجھکو ہرگز امید نہین کہ آپکی تسلی ہو جائیگی رد بر و لبفضلہ تعالیٰ ضرور آپ مطئین ہو جائینگے۔ واللہ اعلم بالصواب ؛ فقط

عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہ ۱۲۔ نومبر ۱۹۱۵ء

مکتوب نہم

مولانا سید فقیہہ الدین صاحب سلمہ۔ السلام علیکم آپکا کارڈ بھی آگیا دوسرا کل پہنچا مشرح اور مفصل جواب یہہ ہے ؎

چو یوسف کسے در صلاح و تمیز	بسے سال باید کہ گردد عزیز

اول چار ماہ تک زمین کو درست کیا جاتا ہو۔ ہل برابر چلائے جاتے ہین پھر اپنے گھر سے بیج ڈالا جاتا ہو پانی دیا جاتا ہو جانورون سے حفاظت کیجاتی ہو چھ ماہ تک انتظار کیا جاتا ہو پھر کاٹا جاتا ہے بہت سی مشقتون کے بعد گندم گھر پر لائے جاتے ہین پھر انکو پیسکر آٹا گوندھا جاتا ہو آگ جلاکر توا گرم کیا روٹی پکی یہان تک کہ نوالا حلق مین ڈالا اب بھی کچھ کام نہین چلا جبتک کہ منہ نہ ہلایا جائے۔ جب منہ چلایا گیا تو نیچے اترا اس قدر تکالیف اٹھاکر روٹی کھائی۔ اس سے وہ نتیجہ نکلا کہ جسکے انجام سے خود نفرت آئی تو بس جسکا انجام خوش آیندہ اور تازگی روح کا باعث ہو اسمین اسقدر جلدی محنت تو چوبیس گھنٹہ مین ایک گھنٹہ بھر بھی کامل نہین اگر من اولہ الی آخرہ تمام روز شب ساڑھے چار مہینہ اسکو کوئی شخص آپ جیسا کرلے تو مین رقت اور لطف اور مزہ سب کا ذمہ وار ہون مگر ہائے اسقدر طلب کہان۔ میرے پیارے میان مین نے والدین اور گھر بار لطف دنیاوی مزہ دار کھانا ملنا جلنا سب ترک کر دیا۔ تو چھ ماہ بعد اسقدر اثر ہوا کہ رقت ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑی رہتی تھی۔

محبت اور شوق ہر وقت سمندر کی لہر کیطرح رہتا تھا اول تو یہ کمی ہو کہ آپنے اپنے تئین کسی سلسلہ منسلک نہین کیا۔ فقط آپکے پیر انپور کٹرہ آنیکی وجہ سے مجھکو آپسے تھوڑا سا تعلق ہے جو کچھ اب ہو رہا ہے تھوڑی سی محبت کا نتیجہ ہے ۵

چو پرسندت کہ سعد از عشق او حاصل چہ داری	۵	ملا منتہائے گونا گون جرا جتہائے بے مرہم
کفر کافر را و دین دیندار را		ذرہ درد دل عطار را

محبت سے فقط درد پیدا ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو اسکے مقابلہ مین نہ کوئی جنت اسکتی ہے اور نہ حور۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسقدر آپ پر فضل کیا ہو کہ دل لگنے لگا تو اسکو بلبش ز بلش لیجئے اور اسوقت کو جب تک کہ آپ پا بجولان ہون غنیمت سمجھئے مین تین دفعہ اس سے بھاگ کر مفقود الخبر ہوا تھا اس لئے کہ ۵

در راہ خدا کہ رہ زنانند　　آن راہ زنان ہمین زنانند

جنیٹھہ اور رامپور جس جگہ آپ جائینگے وہ لطف آنا غیر ممکن ہے۔ اب محافل و مجالس اکثر پیران عظام کیواسطے نہین کیجاتین بلکہ اپنا ارشاد اور اعزاز و نام بڑھانیکے واسطے کیجاتی ہین تاکہ انکا نام سے روپیہ جمع ہو جائے تو جب یہ نیت ہو تو کسطرح پیران عظام کے احکام پر عمل درآمد ہو جو کچھ آپنے کٹرہ مین دیکھا وہ بالکل اس سے دور ہے تین سو روپیہ کا مین اس عرس شریف مین قرضدار ہوا۔ جو ابتک آدھا بھی ادا نہ ہوا اور ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہو اور تمام سال کوشش کرکے ادا کرتا ہون نیت المرء خیر من عملہ آپ تو خود جانتے ہین جیسی نیت عرس کرنیوالے کی ویسا اثر۔ اب آپ کہین گانا سنین اور محنت کیجئے ہر کہ دعویٰ محنت کند و دل بہ محبت نہ دہد محبت است اس فقرے مین ایک شکل کے تین لفظ ہین تینون پر نقطہ نہین دئے آپ خود پڑھ لین اس سبق مین آپ جلدی نہ کرین اسکو آپ خوب یاد کرلین کیونکہ یہ قاعدہ ہے جب آپ قاعدہ اچھی طرح یاد کرلین گے تو پھر تمام سبق اسانی سے آجائینگے ۵

شو و سالک از بند خود رہا آہستہ آہستہ	پرواز دست خود رنگ حنا آہستہ آہستہ

دل از خلوت کند کسب صفا آہستہ آہستہ	صدف گوہر نماید قطرہ را آہستہ آہستہ
بصاحب مشربان یکبار نسبت کے شود پیدا	بدریا میتوان شد آشنا آہستہ آہستہ

زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دہم

ھُوَالکُل

گرامی عزیز جانم مولانا احمد جی صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ السلام قبل الکلام۔

برخوردار ضیاء الدین سلمہ کی نسبت جو کچھ آپنے تحریر فرمایا ہے وہ درست ہو ہر ایک باپ کو اپنے بیٹے کے ساتھ ایسی ہی محبت ہونا چاہئے مگر خیال اسقدر ہوتا ہے کہ مکان پر آپ کے اسقدر مدت تک رہا تو اسپر کچھ اثر نہوا اب دو تین مہینہ کے سفر مین رہ کر اسپر کیا اثر ہوجائے گا۔ یہ ایک عجیب بات ہو اول اس کو آپ کا مرید ہونا چاہئے اسکے بعد محنت کرنی چاہئے چلے کرنے چاہئین جب کچھ اثر ہونے لگے اور آپ اسکو اجازت کے قابل دیکھ لین تو بجا اور درست ہوگا کہ آپ اسکو مریدون مین ہمراہ لیجائین۔ لوگ اسکے ہاتھ پر بیعت کرین آپ کا اور میرا دل خوش ہو۔ ورنہ صورت موجودہ مین تو اسکے ساتھ بیدردی اور عداوت ہے۔ کیونکہ وہ کامل پیرزادہ جد فروش ہوجائے گا اور یہی اپنا پیشہ کریگا اور تمام عمر کیواسطے بیکار ہوجائے گا۔ حب الشئی یعمے ویصم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے درست فرمایا ہو کہ کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کردیتی ہے۔ آپنے اسکا انجام نہ سوچا بوجہ محبت کے اس امر کا ارادہ کیا اول تو آپ اسکا عقیدہ درست کرین آپ کا مرید ہو آپ برس چھے مہینے اس کو اپنے پاس رکھین اگر وہ اس قابل ہوگیا کہ صاحب اجازت ہو تو بہتر ورنہ اسکو نوکر رکھا دیا جائیگا پیشہ پیری مریدی کا اگرچہ اسوقت بالکل پیشہ ہوگیا ہے مگر لینے نفس کیواسطے اور دوسرے کیواسطے پیشہ ہونے مین تھوڑا سا فرق ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہو

یہ اُسکا کرم ہے بغیر محنت مشقت کے اور بغیر عقیدے کے کوئی شخص پنپے بیٹھے کیواسطے وہی عزت چاہے تو اسکا خیال بیجا ہے آپ میری اس تحریر پر ناراض نہوں میرا قاعدہ ہی نہین کہ جو کچھ دل مین ہو اُسکے خلاف زبان پر آوے زیادہ والسلام و شوق ٭ عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب یازدہم

ھُوَ الکلُ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ٭

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر
اے کہ کردی ذات مرشد را قبول
در بشر روپوش آمد آفتاب

دامن آن نفس کش را سخت گیر
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
فہم کن واللہ اعلم بالصواب

قوت روح روانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہ اللہ تعالی۔ السلام قبل الکلام ٭
محبت نامہ پہنچکر باعث سرور و کشف حالات ہوا اس خط سے معلوم ہوا کہ کوئی خط آیا دو ایک سوال ہین کچھ بات چیت ہی جس سے کچھ لطف تو آیا مین نے خط کی پیشانی پر ایک آیت قرآن شریف کی لکھی ہے۔ جسکے معنی یہ ہوتے ہین "کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اور اتقا کیا ہے اللہ تعالے کی طرف وسیلہ پکڑو" اگر یہ کہا جائے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ تو اللہ مخاطب ہے ایمان والون سے اور ایمان جب تک ہو ہی نہین سکتا جب تک کہ حضور کا وسیلہ نہ گردانا جائے تو ٹھیک نہین بیٹھتا پھر خیال ہوتا ہی اچھے اچھے کامون کا وسیلہ ہوگا تو خدا مخاطب ہی متقی لوگون سے پھر اب کونسا وسیلہ رہا۔ بس یہی پیری مریدی کا سلسلہ تو نص قطعی سے مرید ہونا فرض ہوا علاوہ اسکے بہت بڑی دلیل قرآن شریف سے دوسری جگہ ہے۔
(۲) اس طرح ہو کہ ہر ایک چیز کے دو رخ ہوا کرتے ہین ایک اس کا ظاہر ایک باطن۔ اسی طرح ایک [illegible] شریف کا ظاہر اور ایک بطن۔ اسی طرح علم کے بھی دو رخ ہین۔ ایک علم ظاہری اور

ایک باطنی جس کا ثبوت قرآن شریف سے اس طرح ہے کہ سورۂ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام
اور حضرت خضر علیہ السلام کا قصہ باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور نبی بھی اُلو العزم۔
پھر بھی ان کو دوسرے علم کے سیکھنے کیواسطے ایک شخص کی ضرورت ہوئی۔ جو باطن کا علم جانتا ہو
جسکو علم سینہ کہتے ہیں۔ چنانچہ وہ تلاش میں روانہ ہوئے اور اُنکو وہ صاحب ملے۔ مگر چونکہ احکام
ظاہری یعنی شرع جسکے وہ مالک کئے گئے تھے اُن پر غالب تھا۔ اسوجہ سے علم باطنی کی جسکو وہ
سمجھ نہ سکتے تھے تاب نہ لاسکے اور ہر دفعہ سوال کر بیٹھے کہ ایسا کیوں کیا۔ اگر وہ خاموش رہتے
تو بہت سے ایسے بھید منکشف ہوجاتے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
العِلمُ عِلمَانِ عِلمُ الأبدانِ وعلمُ الأدیانِ ؛ علم دو ہیں علم بدنوں کا یعنی حقیقت
الاشیاء اور علم دینی جب تک کہ ماہیت اشیاء معلوم نہ ہو حلال وحرام کی تمیز نہیں کرسکتا۔
أنَا مَدِینَةُ العِلمِ وَعَلِیٌّ بَابُهَا۔ میں شہر علم ہوں اور اسکا دروازہ علی ہیں تو کوئی بتاسکتا ہے
کہ حضور سرورِ کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں کوئی فقہ کا مدرسہ تھا
یا حدیث شریف یا قرآن شریف یا طب کی کوئی یونیورسٹی تھی جسکے آپ شہر ہیں اور حضرت علی کرم
اللہ وجہہ دروازہ۔ ہاں تھا جسکے آپ آفتاب جسکے آپ ماہتاب ہیں جس کی انسان کو سخت
ضرورت ہے وہ کونسا علم۔ علم عرفان حضرت رب العزۃ تو اس کی کیا ضرورت ہوتی ہے
اور کس کام آتا ہے ؎

عکس روئے خویش را آمیختم در آب و گل		شکر کن گر بندۂ بر لطف و بر احسان ما	

تاج خلافت رکھکر حضرت انسان کو دنیا میں حکومت کرنیکے واسطے بھیجا تو انسان کو چاہیے تھا کہ
اپنے بادشاہ کی فرمانبرداری کرتا اور اچھی طرح غور کرتا کہ مجھ میں کون کون سی ایسی عجائب چیزیں
ہیں کہ جنکی وجہ سے تمام عالم پر میری حکومت ہے جسکو میں سنتا ہوں جسکو میں دیکھتا ہوں وہ
سب کچھ میرے واسطے بنایا گیا ہے۔ آسمان وزمین آفتاب ومہتاب آب وآتش۔ جبرائیل
میکائیل اسرافیل وعزرائیل علیہم السلام غرض کہ جو کچھ ہے وہ سب حضرت انسان کیواسطے مگر

مگر یہ ایسا ناشکرا ہے کہ اسکو اپنی کچھ قدر نہ ہوئی نہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کی اور نہ اپنے آپ کو اسنے جانا اگر فقط اپنے آپ کو جان لیتا تو ضرور اس کو اپنے بادشاہ کی عظمت کا کچھ نہ کچھ پتہ لگتا یہ تو آکر اس قدر ایرے غیرے بکھیڑوں میں مصروف ہوا کہ نہ اس نے اپنی قدر کی نہ اپنے آپ کو جانا پھر بادشاہ کو کیا جانتا تو بس اس شناخت کے واسطے پیر کرنیکی ضرورت ہوا کرتی تھی - اب یہ طلب ہی نہ رہی اسکو بیکار محض اور فعل عبث تصور کر لیا گیا ہے

مرحبا اے ہدہد فرخندہ فال	مرحبا اے طوطی شکر مقال
مرحبا اے بلبل باغ کہن	از گل رعنا بگو با ما سخن
در زمان ہفت آسمان طے کنی	مرکب حرص و ہوا را پے کنی
یافت قالب طینت پاکی ز تو	شد پریشان آدم خاکی ز تو
دم بدم روشن کنی در دل چراغ	ہر نفس از عشق سازی سینہ داغ
از نور روشن کوکب ایمان من	پردہ ہا بردار از رخ جان من

بفرض محال اگر کسی کو طلب ہوئی بھی تو اسکو اس زمانہ پر محن میں اول ہی اول نہایت دشواریوں کا سامنا ہوتا ہے - جو کتابوں میں پیروں کے حالات درج ہیں - وہ کہاں انکے خلافت اور بالکل خلاف - آنکھوں کے سامنے آتے ہیں اور زیادہ طبیعت پریشان ہوتی ہے - تو اگر کسی کو طلب بھی ہو تو اسکو ایک امر کا خیال رکھنا چاہئے یعنی بزرگوں سے عقیدت کیسا ملتا رہے اور اپنے قلب کے خیالات کو یعنی وسوسوں کو خیال میں رکھے کہ ان کی صحبت سے کوئی اثر اسکے قلب پر ہوتا ہے جتنی دیر ان کے حضور میں بیٹھے اتنی دیر کا اندازہ کرے کہ کس قسم کے وسوسے قلب پر طاری ہوئے اگر دنیا کے خیالات میں کوئی فرق انکی صحبت نے ڈالا تو معلوم ہوا کہ ضرور صاحب اثر ہیں -

اگر قسمت سے کوئی ایسا مل جائے کہ جتنی دیر اس کی صحبت میسر ہو اتنی دیر کیواسطے تمام دنیاوی خیالات محو ہو جاویں تو پھر اور کیا چاہئے مگر اب ایسے حضرات کہاں لیجئے آپنے

توفقط اس قدر سوال کیا تھا کہ مرید کیون ہوتے ہین۔ مین تو بکواسی آدمی ہون جس سے ذرا بھی محبت ہوگئی اس سے بکواس شروع کردی۔ بھائی پیری مریدی کی تو یہ شان تھی جو مین نے بیان کی۔ مگر ایک دوسرے قسم کی بھی پیری مریدی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ کسی پیر کو تلاش کرو جو ہی جنت کا پٹہ لکھدے اور دوزخ خان سے بچات دلوادی اگرچہ یہ کسی طرح سمجھ مین نہین آتا کہ آقا سے ڈرتے نہین اور آقا کے غلام سے ڈرتے جیسا یہ بندہ ہے۔ ویسی ہی میان دوزخ خان بلکہ سب سے افضل ہے باعثِ ایجادِ عالم حضرت انسان ہین۔ خواہ وہ کام اور کچھ کرین۔ مگر شانِ نزول آپ کی ہی ہے تو اس اُمید اور خوف کے لالچ پر اب کوئی پرہیزگار آدمی ڈھونڈھا۔ اس سے کوئی ورد و وظائف دریافت کئے اور کچھ کرتے رہے۔ تیسری قسم کی پیری مُریدی بھی سُن لیجیے۔ سقہ۔ دھوبی۔ بھنگی میراثی حجام۔ وغیرہ کو روپیہ دو روپیہ چار روپیہ سالانہ دیا کرتے تھے۔ اور اُن کے ذمہ جو کام تھا لیتے تھے۔ خیال ہوا کہ ایک پیر بھی کرلین۔ اتنی ہی دامون وہ بھی آجاویگا۔ اس پر اُن سب سے زیادہ گٹھری لادوینگے۔ پیر کرلیا۔ اور جو کچھ دنیا کے کام ہوئے اُس سے لینے شروع کردیے اگر کوئی کام ہوگیا۔ واہ پیر۔ اور اگر نہ ہوا تو اور دیکھ لیا تو نہین اور سہی اور نہین اور سہی۔ بس اب اس قسم کی پیری مریدی کا زیادہ رواج ہے اگر آپ کسی کے مرید نہین ہوئے اور پیر کی تلاش ہے تو اگر مذکورہ بالا پہلی قسم کا پیر کہین مل جائے تو مجھکو بھی اطلاع دیجیے گا۔ مین بھی ضرور مرید ہونگا مجھکو پھر اندیشہ ہے کہ خط طویل ہوجاتا ہے اور ابھی آپ کی ایک بات کا جواب پورا نہین ہوا کہین آپ گھبرا نہ جائین مین تو قلم برداشتہ لکھ رہا ہون۔ ہان تو مذکورہ بالا پہلی قسم کی پیری مریدی مین مرید کو کیا کرنا ہوتا ہے جو کچھ پیر کہے وہ دھیان گیان کرنا ہوتا ہے جس سے دنیا کے کامون مین کوئی حرج واقع نہین ہوتا۔ خیالات کی صفائی جسکو قلب کی صفائی کہتے ہین۔ پیر وہ صفائی کراتا ہے یہ بات خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ خدمت کیسی ہاتھ پاؤن کی روپیہ پیسہ کی نہین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا میری آیات کو تھوڑے دامون کے مقابلہ مین فروخت نہ کرو اس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ بہت سے دامون مین

فروخت کر دینا نہین نہین ہر گز نہین۔ اللہ تعالی کے آیات کے مقابلہ مین ہر دو عالم تھوڑے
دام ہین۔ اگر کچھ قیمت رکھتا ہو تو یہ یعنی اس کا نفس تو جو کوئی شخص اپنے آپ کو فروخت
کر دیتا ہے اور خدمت مین منہمک ہو جاتا ہے اُس کیواسطے وہی آیات ثمنًا کثیرًا
ہو جاتی ہین۔ اب رہی دوسرے نمبر کی پیری مریدی اُس مین چکی پسوائی جاتی ہے۔ یعنی محنت
درود و وظائف سب کچھ ہوتا ہے۔ اب رہی تیسرے قسم کی پیری مریدی۔ اس مین تو صاحب
زیادہ روپیہ کا صرف ہے جس قدر روپیہ زیادہ پیر کو دوگے اُسی قدر پیر زیادہ راضی رہے گا
تو اب آپ سمجھ لین۔ کہ کیا کرنا ہوتا ہے۔ مجھکو کیا خبر ہے کہ آپ کس قسم کی پیری مریدی کا ارادہ
رکھتے ہین ہان تو ایک طرح اور باقی ہے وہ یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی پیر سے کچھ حاصل ہو جاے
پیر خود محبت کرے یہ شاذ و نادر ہوتا ہے اور اُسکو محبت ہوئی بھی تو ہمیشہ تو اُس کا وہ خیال
رہا نہین کرتا اُس کے محبت کے وقت کی قدر کرنی چاہیئے لو اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون
بہت بڑا طول طویل خط ہو گیا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً مجھکو تعجب ہے کہ مسلمانون نے دو اور تین
اور چار عام طرح پر کیون نکاح جائز رکھے ہین۔ ایک بیوی کا حکم ہو کیونکہ دو اور تین اور چار کیواسطے
شرط رکھی گئی ہے۔ انصاف کی اور انصاف ہو نا ممکن سا۔ جسوقت دوسرے کا خیال آیا
اُسیوقت سے انصاف نے بوریا بدھنا باندھا۔ علاوہ اسکے حضور سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اے اللہ تو خوب جانتا ہے مین اپنی بیویون مین انصاف کرتا ہون مگر
قلب میرا عائشہ کیطرف ہے اور وہ تیرے اختیار مین ہے۔ تو اب فرمایئے کون انصاف کر سکیگا
اور کس کو دعوے ہے۔ اب رہی اولاد بیشک اگر قسمت مین ہے تو اسی موجودہ بیوی سے بھی
ممکن ہے۔ آپ شرح لکھین کہ آپ کی عمر کیا ہے آپ کی بیوی کی کتنی عمر ہے کوئی بیماری تو دونون
مین سے کسی کو نہین ہے۔ پھر انشاء اللہ تعالی مین لکھونگا کیا ہونا چاہیئے۔ ضرور والدین کی
اطاعت فرض ہے مگر ایسے ہی جھگڑون مین والدین پھنسا کر رخصت ہو جاتے ہین اور اولاد کو

بھگتنا پڑتا ہے۔ وہ اپنی خوشی کر کے چلتے ہوئے۔ اور در گلویم سنت پیغمبر است اس قسم کی اطاعت جس سے مواخذہ اُخروی اُسکے ذمہ ہوتا ہو ہرگز جائز نہین۔ والدین کو تو مواخذہ قیامت سے بچانا چاہیے مگر اب مسلمانون مین اولاد کی عاقبت کا بالکل خیال نہین رہا اور یہی ادبار ہے۔ ہان صاحب جیب مین خط نہ رکھا کیجئے۔ کیونکہ اکثر خطوط مین آیات واحادیث ہوا کرتے ہین اور عظمت قرآن شریف جو ایک آیت کی ہے وہی سارے قرآن شریف کی ہے۔ بھلا دیکھئے تو آپ اور آپ کی جیب کہان کہان جا اور بیجا جاتی ہے تو آیات قرآنی بھی وہان چلے جاوین گے دنیا مین تکلیف اور آرام کس امر کا ہے لوگون نے دو فرضی لفظ مقرر کر لئے ہین اور دونون کی ایک بڑی عظیم الشان فہرست بنالی ہے ایک کے نیچے غمون کی اسم وار فہرست اور ان کی طرح طرح کے نام گھڑ لئے ہین اور ایک کے نیچے خوشیون کی فہرست اور ان کے قسم قسم کے نام ایجاد کر لئے ہین ورنہ فی الحقیقت دونون ہیچ ہے۔ اگر کوئی مر گیا تو کیا نئی بات ہوئی ہر اسیواسطے پیدا ہوتا ہے۔ اگر کوئی پیدا ہو تو کیا عجیب حرکت ہوئی۔ شادی اور غمی دونون ہم وزن ہوجائین تو پھر دنیا مین تکلیف ہی کیا باقی رہی۔ دنیا اس کیواسطے جنت ہو گئی۔ زیادہ والسلام شوق ؀

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

ھُوَ الکُلّ

عزیز دل و جانم منشی غلام محی الدین صاحب سلمہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَ قَلْبِی لَدَیْکُم آپ کے کارڈ کے جواب مین جی چاہتا ہے کہ ایک بڑا طولانی خط لکھون مگر وقت مدد نہین دیتا مجبور ہون مسجد کا حجرہ بنوا رہا ہون تعمیر خانقاہ شروع ہے اور کیا کیا کام ہین مگر خیر کچھ تو لکھنا شروع کرتا ہون نہ اس وجہ سے کہ مین اسلام کا دلدادہ ہون نہ اس باعث سے کہ دنیا کے تمام مذاہب مین چونکہ مین نے اس کی

غلامی اختیار کی ہے اسلئے کہ مین اسلام کے بانی اور ان کے جانشینون کو دنیا کے اعلیٰ انسانون سے بدرجہا برتر سمجھتا ہون۔ نہین بلکہ مین اسلام کے ہر ایک حکم کو تمام دنیا کے انسانون کیواسطے اس لئے بہتر سمجھتا ہون کہ دنیا مین اگر کوئی چیز قابل قدر ہے جس سے انسان انسان ہو سکتا ہے تو وہ ہمدردی ہے اور اسلام کے ہر ایک طریقہ سے ہر ایک گوشہ سے ہر ایک رکن سے خواہ خاص ہو خواہ عام اسلام کے ہر ایک اصول سے ہر ایک فروغ سے ہمدردی ٹپکتی ہے اسلام تو وہی ہے جو پہلے تھا مگر اسکے عامل اسکے حاکم ظاہری اب وہ نہین رہے اسوجہ سے کایا پلٹ سی ہوگئی ہائے یہ وہ اسلام نہین نہ اسکا رنگ و روپ وہ ہے نہ اسکی خوشبو وہ ہے۔ افسوس افسوس ہزار افسوس جس اسلام نے ڈھائی روپیہ سیکڑہ اپنی گرہ سے نہ دینے والے کلمہ گویون پر پہلی خلافت مین شمشیر نکالی تھی اب اس مین چار آنہ فی صدی سود کے مسئلہ کی تحقیقات ہونے لگی ؎

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

میرے پیارے ابھی آپ کسی مولوی سے دریافت نہ کرین کسی حدیث شریف کو مشکوٰۃ اور بخاری اور صحیح مسلم سے نہ نکالین فقط زکوٰۃ کے فرض ہونے پر عقل سے قیاس کرین کہ حکم ہمارے واسطے یہ ہے تاکہ جب ہمارے پاس ہماری ضرورتون سے زاید سو روپیہ سال بھر رہے یا سو روپیہ کا سونے چاندی کا اسباب رہے تو ہم کو ڈھائی روپیہ غریب ضرورتمندون کو دینے ہون گے۔ کہان تو یہ حکم اور کہان یہ اندھیر کہ جب ہمارے پاس سو روپیہ ہون تو ہم ایک ضرورتمند سے ایک روپیہ لیکر اس کے پاس امانت رکھوا دین ایک تو جان جوکھون کی چیز جو تمام دنیا سے بُرا بنانیوالی ہے ہم کو اسکی چوکی داری نہ کرنی پڑی پھر الٹی اس سے ایک مقررہ رقم بھی لین اور وہ دعویٰ جو اسلام کی ہمدردی کا تھا جو زکوٰۃ فطرہ قربانی وغیرہ سے اسلام نے ثابت کیا وہ کہان گیا۔ سود کا مسئلہ تو تحقیقات کے قابل ہی نہین قرآن شریف حدیث شریف یا عقل شریف یا سب اسکو مکروہ حرام ناجائز بتا دین گے اگر زکوٰۃ کو فرض مانا جائے تو سود یا جس کا منافع نام رکھا گیا ہے کسیطرح جائز ہو نہین سکتا آپ کسی مسلمان اور عیسائی

کے بہکانے مین نہ آئین اور ہرگز کسی بنک سے ایک پیسہ بھی نہ لین اور نہایت جوانمردی سے ڈھائی روپیہ سیکڑہ رجب کے مہینہ برابر دیئے جائین مین نے اپنی اتنی عمر مین تجربہ پیدا کیا ہے کہ زکوٰۃ دینے والیکا مال ضایع نہین ہوتا۔ چوری گیا ہوا مال واپس ملتے مین نے دیکھا ہے اور اگر ایسا نہو تو بھی کیا ڈر ہے کون ساتھ کیا لے گیا ہان جسنے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اسکو صرف کیا وہ ضرور ساتھ لے گیا آپ ضرور ایسے مسائل مجھ جاہل سے دریافت کر لیا کرین اگرچہ مین نے صرف و نحو بھی نہین پڑھی مگر بفضلہ تعالیٰ اسلام کی عظمت نے میرے دلمین گھر کر لیا ہے اور یہی دعا ہے کہ اسکی عظمت روزافزون ہو اور فی الحقیقت اسلام ہی ایسی چیز ہے کہ جسکو پسند اور قبول کرنا چاہیے ؛ والسلام تم الکلام۔ عاجز کلیمی غفرلہ ؛

مکتوب سیزدہم

عزیز جانم حافظ یوسف علی خان صاحب سلمہ ؛ السلام علیکم ؛

دہن رے دہنی اپنی دُہن	غیر کی دہن کا پاپ نہ پُن
تیری روئی ہین چار تُولے	سب سے پہلے ان کو چُن
روئی کو دھن کے سوت بنا کے	پاگ پیارے پی کی تُن
اچھی تو جب ہی دھنکی جائے	سگری تانت نجے تُن تُن
تیرا پیا تو مہا گنی ہے	کر لے تو بھی کوئی گُن
جو تو چاہے ہر کو فریدا	آنکھ کان کرلے سُن
باز عاشق شدم و دل بہ جوانی دادم	خواجہ را گو کہ بیاید بہ مبارک بادم

آج پانچ روز سے باہر کے قوالوں نے حیران کر رکھا ہے رات بھر گانا سنتا ہون دو دفعہ ٹوپی اور چادر خرید چکا ہون اور پھر ننگا بیٹھا ہون۔ بالکل دم لینے نہین دیتے اور وہ صاحب جو کچھ کر رہے ہین اُس کا کیا بیان کرون مقدمہ اور کسی کام نے مجھکو دہلی مین

نہین روکا پکڑا بس بات تو یہ ہے جو کچھ ہو وہ ہو۔ آخر اپریل تک مین گھر سے بیفکر ہون مزنوالے کو مین روک نہین سکتا مگر افسوس جلال آباد کی حالت پر ضرور ہوا مین شاہ صاحب کو تحریر کر چکا ہون اور آج پھر لکھتا ہون ٭ والسلام عاجز کلیمی غفرلہٗ ٭

مکتوب چہاردہم

عرس شریف حضرت محبوب الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خبر سنکر لکھا گیا۔ صاحبزادہ صاحب خواجہ حسن نظامی سلمہٗ۔ السلام علیکم میرا خط اور کارڈ معلوم ہوتا ہے کہ دونون داخل دفتر ہوگئے ورنہ کچھ نہ کچھ تو جواب آتا مجھکو ایک سچے واقعہ کی خبر ملی ہے دل چاہتا ہے کہ آپ کو بھی سناؤن ایک عالی نسب والاحسب بچہ یتیم ہوگیا والدہ صاحبہ نے نہایت جانفشانی اور تکلیف اٹھاکر اُس دریتیم کو پالا اور پرورش کیا۔ ظاہری علم سے فارغ التحصیل بھی کردیا مگر بچہ ہوش سنبھالتے ہی ایک بےمثل صورت پر عاشق ہوگیا۔ بچہ کی خواہش تھی کہ اس سے میرا عقد ہوجائے۔ رشتہ کنبہ والے لوگ بہت چاہتے تھے کہ کسی جگہ اور شادی کردیجائے مگر یہ مستقل مزاج بچہ اپنے ارادہ اور عزم بالجزم سے ہرگز کسی وقت باز نہ رہا اور وہ ایک انوکھی صورت تھی جس کا ملنا دشوار ہوگیا تھا یہان تک کہ بچہ جوان ہوگیا اور جوانی بھی ڈھلنے لگی۔ آخر جوئندہ یابندہ اپنی مراد کے پہنچنے کے دن آگئے۔ شب بجہارم ربیع الثانی عروسی قرار پائی ہے چونکہ والدین کا سایہ سر پر نہین رہا۔ قریبی رشتہ دارون مین بھائی بہن کی اولاد ہی مگر افسوس ہے کہ کسیکو اس طرف توجہ نہین نہ کوئی دولھا بنانے کی فکر کرتا ہی نہ ان لوگون کو کوئی پوچھتا ہے جو اس عظیم الشان انوکھے دولھا کے براتی ہین جن قریب کے رشتہ دارون سے امید تھی کہ آئے گئی کی خاطر تواضع کرینگے کیونکہ دولھامیان نے۔ تاریخ مقرر ہونیسے پیشتر اپنے عزیزون کو دکھادیا تھا کہ اس طرح مہمانون کی خاطرداری کیا کرتے ہین وہ رشتہ دار تو ایسے لالچ مین پھنسے کہ بجائے مہمانون اور براتیون کی خاطر تواضع کے نچھاور کے پھول لوٹنے لگے جس کو دیکھو جھولی باندھے ہوئے

پھول لوٹ رہا ہے اب خاطرداری کون کرے براتی بیچارے سخت پریشان ہین یا اسدم ہو
برات مین آئے تھے دولھا نوشہ ہین دستور ہے کہ دولھا کے رشتہ دار براتیون کی خاطر تواضع
کیا کرتے ہین سو رشتہ دار تو بن گئے۔ پھول لوٹنے والے اب جائین کہان مگر دولھا ایسا رسیلا او
خوشخو صاحب جاذب ہے کہ وہ محبت والی کشش سے کسی کو علیحدہ ہونے بھی نہین دیتا اور
براتی بھی کسی کی خاطر تواضع کی پرواہ نہ کرکے فقط دولھا کے فدائی ہین۔ اب دیکھئے اس برات
اور ولیمہ اور مہمانداری سے فرصت پاکر دولھا اپنے عزیز رشتہ دارون کو اپنا عزیز رشتہ دار بھی
سمجھتا ہے۔ یا کس طرح پیش آتا ہے۔ مولانا اساحق کی تاریخ ۱۶۔ ربیع الثانی ہے انشاء اللہ تعالے
مین تو ساحق ہی سے حاضر ہونگا اگر آپ کو بھی ایسے دولھا کی عروسی مین شرکت کرنی ہو تو وہین
کہین ملاقات ہو جائیگی زیادہ والسلام شوق + عاجز کلیمی غفرلہٗ +

مکتوب پانژدہم

ھُوَ الکُلّ

شیخ الاسلامی سلمہٗ اللہ تعالیٰ السلام قبل الکلام +

سوا دو مہینے کے بعد مین سفر سے واپس آیا تو ملنے والے آنے جانے والے اور مہمانون کی
وہ کثرت ہوئی کہ رات دن فرصت نہین ہوتی اور آپ نے لفافہ والے خط کے جواب کی فرمائش
کی ہے اسوجہ سے کہ مین طول طویل مضمون لکھون گورنر جنرل ہند کے نائب میرمنشی کلکتہ سے
آئے اور وہ بھی ان ہی دنون مین مرید ہو گئے ہر ایک شخص کی جداگانہ خواہش کیوجہ سے دماغ
ٹھیک نہین دہلی شریف سے بھانجی بہن وغیرہ جو مرید ہین آئی ہوئی ہین اور ابھی آنیوالے
ہین۔ الغرض نہایت عدیم الفرصت ہون نہ اندر زنانہ مکان مین آرام اور نہ موقع ملتا ہے اور نہ
باہر مردانہ مکان مین جو آپنے دریافت کرنا چاہا ہے اسکی بابتہ ایک دفعہ مجھکو یاد پڑتا ہے کہ
مین پہلے ہی تحریر کرچکا ہون خیر آپکی مرضی جو میرے حیران ہی کرنیکی ہے تو لیجئے دوبارہ

لکھتا ہون عاشقانِ حضرت رب العزت نے مارین کھا کھا کر بھی اپنے معشوق حقیقی کے عاشق
بڑھانیکی کوشش کی ہے جنکے قصے قرآن شریف مین موجود ہین بلکہ مذاہب حقہ کے علاوہ
مذاہب باطلہ بھی یہی چاہتے ہین کہ ہمارا گروہ بڑھے ہر ایک مرید اپنے پیر بھائی زیادہ ہونیکی
خواہش کرتا ہے۔ رقابت کے معنی میرے سمجھ مین نہین آئے رقابت تو اس وقت ہوتی
جب کوئی نفسانی غرض دو شخصون کی ایک کی طرف ہو ورنہ رقابت کیسی عبدالرحمن مرحوم
قوال کا بیٹا بشیر الدین جو اسوقت حیدر آباد مین موجود ہے مجھکو ایک وقت مین اس سے
محبت ہوگئی اور میری محبت ہمیشہ ظاہر ہوا کرتی ہے مین اسکی وجہ سے دو مہینے تک
دہلی رہا جس روز اور جسوقت وہ حیدر آباد کیطرف روانہ ہوا مین پیران پور کٹرہ روانہ ہوگیا
مجھکو معلوم نہ تھا کہ برادر امام صاحب آستانہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس سے
محبت رکھتے ہین جب معلوم ہوگیا تو اس کو تاکید کرتا رہا کہ وہان بھی ہو آیا کرو مگر وہ میرے
پاس رات اور دن رہتا تھا یہان تک کہ مین اسکو ریل مین بٹھا کر خود وہان تک لیگیا یہ میرا
اپنا تجربہ ہے رقابت کے کیا معنی شعر

صنم مین کوئی گر خدا چاہتا ہے
ہر اک تیرا بندہ ہوا چاہتا ہے

انسان تو انسان بلبل کو دیکھو وہ گلاب پر عاشق ہے مگر رقابت نہین قوت قلب اور
چشم معشوق کسی کو کسی کام کا نہین رکھتی ماں باپ سے علیحدہ کرتی ہے پھر کوئی کیا رقیب
ہوگا۔ مولوی صاحب اس بارہ مین مجھ سے زیادہ اس زمانہ مین کم کسی کو تجربہ ہوگا میرا یہ
حال ہے ؎

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینون پر — ہمین تو موت ہی آئے شباب کے بدلے

مگر میرا عشق ہمیشہ آنی ہوتا ہے مکانی نہین ہوتا ہزارون سے محبت ہوئی ہے بلکہ ایک آدھ
مرتبہ ایک وقت مین دو دو سے اور کبھی دو دو سال کسی سے بھی نہین جیسے آج کل

مگر جتنے دنون تک جس کی محبت رہی (غایت میعاد میری محبت کی چھ ماہ سے زیادہ نہین پڑیگی
ورنہ ایک ایک دن کی بھی ہوئی اتنی مدت تک وہ کسی کا نہین رہا ہزار ون دفعہ تجربہ کیا
گیا ہے اور جس قدر علیحدگی اختیار کی اسی قدر دونون طرف آگ زیادہ ہوئی اور کام اچھا بنا۔
مین تو نزدیکی مین کمی کرتا ہون جب وہ بات جاتی رہتی ہے آپ نے ادب کے ساتھ حضرت
جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے قصے پیش کر کے حملے تو مجھپر بہت سے کئے مگر
مین اِن حملون کو لطائف الحیل کے جملون سے روکتا رہا۔ مولانا جو بات مجھ مین نقص کی
ہوگی مین اپنی اولاد مین اس کا رواج دینا ہرگز نہین چاہونگا۔ مین حقہ پیتا ہون مگر برخوردار
سلمہ کو پینے نہین دیتا۔ اسی طرح جو بات مجھ مین نقص کی ہوگی وہ مین آپ مین ہرگز نہین چاہونگا
میرا وقت پورا ہو چکا ہے میرے سلسلے کی ترقی میری ذات سے اب ماضی ہوگئی۔ میرے
خلفاء پر اس کا ہونا نہ ہونا جا پڑا۔ اب میرے سلسلہ کی ترقی میرے خلفاء کے سلسلے کی ترقی پر
منحصر ہے۔ مین ہرگز نہین چاہتا کہ میرے خلفاء حدود شرعی سے ایک قدم بھی باہر رکھین۔
اسی احاطہ مین وہ جئین اور اسی مین مرین میری عمر زبان کاری مین ختم ہوئی شعر

من نہ کردم شما حذر بکنید

کا مضمون ہے مولانا وہ کام کرو جس مین سلسلہ کی ترقی ہو۔ افسوس آپ کا ایک مُرید بھی
مجھکو خط نہین لکھتا۔ مجھکو نہایت تعجب ہے مین چاہتا ہون کہ آپ کے مُریدون کی لیاقت
دریافت کرون اور دیکھون انھون نے آپ کے ساتھ کیا تعلق پیدا کیا ہے آپ تاکید کر کے
اِن لوگون سے علی الخصوص جو طالب ہین اور فنا فی الرسول کا شغل سیکھنا چاہتے ہین ایک
ایک خط لکھوائیے مولوی احمد جی صاحب کے ایک مرید نے آپ کی تعریف میری زبان سے
سنکر بنگالی سے آپ کو خط لکھا اس پر بھی آپ کو یہ خیال نہ ہوا کہ آپ بھی اپنے مریدون سے
مجھکو یا مولوی احمد جی صاحب کو خط لکھواتے۔ مولانا اسلام کا کام آپس مین محبت پیدا کر دیتا ہے
کوشش کرنی چاہئے کہ عالم مین اتفاق اور محبت قایم ہو اور سب ایک ہی کو چاہین۔ ترقی آپ

کا انتظار جہان سے اٹھ جائے زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفر لہ حامد محمود سلمہ کا سلام :

مکتوب ہشتدہم

از کلکتہ گورنمنٹ ہوس معرفت غلام محی الدین صاحب

گرامی عزیزم مولوی شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہ ؛ السلام علیکم

آپ کی عدم شرکت عرس شریف کا افسوس و رنج ہوا نہایت پر کیفیت تھا در و دیوار کو حالت تھی پندرہ منٹ تک کنٹھی قوال بیہوش پڑا رہا۔ آپکے سب خطوط دیکھے۔ طریق نقشبندیہ مین گو آپ منتہی مانے جاتے ہین مگر حضراتِ چشتیہ مبتدیون مین آپکا شمار کر سکتے ہین یہ نعمت عشق عالی حوصلہ لوگون کو ملا کرتی ہی جو امتحان مین خام نکلتے ہین اِن سے واپس لیکر اُلٹا اور جرمانہ کیا جاتا ہے ؛ سہ

سرِ غمِ عشق بوالہوس را ندہند	سوزِ دل پروانہ مگس را ندہند
عمرے باید کہ یار آید بہ کنار	این دولتِ سرمد ہمہ کس را ندہند

عشق کسی سے ہو نسبت عشق پیر و مرشد سے ترقی پکڑتی ہی اور اگر ایسا ظہور مین نہ آئے تو وسوسۂ نفسانی ہے اور اسیوجہ سے تو مبتدی کیواسطے بات کرنیکا بھی حکم نہین دست بوسی پائے بوسی سے نوبت بہ رخسارہ بوسی پہنچتی ہے۔ یہ امر بالکل قطعاً ممنوع ہے اور اُن لوگون کو جو صاحب اجازت ہین نہایت احتیاط لازم ہے تاکہ اجرائے سلسلہ مین نقصان نہ آئے اچھا مانا کہ دل بیچین ہی آنسو نکلتے ہین اور کیا کیا ہوتا ہے کیا درد یہ بُرا معلوم ہوتا ہی کیا اس سے تکلیف ہوتی ہے اگر تکلیف وہ ہے تو اُسکا جاتا رہنا ہر ایک مبتدی اور منتہی کے پیر و مرشد کے قبضہ مین دیا گیا ہے درخواست کیجئے اور اگر اچھا معلوم ہوتا ہے تو جون جون علیحدگی اختیار کیجئے گا ترقی ہوگی اور مولوی صاحب سُن لو ؎

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند	لاغر صفتان و زشت خو را نکشند

گر عاشقِ صادقی زکشتن مگریز — مردار بود ہر انچہ او را نکشند

مولوی صاحب غل نہ مچاؤ جو کچھ بتایا گیا ہے اسکو خوب دھوم دھام سے کرو بہتر تو یہ تھا کہ آپ ایسے وقت مین کم سے کم چالیس روز میرے پاس رہتے چودہ برس آپ نے پیری کی کونسی پیری جسمین رعونت کی بو آتی ہی آجکل رعونت کھونے کی حضرت سبحانہ تعالیٰ نے ابتدا شروع کی ہی آنچہ بر سر بازار ظرفانِ عشق ٭ دیر سرداری دو نے دیگر ست ٭ سے محبت کرکے

عاشقانِ خواجگانِ چشت را — از قدم تا سر نشانے دیگر ست

کا ہاتھ پکڑا ہی ذرہ سنبھل کر ہوشیار ہو کر چلیے چودہ برس کے مراقبے اور مکاشفے سب ڈوبے جاتے ہین ان کو ڈوبنے دیجئے نہین نہین بلکہ ڈبو دیجئے عشق کی ہر ایک آن ہزار سالہ عبادت سے افضل ہے اس کو آپ اپنے پاس آنیکی کم اجازت دیجئے اور تنہائی بالکل ہین ناپسند کرتا ہون اگر آپ احتیاط کرینگے تو پارس ہاتھ آگیا ہے آپ کندن ہوئے جاتے ہین ورنہ خدانخواستہ برباد ہونیکا اندیشہ ہے میرا خط مولانا نادر الدین والدنیا کو دکھا دیجئے وہ فتوے دین گے بجا ہے یا بیجا ہر ایک اللہ تعالے کا چاہنے والا اس کے چاہنے والون کی ترقی اور زیادتی چاہتا ہے پھر اگر عشق صادق ہے تو کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اپنے معشوق مجازی کو اورون کی نظرون سے پوشیدہ کیا جاوے یہ بھی خطرہ ہی اسکو آپ پاس نہ آنے دیجئے اور انکے پاس بھیجا کیجئے مین عرس شریف کے چوتھے روز کلکتہ آگیا ہون پتہ اوپر تحریر ہے اس پتہ سے خط بھیجئے مین جس جگہ ہون گا انشاء اللہ تعالیٰ مجھکو ملجاویگا مولوی احمد جی صاحب اور انکے ایک خلیفہ مولوی نصیر الدین احمد میرے ہمراہ ہین آپ نے اگر کی بتیان نہ بھیجین اس محبت کیوقت مین پیر و مرشد کی محبت مین کمی واقع ہو تو عشق نہین سمجھا جاویگا زیادہ والسلام مولوی صاحب اور شہزادہ صاحب کو سلام فقط

(عاجز کلیمی غفرلہ)

مکتوب ہفدہم

کفر سر زلف تو بہ ایمان نہ فروشم	من لذت درد تو بدرمان نہ فروشم

مولا السلام علیکم + ایک خط پرسون بھیجا ہے پھر بھی آج لکھنے کو دل چاہا اسوقت کی آپ کو نہایت قدر کرنی چاہیئے آخر آپ مہجور رہین گے تو ہوگا کیا درد کی ترقی ہوگی ٥

ہر گھڑی خالق بڑھائے درد دل	جان جائے پر نہ جائے درد دل
ذرۂ دردے دل عطار را	کفر کافر را و دین دیندار را

درد فراق مین زیادہ ہوتا ہے تو فراق ہی اچھا ہے۔ فراق اچھا یا وصل۔ میرے نزدیک فراق اچھا کیونکہ فراق کا آخر وصل ہے اور وصل کا انجام فراق ٥

بر بہای ریز از جام قدم	ساقیا یک جرعہ از راہ کرم
ہم بچشم یار بیند یار را	تا کند شق پردہ پندار را

ذات کے سوا جو وہم ہو سب خطرات ہین کیا دست بوسی کیا پائے بوسی دیدہ بوسی سے مطلب کیا ہے مین نے کسی شخص کو عینک بوسی کرتے نہین دیکھا بلکہ آنکھون پر لگاتے دیکھا

ہم عینک بینائی ہم قطرہ وزینہ	این عشق مجاز ما در چشم حقیقت مین

آپ کو شغل حقیقت الاشیاء کا بتایا گیا ہے اُسکو آپ کیجیے اور آج کل رات دن کیجیے تاکہ یہ محبت بالا کی طرف منتقل ہو جائے مجھکو نہایت اندیشہ آپ کی طرف سے ہوگیا ہے۔ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ کو ذرا ملاحظہ فرما لیجیے پھر اگر بفرض محال نفس کی شرارتون سے بہ کرم تعالیٰ بچ بھی گیا تو زبان خلایق سے بچنا ناممکن ہے۔ اجرائے سلسلہ مین تنہائی ایسے موقع مین زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے اُسکو تنہائی مین ایک منٹ بھی پاس نہ بیٹھنے دیجیے یہ وقت آپکے حوصلے کے امتحان کا ہے حیدرآباد مین اور لوگ بھی اسکی خواہان ہین اور یہ ممکن نہین کہ سب پاک خیال ہون بلکہ ایک بھی پاک خیال نہوگا بوالہوس اور نام بدنام کرنیوالے جب آپ کی شہرت

ہو گی تو کم سے کم وہی لوگ آپ کیطرف بھی ویسا ہی خیال کرین گے اور جون جون آپکی شہرت
اس نام کے ساتھ ہو گی آپ کو حیدر آباد مین رہنا دشوار ہو جائیگا اور پھر اس کا اثر باہر کے
مریدین پر بھی پڑے بغیر نہ رہے گا۔
آخر آپ اسکو سمجھے کیا ہین عینک سے زیادہ اسکی کوئی وقعت نہین تو اگر آپ پاس
دام ہون گے تو بازار مین بہت سی عینکین فروخت ہوتی ہین لینے عشق ہونا چاہیے حسن سے
عالم مالامال ہے خاص جگہ اٹک رہنا سالک کا کام نہین مولوی صاحب ہوشیار ہو جائے ؛

ہمچو مجنون عشق داری در مجاز — ہمچو لیلی رخ نمائی در نیاز
گاه چون شیرین خوری خون جگر — گہ زنی چون کوہکن تیشہ بسر
ای حقیقت دان گذر کن از مجاز — چند باشی در مقام حرص و آز
چند چینی لالہ و نسرین و ورد — چند بینی رنگ سرخ و رنگ زرد
چند در کثرت نمائی خویش را — یک زمان در خانہ وحدت بیا
آشنا شو ہمچنان با یار خویش — تا کہ خود را گم کنی در کار خویش
تا نوئی کے یار گردد یار تو — چون بناشی یار باشد یار تو
ہیچ میدانی کہ اصل عشق چیست — عشق را از حسن جانان زندگی است
حسن جانان چون نظر در خویش کرد — گشت شیدا عشق را در پیش کرد
ای کہ گشتی واقف از اسرار عشق — نہ قدم مردانہ اندر کار عشق
سر بر آور زیر پای عشق نہ — بعد از ان سر در ہوای عشق نہ
عشق بازی نیست کار بوالہوس — خام طبعان حاضر اند ہمچو مگس
گر کنی جان را تو بر جانان نثار — در عوض یک جان دہد صد جان نگار
کشتگان عشق را جان دگر — ہر زمان از غیب احسانی دگر
تا توانی ای دلا در عشق کوش — این حکایت راز عاشق دار گوش

سوختہ خود را او باحق ساختہ خویش را بسپرد و با جانان نباخت		ای خنک جانی کہ خود را باختہ خرم آنکس کو قمار عشق باخت

مولانا شیخ احمد جی صاحب معہ اپنے ایک خلیفہ مولوی نصیر الدین احمد بنگالی کے میرے ہمراہ اسوقت کلکتہ مین ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کے روز ہم سب یہان سے رخصت ہونگے آپکو دونون سلام کہتے ہین دعاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب ہیجدہم

مکرمی مولانا شاہ الٰہی بخش صاحب چشتی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم مین نے آپسے انکسار سے نہین کہا تھا کہ مین نے صرف و نحو بھی نہین پڑھی صحیح بات ہی مین تو واقعی ایک جاہل شخص ہون پھر بھلا آپ کے سوالات کے جواب مجھسے کیونکر ہو سکینگے اور آپکا اطمینان مجھسے کیونکر ہوگا۔ خیر دو ایک آیتین لکھ دیتا ہون کیونکہ کتاب اللہ سے زیادہ حجت ختم کرنیوالا اور حاکم کوئی نہین حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس برس کے مجاہدہ کے بعد رَبِّ اَرِنِیْ کہا تھا جواب لَنْ تَرٰانِیْ پایا۔ آپ لَنْ کو خوب جانتے ہین ذات مطلق تو بڑی چیز ہے محض اسکی تجلی سے بیہوش ہو کر گر پڑے پھر لاتدرکہ الابصار بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا بڑے وعدہ کا دن اور امید کا بھی آپ کو معلوم ہے تو اس مین یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فرمایا ہے بغیر صحبت کے خط و کتابت سے یہ باتین طے نہین ہو سکتین۔ مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ جو کچھ میرے حضرت روحی فداہٗ نے تحریر فرمایا ہے وہ آنکھین بند کرکے مشاہدہ ہوتا ہے یا کھولکر اگر کوئی کسی شخص کو کپڑے پہنے دیکھے تو وہ بھی بصیر کہلائے گا کہ اعمیٰ یا فقط اسکی ذات کو دیکھے وہی بصیر کہلاوے گا جو کچھ اس کی ذات کے ساتھ ہے اس کو بھی دیکھنے سے بصیر ہو سکتا ہے یا نہین کہ اعمیٰ مولانا معراج شریف کا ذکر نہایت مختلف فیہ ہے اس مین طرح طرح کی گفتگو ہے ۔ ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ؛ سرمد گوید فلک بہ احمد در شد۔

آپ کو کوئی حدیث معتبر جس مین اختلاف ہو ذات مطلق کو ایک شکل مین دیکھنے کی معلوم ہوگی زیادہ والسلام شوق عاجز کلیمی غفرلہ ٭

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تجلی ہاست حق را و رنقابِ ذاتِ انسانی ٭ شہود غیب اگر خواہی جوابنجاست امکانی
اے حضرت برقع پوش قربانِ راہِ تست دلم جانِ فدائے تو ٭

طاق ابروے تو چون قبلہ و من بسجود	شکر للہ کہ ہستم بہ نمازے عجبے
قاصد رسید نامہ رسید و خبر رسید	در حیرتم کہ جان بکدامی کنم نثار
تن پاکت کہ زیر پیرہن است	وحدہ لاشریک لہٗ چہ تن است
اندر آ و میان جان بہ نشین	کہ تو جانی و جانِ من بدن است

۳۔ شعبان کو آپ کی خدمت مین لکھا ۸ شعبان کو وہان سے چلا ۱۰ کو ہزارہ پہنچا چھے روز ضلع راولپنڈی مین رہ کر آج تیسرا روز ہے کہ پشاور مین ہون سوائے اسکے کہ ؎

اے خیال حسن یار آہستہ رو	منتظر شو سالکان لنگ را

اور مجھ سے اسوقت کیا ہو سکتا ہے بھلا ملاحظہ فرمائیے مین کہان کا رہنے والا آپ کے قریب کا رہنے والا آپ سے کس قدر دور پڑا ہون تقدیر نے یہ سب کچھ کیا میری درخواست نہ تھی کہ مجھکو حضور اپنے سے جدا کرین آپ مجھ سے پوشیدہ ہوگئے۔ آپ کو تلاش کرتا پھرتا ہون راستہ پرخطر ہے شیر بھیڑیے کا ڈر ہے۔ تمام جنگل کوہستان کے خار میرے پاؤن مین لگ گئے کوئی ساتھی نہین تنہا ہون آپ رحم کرین کرم کرین اور مل جائین تو آپ کے اختیار مین ہے میرا کوئی اختیار نہین مفلس ہون قلاش ہون ریل کا کرایہ تک نہین مکان جو میرے رہنے کا تھا اُس پر دشمنون کا قبضہ ہے ورنہ اس کو فروخت کرکے آپ تک پہنچ جاتا اگر آپ ایک دفعہ برقع اٹھا کر صورت دکھادین تو تمام رنج و غم جدائی اور تکلیف سفر دور ہوجائین ؎

چون نمائی عارض گل رنگ را | از طرب در چرخ آری سنگ را
بار دیگر سر برون کن از نقاب | از برائے عاشقان ونگ را

افسوس ہے کہ آپ میرے گھر کے قریب رہتے ہین اور مین آپکی تلاش مین مارامارا پھرتاہون

انچہ ما کردیم با خود ہیچ نابینا نکرد | در میان خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

اب مین جب پھر اپنے گھر کیطرف رجوع کرونگا تو پھر آپکی توجہ سے آپکو دیکھونگا۔

صورت از بے صورتی آمد برون | باز شد انا الیہ راجعون

عاجز کلیمی غفرلہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ

من نمی دانم دلم دیوانہ کیست | بگوشم ہر زمان افسانہ کیست

یار غمگسار شاہ عباس علی خان صاحب چشتی زید فی عشقہ۔ السلام قبل الکلام۔
ایک وہ ہین کہ اُن کا مطلوب اُنکے قریب ہے جب چاہا دیکھ لیا ایک مین مصیبت کا مارا چارون طرف پھرتاہون آجتک یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ مطلوب کون ہے کیسا ہے کہان ہے۔
ہائے افسوس دن گذرے جاتے ہین وقت نہین رہا۔ کوئی دم باقی ہو بھی تو یہی حسرت اور ارمان رہیگا۔ اس کا نام ہی معلوم ہوجاتا یا قیام گاہ ہی ملجاتی تو اس جگہ کو سجدہ کیا کرتا حسرت وارمان ساتھ لیجانے کے سوا اور کچھہ نہ ملا۔ بر لب آب نشین وگذر عمر بہ بین سالک اگر ایک جگہ قیام کرے تو سالک نہین۔ کس کی تلاش کے مزے لوٹے گا ہجر کس کا ہوگا کبھی ہجر کبھی وصل کبھی تلاش یہ کارخانہ برابر جاری رہنے سے ہر وقت نیا لطف ملتا رہیگا۔ اور مین تو کسی مین بھی نہین ہ

بگزید یار عشقش دل سوگوار ما را | نہ طبیب می شناسد نہ فسون گرے دوا را
مگر آن حبیب دلکش کہ ربود دل ز دستم | بہ فسونگری در آید بکند علاج ما را

سیان آؤ نگر یا ہماری | سونی پڑی ہو سیجر یا ہماری

اس پیچ کو آگ لگا دون کیا کرون جس پیچ پر مطلوب نہو اسکا نہونا بہتر زیادہ کیا لکھون والسلام شوق
عاجز کلیمی غفرلہٗ

تبصرہ

بعض اوقات حضرت خواجہ مدظلہ پر جذبہ توحید غالب ہوتا ہی اور کیفیت عشقی نمایان تر اور محبت کا پر زور استیلا ہوتا ہی اس سے یہ مراد نہین کہ عقل زایل ہو جاتی ہے یا کوئی حرکت وضعداری اور آداب شرعی کے خلاف صادر ہوتی ہی نہین نہین بلکہ جملہ آداب واحکام شرعی کی پابندی بجمعیت تمام فرماتے ہین واقع مین آپ پر ایک عجیب حال وارد ہوتا ہی مگر مغلوب الحال نہین ہو جاتے۔ سکر او حال آپ کے چہرہ کے رنگ سی اور آنکھون کی چمک دمک سے ظاہر ہوتا ہے کوئی بات آپ کی زبان مبارک سے خلاف آداب نہین نکلتی جسکو عشق کی نعمت دیجاتی ہے جو صاحب درد ہوتا ہے اسکو آپ اپنی درد و دکھ کی داستان باوقات مناسب بلباس اشعار وحکایات سناتے ہین ایسی اوقات مین ایک عجیب کیفیت طاری رہتی ہی جسکی تشریح معرض بیان مین نہین آسکتی ذوق وحال کی باتین وہی سمجھتا ہی اور اسی کا دل جانتا ہی جو صاحب ذوق ووجدان ہوتا ہی ہی ع جلوہ جو اس نے دکھایا میرا دل جانتا ہی +

بیشتر ایسی مجلسین منعقد ہوتی ہین۔ حاضری کی کوئی ممانعت نہین ہوتی۔ ہر شخص مرید غیر مرید داخل مجلس ہوتا ہی حضرت پیرومرشد اپنی زبان سی درافشانی فرماتے ہین سامعین سی ہر شخص اپنی حوصلہ اور ظرف کے مطابق لطف اٹھاتا ہی کسی کے سینہ سے نعرہائے دردانگیز بلند ہوتے ہین کسی کی آنکھ سے آنسو نکلتے ہین کوئی تڑپ جاتا ہی ۵

نمی دانم چہ منزل بود شب جائیکہ من بودم	بہر سو رقص بسمل بود شب جائیکہ من بودم

کا عالم طاری رہتا ہی۔ استیلائے حضرت عشق کے مبارک اوقات مین سکر وحال کا اثر مشتہر ہوتا ہی بات تو ایک ہی ہوتی ہے سبکو حسب حوصلہ لطف ملتا ہے مولانا جامی قدس سرہ السامی نے

لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن ابن صباغ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے والد پیشہ رنگریزی کا کیا کرتے تھے بیٹے نے رنگریزی چھوڑ دی اور صوفیون کے پیچھے پھرا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اُن کے باپ نے تاکید کی اور خود کسی کام پر گئے جب واپس ہوئے تو صباغی کا کام کچھ بھی نہین ہوا تھا باپ خفا ہوئے تو ابن صباغ نے تمام کپڑے لوگون کے ایک ہی رنگ کے برتن مین ڈبو دئے حالانکہ ہر شخص نے علیحدہ رنگ چاہا تھا باپ اور بھی زیادہ برہم ہوئے مگر ابن صباغ رح نے اُس ظرف سے کپڑے نکالے تو باپ نے حیرت سے دیکھا کہ "ہر یکے را آن رنگ شدہ بود کہ صاحبش خواستہ بود" باپ متحیر ہوئے چنانچہ حضرت خواجہ مدظلہ کی باتون سے بھی ایسی مجلسون مین سامعین شوقین اہل طلب کے دل ایک ہی تغارہ رنگ مین ڈبو دئے جاتے ہین اور جب واپسی ہوتی ہے تو ہر شخص اپنے نکھرے ہوئے رنگ مین ڈوبا ہوا نکلتا ہے ایسے عقل افروز و دل دیوانہ سوز اوقات مین آپ کے قلم مبارک سے جو مضامین مکاتیت کے لباس مین جلوہ گر ہوتے ہین وہ ایک لطف خاص رکھتے ہین اگرچہ کہ اس مجموعہ مین کوئی مکتوب ایسا نہین کہ وہ تنبیہ و تادیب تعلیم و تربیت طلبا اور عشق و محبت توحید و عرفان سے خالی ہو۔ تاہم بعض تحریرات آپکے بالتخصیص ایسی ہین کہ جوش محبت و عشق مین ازسرتاپا ڈوبی ہوئی ہین نمونہ کے طور پر چند ایسی تحریرات بھی بمعیت رقاع دیگر یہان درج کئے جاتے ہین جو اسکو جہ سے نابلد ہوگا وہ تو غالبا انہین بیکار سمجھے گا مگر یقین ہے کہ اہل دل کو لطف بے اندازہ حاصل ہوگا۔ اگر کوئی مبتدی بھی ہو تو بہ توفیق الٰہی اُسکے دل مین ایک تحریک تو پیدا ہو جائے گی جو اُسکو مقصد حقیقی کیطرف رجوع کرے گی ؛

مکتوب اول

گوری دھیری چلو گگریا چھلک نہ جائے

پیارے انصار بھیا۔ السلام علیکم۔ یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس کی محبت ہے۔ کون مقناطیسی اثر رکھتا ہے کسکے دیدار کی آرزو ہے۔ کسکا اشتیاق ہے۔ کون بیچین کر رہا ہے۔ کسکی باتین سننے کو دل چھتا ہے؎

نمی دانم کہ دل دیوانۂ کیست
بگوشم بر زبان افسانۂ کیست

اتنا پتہ لگتا ہے کہ میرا دل ہر وقت حیدرآباد حیدرآباد کرتا ہے۔ جس سے مین بات کرتا ہون حیدرآباد کا ذکر ضرور آجاتا ہے۔ کوئی خاص قوت خیال مین نہین آتی جسکی طرف مین خصوصیت سے رجوع کرتا اور اُسکو خط لکھکر ٹھیک اس نکالتا یہ تو ایک مجموعی قوت ہے یا ایک پلٹن ہے یا ایک رسالہ ہے یا ایک فوج ہے۔ جسنے چارون طرف سے مجھکو گھیر رکھا ہے۔ کوئی جگہ اُس کے محاصرہ سے نکل جانے کی نظر نہین آتی۔ میرے ظاہری جسم پر مذہب کی قید لگی ہوئی ہے اور مذہب بھی کون مذہب پاک اسلام جسمین بیوی بچون کی خبرگیری اُن مین رہنا فرض بتا دیا ہے؎

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدۂ
فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ

ورنہ مین سالہاے سال حیدرآباد مین رہکر تلاش کرتا کہ آخر وہ کون ستمگر ظالم ہے جس نے بوڑھے سفید ریش کو اسطرف سے دل برداشتہ کر رکھا ہے اسکو تسخیر کا عمل کس سے پہنچا کونسا کمال اور چلتا ہوا عمل حاصل کیا اور کس سے حاصل کیا جو تیر بہدف ہے۔ اور وہ بوڑھے اور جوان مین تفریق نہین کرتا ؏

عاشقی را چہ جوان چہ پیر مرد | عشق در ہر دل کہ شد تاثیر کرد

آپ حیدرآباد مین تشیلے جرایم کی خوب تحقیق کرنی جانتی ہین۔ ذرا مہربانی کرکے تحقیقات کیجیے

کہ حیدر آباد مین مجھ بوڑھے کو کس نے سینندھی پلائی یا افیون کھلائی یا شراب کا خم میرے حلق مین الٹ دیا جسکے اثر سے میری یہ حالت ہے اور اگر اکیلے اس تحقیقات مین ناکامیاب ہوتی معلوم ہون تو ایک ایک نقل اس خط کی حسب ذیل حضرات کو دیدیجئے۔

رشید و صفدر و اسمٰعیل ۔ یہ حضرات بھی غور کرین اور مجھکو علیحدہ علیحدہ اپنی راسے اور پختہ تحقیقات سے اطلاع دین کہ آخر وہ کون ہے اور اُسکا کیا مطلب مجھ بوڑھے کو ستانے مین ہے اور مجھکو اُسکے جواب مین کیا کرنا چاہیئے ۔ فونوگراف کے چند شعر تحریر کرتا ہون ۔

جب سے اُس ظالم سے اُلفت ہوگئی	کیا کہین جو دل کی حالت ہوگئی
حوصلے دل کے نکل جائین گے سب	یار کی جس دن عنایت ہوگئی
آپ نے تصویر بھیجی شکر ہے	دِل کے بہلانے کی صورت ہوگئی

عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ ... ہٗ

موسومہ جناب شہزادہ میرزا امیر الملک بہادر تیموری دہلوی

صبا بپا تپیدن چلیست زخم کارے واری	یار بر سرت آمد وقتِ جانفشا نیہا ست

حضرت آداب بجالاتا ہون ۔ واہ سبحان اللہ کیا آپ ہین ۔ خوب مدد دیرہے ہین ۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کا خط آنا چاہتا تھا ۔ واہ کیا مضمون ہے ۔ جگر کے پار ہوا جاتا ہے ۔ کیا وعظ ہے مولوی کرامت اللہ خانصاحب اس سے سبق لین آج فرصت اور مزہ کا دن ہے مقدمہ کے خارج ہونیکا کچھ ملال نہو اسنئیے ؎

دیکھئے عکس کو ہین عکس دیکھے اِن کو	ہے یہی بحث یہ تکرار ہے آئینہ مین

آپ کی وہ ورقہ کتاب کے بعد مین تو برابر تاکیدی خطوط لکھ رہا ہون کہ یہ کام نہ کرو وہ کام نہ کرو شاہزادہ صاحب کی بغیر مرضی کچھ نہ کرو ۔ اب مین کیا کرون ؎

من لذت دردتو بدرمان نفروشم	کفر سر زلف تو بدرمان نفروشم

یہ بھی امداد طلب امر ہے کیونکہ کلیمی کے بالکل انتقال کرنے پر آپ جیسا دل سوز دوست اُس کی اولاد کے ساتھ کیا کریگا بس وہی کیجئے اور مجھکو ٥

پردہ بردار کہ شب تا بسحر منتظرم	مصلحت نیست کہ از دوست نہان باید بود

کا وظیفہ پڑھنے دیجئے۔ ملاحظہ ہو کس وقت پر انھون نے پیٹ سے پاؤن نکالے وہ بھی مجبور ہین وہ خود تو کچھ ہین نہین کیسکی زلف ہے اور آندھی چل رہی ہے زلف منہ پر چلی آتی ہے مین ہٹانا چاہتا ہون آندھی زور کی ہے میرا ہٹانا کام نہین دیتا۔ آپ دونون ہاتھون سے مضبوط پکڑ کر زلف کو ہٹا دیجئے ٥

اے کہ با سلسلۂ زلف دراز آمدہ	فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدہ

بس آپ زلف کو ہٹا دین گے میرا کام ہو جاوے گا ٥

دل دادگان حُسن سے پردہ نہ چاہئے	دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہئے

چھپ کہان گئے کوہ قاف ہین پتال مین عرش معلی پر مندر ہین مسجد مین سب غلط۔ پہلے کم تھا۔ اب زیادہ ہے کُن کی آندھی مین زلف منہ پر آگئی جہان تھے وہین ہین پھر اسکا علاج

بہ میخانہ از خود نہ جامی رود	مگر ہمت شیخ جامش برد

ایک ادنی سے ادنی حاکم یا کیسا وُہ معشوق کے پاؤن تک ہاتھ لیجانا کوئی ایسی ویسی بات تو ہے نہین اور پھر حضرت اَلَیسَ اللّٰہُ بِاَحکَمِ الحَاکِمِین والے۔ مجھکو تعجب ہے کہ اس روز کیون فرمایا کہ اَلَیسَ اللّٰہُ بِاَحکَمِ الحَاکِمِین واللہ ثم باللہ الا ان اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ احکم الحاکمین اوہ اوہ یہ بات اچھی نہین نام کسی کا نہ لو یا غیبت ہے یا بے ادبی دو حال سے خالی نہین۔ ہان تو وہان ہاتھ لیجانا پاؤن تو پاؤن منہ تک کیونکر ہوسکتا ہے ٥

ہر کہ او سر باخت اندر کوئے او	بنگرد صد بار جانان سوئے او

ہائے ہائے جان باختن آسان نیست ایہمہ قول است از قول بہ فعل باید رسید تا حال گردد

وآل حال ما و شما باد۔ ما کجا و آن نصیب کجا صد ہزار پردہ دوئی کہ از تہ خانہاے جلال انداختہ اند ازان بیرون شدن آسان نیست ؎

نیست آسان پنجہ بر زلف پریرویان زدن	خون دل می باید از دیدہ بداماں ریختن

ہر کہ این تفرقہ انداختہ ہم او اگر رہنمونی کند آسان است ورنہ از ہمت و می بسیار دور می نماید آن تفرقہ انداز کافر کیش خانہ خراب کدام است عشق اگر باز بر سر رحم آید و رہبر شود البتہ سہل تر و آسان تر است ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما	اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما	اے تو افلاطون و جالینوس ما

این پیشکار و سر رشتہ دار اعلیحضرت دسترسی ندارد مقدمہ خارج کردن و فتح و شکست ہمہ در دست قدرت اوست۔ اگر این عشق خانہ خراب نبودے ہیچکس از عدم بوجود نیامدے ؎

یارب کجاست محرم رازے کہ یکزمان	دل شرح آن و ہر کہ چہ گفت و چہا شنید

لیجئے فارسی ختم ہوگئی آپنے خواب کی تعبیر مین محبت اور خانہ داری اور بیوی بچونکا خیال رکھا ہے کل کٹرہ سے خط آیا بلکہ تین خط آئے۔ ڈاکٹر محسن خان۔ ریاض علی۔ غلام احمد خان سب لکھتے ہین کہ تینون بچے اچھے ہین خاطر جمع رکھو۔ یہان تو خاطر جمع ہی ہے (عصبا ۳۰) خرچ کیواسطے ابتک بھیجے ہین خرچ کی طلب ہے کہان سے لاؤن وہان تو حکم ہے وممّا رزقنٰھم ینفقون وہان تک پہنچتا نہین اب کیا کرون سخت درماندہ ہون ہین تو المدد المدد پکارتا ہون آپ ہون یا جو ہو مدد کے قابل جو ہوگا سنے گا بھی اور مدد بھی کریگا اچھا تو یہی آپ بتادین کہ کون مدد کرسکتا ہے آپ اسی سے مدد کرا دیجئے مگر یہ یقین ہے کہ وہ ہر روز بندہ نوازی کرتے ہین بلکہ ہر لمحہ اور ہر آن اگر وہ بندہ نوازی نہ کرین تو پھر انکو آقا کون کہے جب ہی تمام دنیا کیا سب عالم ظہور انکو جپ رہا ہے شاہزادہ صاحب ہین تو یہی جانتا ہون کہ مندر اور کلیسہ مین اور کسیکو نہین پکارا جاتا ہوگا آپ تو وہان جانے نہین دیتے ذرا وہان کی سیر تو کر آنے دو ان لوگون کو دیکھئے ان سے دریافت

کرتے شاید کچھ پتہ چل جاتا۔ چلو ہم تم دونون چلین ایک کو ایک سنبھالیگا مندر رمندر کیون کہتا ہون
مین نے دیکھا نہین مسجد اور قبلہ مسجد یہ دونون جگہ دیکھے ہوئے ہین آپ فرماتے ہین کہ مسجد کو
خالی پایا۔ نہین تو خالی تو نہین پایا چھوٹی سے چھوٹی مین دس پانچ نمازی تو ضرور دیکھے اور آپ کیا
دریافت کرتے ہین مگر البوالمساجد مین قفل لگا دیکھا دروازہ بند ہر وقت قفل لگا ہوا کبھی کبھی کھلتا ہے
وہ بھی سال بھر مین تین چار دفعہ وہان بھی ایک دفعہ اندر گیا تھا مگر لرزیدہ لرزیدہ شاید اندر کوئی ہوگا
مگر آپ سچ جانئے کوئی بھی نہ تھا اور اگر کوئی ہوتا تو اوسپر قفل لگایا نہ جاتا میری سمجھ مین تو یہ بات
نہین آتی نحنُ اقربُ الیہِ مِن حبلِ الورید کی ضمیر تو قریب کی تھی چلی گئی چار ہزار میل ؎

زہے غمزہ کز شوخی وچھپا بکی		کجا می نماید کجا میزند

اوپر والون کو تم اَلستوٰی علَی العرش سے خوش کردیا اور نیچے والون کو ایک جنگل سنگستان مین
پتہ بتادیا اب پھر ڈھونڈھتے بدو علیحدہ جان کے دشمن قزلطینہ والے جدا وق کرنیوالے روپیہ کا خرچ
اور تکلیف الگ وہان کوئی بات کا بھی پوچھنے والا نہین۔ مولویون کا دم دیکھو۔ میان تم وہان
جانیکے قابل تو ہو جاؤ جب حج مقبول ہوگا تو سب کچھ ہو۔ لیجئے کریم کے یہی معنی ہین ہمکو جو اپنا گھر
بتایا گیا تھا وہان جب پہنچے تو اتنی دور چلکر جانا دلیل رکھتا ہو محتاجگی کی اب رہا بھیک لینے کے قابل
تھے یا نہ تھے یہ تحقیقات کرنی کریم کا کام نہین کریم تو دینے سے کام رکھتا ہے وہ تو کریم ہے بر کریمان
کارہا دشوار نیست۔ جانماز پر قبلہ رو بیٹھا باوضو آپسے التجا کر رہا ہون کہ مین نے اپنی تمام عمر کا کنارہ
جو بالکل بدکرداری مین گزری دو باتون مین سونپا ہے یا تو شہادتِ صادقہ تو وہ بھلا مجھ جیسے
سیاہ کار کو کب مل سکتی ہے اور اوس کا موقعہ کہان۔ اور رہا یہ بات تو لسرا ب تو یہی ہو جائے ؛
زیادہ والسلام شوق فقط عاجز کلبی غفرلہ

مکتوب سُوم

ع کہ ہزارون آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز ہین

ص دید حسن خویشش با چشم شہود — خود تجلی کرد در ملکِ وجود

کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہِ آئینہ ساز مین

یار من با کمال رعنائے — خود تماشا و خود تماشائے

کہ ہزار آئینہ لگ گئے ہین نگاہِ آئینہ ساز مین

عشق بازی بہ خویشتن دارد — غیرتش تاب غیر کے آرد

پیارے عزیز اللہ تعالیٰ آپ کو آپ دکھائے۔

مدت کے بعد حلم نے پایا حضور کو — ہر ہر مکان مین آپ ہین ورلامکان مین آپ

علم کے تین درجے ہین پڑھنا یاد کرنا عمل کرنا اسیطرح فقر کے بھی تین مدارج ہین اسکی تعلیم کے بھی تین درجات ہین تعلیم سے واقف ہونا محنت کرنا حال وارد ہوتا چونکہ آپ کو تجربہ ہے اسوجہ سے مین وثوق کے ساتھ کہتا ہون کہ پہلا درجہ النادر کالمعدوم ہے دوسرا تیسرا کہان اب اس تعلیم مین بعد بیعت اور فنافی الشیخ تین درجے ہین۔ فنافی الرسول۔ فنافی اللہ۔ بقار باللہ۔ کمال بقا باللہ حضرت بایزید بسطامی۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو حاصل ہوا کمال فنافی اللہ حضرت منصور علیہ الرحمہ کو کمال فنافی الرسول حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ العزیز کو اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ اور کسی کو نہین مثال کے واسطے چار نام لکھدئے ورنہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ محتاج بیان نہین ہان میرا عقیدہ ہے کہ اب ایسے مونہہ بھی نہین پیدا ہوتے کہ اُن کے نام پاک زبان سے ادا کرین۔

ص کار پاکان بر مثال خود مگیر — گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

شیر آن باشد کہ مردم میخورد — شیر آن باشد کہ مردم می درد

واہ مولانا ہزار آفرین ہے آپ پر اور آپ کے کلام پر سیاہ تیتر کی بولی کو سننے والون نے اپنے اپنے موافق بنا رکھا ہے ورنہ جو کچھ وہ کہتا ہے وہی جانتا ہے تصنیف را مصنف نیکو کند بیان سبحان تیری قدرت۔ رام لچھمن دسرت۔ لسن پیاز ادرک حضرت موسیٰ کو علو ئے مرتبت پر ناز تھا اور یہ بھی سمجھ گئے تھے مین اُسکا عاشق ہون اور یہ بھی یقین ہوگیا تھا کہ اُسکو دیکھ سکتا ہون

پکار اُٹھے رَبِّ اَرِنِیۡ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ بھلا کسی کی کیا مجال ہو کہ اُسکو دیکھ سکے ایک تجلی کی تاب نہ لا سکے بیہوش ہو گئے جس کسی کو تجربہ ہوا ہو وہ بیقین کامل کے ساتھ کہسکتا ہو کہ وہ تجلی توڑی چیز ہے جو آب وگل سے علٰحدہ ہو کر ہو آب وگل والی تجلیون کے سامنے چار آنکھین نہین ہو سکتین بھائی وہ اپنے آپ کو آپ ہی دیکھنے کے لایق ہے عالم ظہور ہم سمجھے ہمارے واسطے ہو یہی شرک ہو یہی غلط فہمی ہے اس غلط فہمی نے برباد کردیا اَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہِ اگر اس مصرعہ سے نکالدیا جائے تو سمجھنے والے کی سمجھ پر آفرین ہو مگر میرے نزدیک تو اس مصرعہ کا مطلب اس سے بھی آگے ہو ارشادات کلیمی کے پیشانی پر جو آیتہ لکھی ہے اس مصرعہ کا ترجمہ ہو سکتی ہو مصنف کی سمجھ سے مجھکو کام نہین حکیم کی آواز ہے جس جگہ سنائی دے کیونکہ ہستی کلام کلیم کی صفت سے ہے تحت وفوق مین کیا رکھا ہے اب نہین لکھا جاتا کردم اشارتے ومکرر نمی کنم ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ فقط

مکتوب چہارم

اُن کے جلوون کو کوئی کہتا نہین
دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہٗ ؛ السلام علیکم سفر کی کیفیت تو نقل خط مرزا صاحب سے معلوم ہوئی ہوگی + اب سنئیے ؛

لاجرم ہر دم مرا با تو وصالے دیگر است	چون رخت را ہر زمان حسن وجمالِ دیگر است

حال تو یہ ہو کہ آج کی ڈاک مین چودہ خط آئے رات کو ۴۲ طالب داخل سلسلہ ہوئے تین میل پیدل چلنا پڑا ع وے کرشمہ ساقی نمی کند تقصیر ؛ کا لطف جداگانہ ہے آپ نے پڑھا ہوگا۔

بساطے وجلہ گرد وخشک رودے	بکوہستان اگر باران نبارد

لوٹا کے ملنے والے کی دماغ مین خوشبو پہنچ جاتی ہے اگرچہ ۔ ڈیڑھ ہزار کوس کا فاصلہ ہو اب فرمائیے

اس ۴۸ گھنٹے مین جواب نہ دون تو خرابی ہے ٥

اے کہ باسلسلۂ زلف دراز آمدۂ
فرصتت باد کہ دیوانہ نواز آمدۂ

مزہ تو اسی مین تھا کہ ٥

یک دست جام بادہ و یک دست زلف یار
رقصے چنین میانۂ میدانم آرزوست

ہوتا مگر مجھ کم ظرف مین اتنی ہمت نہین بس بادہ ہموار بادا کی آرزو ہے خواب اور تعبیرون نے تھکا دیا ٥

ورو سر ارشاد زما دور کن اے پیر
از پیر و مریدی و ارادت گزشتیم

کی مدت سے آرزو ہے مگر پوری نہین ہوتی ٥

مدتے شد کاتش شوق تو اندر جان ماست
وین تمنا بین کہ دایم در دل ویران ماست

اب تو صبر نہین ہوتا دل گھبرا گیا آخر کہان تک زلف کی کھینچا تانی مین رہون ٥

عاشقانت ہر طرف در انتظار
پردہ بردار و جمال خود نما

مگر لطف یہ کہ خرّ موسیٰ صعقا کے بعد موسیٰ پھر نہ اُٹھے دیکھا اور کچھ نہ دکھائی دی۔ یہ نہین کہ

خوب پردہ ہو کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہین
صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

بس اب تو ایک طرف ہونیکو دل چاہتا ہو۔ یہ بڑے حوصلہ والون کا کام ہے دل بیار دست بکار کسی کی رضائی میلی تھی اور میری اد جلی مین نے کہا رضائی بدل لو جواب ہوا۔ رضائی بدلکر کیا کیا جائے یہان تو بڑی چیز بدل رہے ہین ٥

گر نہ گردی طالبان را دستگیر
طالبان ہرگز نہ گیرند دست پیر

جس زبان سے چاہی سنوا دی۔ سمجھا دی۔ کیسا پیر کہان کا مرید ٥

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم
این طرفہ تر کہ گوش و زبانم پدید نیست

ہاتی ہاتی کالا ہاتی میری سمجھ تو آجکل خراب ہے مین تو یہ سمجھا کہ بخار مین کونین دیجاتی ہو کہ بخار کی گرمی کو اس کی گرمی دبائے۔ کالا گورا ہر چہ آید در نظر از خیر و شر جملہ ذات حق بود اے بیخبر

بھئی اب تو ناچنے کو جی چاہتا ہے لکھا نہین جاتا لیجئے خدا حافظ عاجز کلیمی فقط

مکتوب پنجم

عامیان بینند چرم و پوست   عارفان بینند روئے دوست را

پیارے سرکار قربانت شوم ۔ قدمبوسی کی آرزو لاحاصل آستانہ بوسی کی تمنا پیش کرکے التماس ہے سرکار کا گرامی نامہ کل پھر نہین آیا ۔ آخر دل جلون کو ستانے مین کسی کو کیا لطف آتا ہے اور اگر آتا ہے تو بسم اللہ کسی کو لطف آئے تو مین صبر کرلونگا زنانہ مکان کے دو منزلہ پر تھا پردہ گرا کے سب لوگ وہین بلائے جاتے تھے بخار کی شدت تھی کل پھر مجلس سماع تھی ساتوین روز مین بھی نیچے اُترا آج کل بفضلہ تعالی بغیر سماع حالت ہر وقت موجود ہے پھر قوالی مین کیا نوبت پہنچی ہوگی آپ اندازہ کرلین پرسون سے یہ شعر مجھکو مزہ دیرہا تھا ؎

میرے دل کی آرزو نے مجھے خاک مین ملایا	نہ کچھ آپ سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے

میرے سرکار یہ رب الغزت سے روح کہتی ہے رات کے سماع مین جن اشعار پر مجھکو حالت ہوئی حضور مین پیش کرتا ہون ؎

اب لذتِ زخم جگری پوچھتے کیا ہو   جب تم ہو نمک پاش تو پھر کیون نہ مزا ہو
اُس زخم کے صدقہ جو ہو شمشیر نگہ کا   قربان مین اُس درد کے تم جسکی دوا ہو
آکر ذرا دیکھو تو میرے دل کا تڑپنا   تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
منم کہ روئے ترا بے نقاب می بینم   منم کہ بے شب و روز آفتاب می بینم
توئی کہ پردہ زرخسارِ خود برافگندی   کہ تا جمال ترا بے نقاب می بینم
این جلوہ گاہ حسنت جوشش بہار دارد   ہر سوز مین زخونم صد لالہ زار دارد

سب کی خدمت مین سلام و دعاؤ آداب کہدیجئے ۔ زیادہ حد ادب فقط

عاجز کلیمی غفرلہ

مکتوب ششم

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دل سے ۔ کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

میرے سرکار قربانت شوم ٭

اے حسن بوسہ بپایش ز دنت بے ادبیت ۔ پائے نازک نشود رنجہ ببوسیدن تو

کہان آپکے پاؤن کہان میرا ناپاک منہ ۔ پابوسی لکھنا تو بے ادبی ٹھرا ۔ اچھا آپ کی جوتیان اور میری آنکھین آپ کی چوکھٹ میرا سر ۔ آپ کے محلہ کے لڑکے اور بیجبو بیجبو کی صدا اور میرا رقص اسی آرزو مین حاضر ہوا تھا مگر ہائے افسوس کچھ نہوا کیا اچھا وہ جمعہ تھا کہ جسدن مجھے امید ہوگئی تھی مگر حضور کے رحم نے نہونے دیا ہ

اے نزک چہ جائے رحمت اینجا ۔ تو تیر بزن کہ ما شکاریم

پیارے سرکار قربانت شوم ۔ کیا تم ہو واہ کیا تم ہو ع

کافر ہون جو اپنی تئین جانون کہ مین ہون ۔ جو کچھ کہ ہے سو تو ہے اسلام بس یہی ہے

سرکار فدائے جان شیرین ۔ جانِ شیرین کیا ہوگا بجائے اس کے کہ حضور سے قریب ہوتا جاتا روز بروز دور ہوتا جاتا ہون ہ

صبا ملنا تو کہدینا میرے کھوئے ہوئے دلسے ۔ کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہے مشکل سے

کیا کرون اس پنجڑے مین سے رہائی کی کوئی ترکیب بن نہین پڑتی فولادی تیلیون سے زیادہ قوت دار پنجرہ ہے ۔ قربان بجاک درت ذرہ اشارہ سے پنجرہ کی کھڑکی کھول دیتا آپ یقین جانئین جنگل مین جاؤن نہ پہاڑ پر نہ شہر مین نہ گاؤن مین نعلین مبارک پر قربان ہوجاؤنگا سوائے سرکار کے اسوقت کچھ دکھائی نہین دیتا ہ

جمالِ یار ز ہر شش جہت تماشہ کن ۔ خدا نقاب ندارد تو دیدہ پیدا کن

ایک بار نہین ہزار بار پیدا ہو کر ہزار بار قربان ہو مگر قربان ہونیسے نیت کب سیر ہوتی ہے ہ

کردیم زخون دلِ آرایش کوئے تو	داری خبری یا نے ای محوِ خود آرائی

سرکار کو کیا غرض کہ ایک بیدل کا کسیوقت خیال کرین اگر حضور کسی وقت توجہ کرین تو غلام کو اپنے آقا پر ہر شش جہت مین قربان ہوتے دیکھ لین۔ او ہو جہت کیسی معاف کیجئے اسوقت کچھ نشہ ہے معلوم نہین کہ کیا کیا بک رہا ہون مگر دیوانے کو سنا ہے کہ ہر جگہ معافی ہے کیسی جہت بس آپ ہی آپ ہے

صبا ملنا تو کہنا میری کھوئی ہوئے دل سے	کہ تیری آرزو مین زندگی کٹتی ہی مشکل سے
جیتے جی چین سے سونے نہ دیا وہ تم ہو	مر کے بھی تم کو نہ بھولے وہ وفادار ہین ہم

تم تم تم تم تم تم تم تم

مکتوب ہفتم

کسی کو لکھون۔ کیا لکھون۔ القاب کوئی رہا نہین .... دعا سلام آداب قدمبوسی سجدہ سب ختم ہو گئے کچھ باقی نہین رہا۔ مجھکو معلوم نہین کہ کیون مجھکو پیر کہا جاتا ہے بجائے نماز تہجد تہجد کے وقت لیٹا ہوا وظیفہ پڑھتا ہون اور وظیفہ کونسا یہ آج کا وظیفہ ہے۔

میری جان انتظار دید کب تک	میرے گھر آؤ یا مجھکو بلا لو
میری آرزوئے دل نے مجھے خاک مین ملا یا	نہ حضور سے شکایت نہ رقیب سے گلا ہے
منہ چھپانا تھا تمھین پہلے ہی روز	اب کیا پردہ تو کیا پردہ کیا
دلِ داوگان حسن سی پردہ نہ چاہیئے	دل لیکے چھپ گئے تمھین ایسا نہ چاہیے
بے مروت ناوک افگن آفرین صد آفرین	دل کا دل زخمی کیا پیکان کا پیکان نکلا

جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیون چرائی	وہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا
اگر تو ذرہ دیکھو میرے دل کا تڑپنا	تم قبلہ بنو اور یہ دل قبلہ نما ہو
جب تلک رہے زندہ تب تک رہا پردہ	وقتِ مرگ آپہنچا تو بے حجابی ہو

کیا لکھون ؎

بیابان آمد این دفتر حکایت ہمچنان باقی | بصد دفتر نمی گنجد بیان حال مشتاقے

میرے سب گھر پر جادو کیا گیا ہے۔ بیوی نے لکھا ہے سیدھے یہان چلے آؤ اور مجھکو ساتھ لیکر چلو۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ صوفی سرمد صاحب کا فرمانا ہوگا ؎

سرمد اگرش وفاست خود می آید | گر آمدنش بجاست خود می آید
بیہودہ چرا در پئے آن میگردی | بنشین اگر او خداست خود می آید

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ

مکتوب ہشتم

پیارے عزیز۔ زید فی عشقہ۔ السلام علیکم۔ کلیمی اور اُس کے محبوب کے معاملہ کو آپ خوب سمجھتے۔ اگرچہ اسوقت مین آپ کا وقت زیادہ لے رہا ہون مگر بفضلہ تعالیٰ آپ بھی اسوقت مزے مین ہین۔ کل کی رجسٹری کا جواب کل ہی لکھا تھا بیوقت ہوجانیکے باعث ہنوز موجود ہے دونون کا جواب آج انشاء اللہ چلا جائے گا۔ میرے محبوب میسر بے سرکار کی زبان ہندی ہی پورب کی بو دوباش میرا حال سُن لیا کہ یہ شخص ہرجائی ہے یا آئینہ باز۔ ارشاد ہوا مجھکو معلوم ہے کہ آپ کو مجھسے محبت نہین آپ نے جو کچھ دیکھا بہت جگہ دیکھا۔ اب مجھ مین وہی دیکھتے ہین پھر اور کسی مین دیکھینگے۔ آپ کے ہزارون آئینہ ہین مور تو تم ایک ہی ہو ہم کا نہ بھولنا ؎

ہمکا تم تو ایک ہی ہوہن | ہم جیسی تم ری کرور

یہ کہکر رونا شروع کر دیا اللہ اللہ کیا کہکر سمجھایا جائے کیونکہ کوئی وعدہ کیا جائے۔ کون دیکھتا ہے کیا دیکھتا ہے ؎

یہ کہان کی حیرتین چھا گئین یہ کہان جلوے سما گئے + کہ ہزارون آئینہ لگ گئے ہین نگاہ آئینہ ساز مین

پیارے کوئی کافر کہے یا مومن۔ اپنا کام بن جائے۔ بس سب پھر پایا انشاء اللہ پھر ملین گے
زیادہ سلام وشوق۔ عاجز کلیمی غفرلہ از کلیم نگر؛

مکتوب نہم

شفیق حالم جناب تحصیلدار صاحب۔ السلام علیکم مجھکو معلوم ہوا ہے کہ آپ کو مجھسے ملنے کا اشتیاق
ہے۔ مجھ ایسے بیکار شخص سے ملکر آپ کیا کرین گے۔ ہان فقرا رکی خدمت مین رُوسا حاضر ہوگے
ہین اور اُنسے دین اور دنیا کا فائدہ حاصل کیا ہے مگر اب وہ فقرا رکہان اور وہ عقیدہ مند
رُوسا کہان۔ پھر بھی آپ کا غائبانہ اشتیاق معلوم کرنیکے بعد مین آپ کو ایک اپنا چشم دید
واقعہ لکھنے پر آمادہ ہون۔ سات سال کا عرصہ ہوا مین چند ہمراہیون کے ساتھ سفر حجاز کے
واسطے چلا۔ جدہ سے مکہ معظمہ تک جس قدر قافلے گئے سوائے دو تین قافلون کے بدّون نے
سب کو لوٹا۔ اور بہت سے مسلمان بیت اللہ شریف کے مسافر زخمی ہوئے مارے گئے مجھکو
خیال ہوا کہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیان زیادہ کین اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو ہر طرح حیران کیا تو شانِ جلالی نے جوش کھایا حکم ہوا کہ آج سے تم لوگ بادشاہ نہین ہوگے
ور اِنَّ الْاَرْضَ یَرِثُھَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ کا قطعی حکم صادر فرمایا اللہ تعالیٰ کا سچا کلام قیامت
تک وہی حکم رکھتا ہے جو پہلے تھا کسی وقت بدلنے والا نہین تمام دنیا مین کوئی بھی یہودی
بادشاہ نہین مگر صالحون کے معنی تفاسیر مین اور علمار وقت کی زبان پر مسلمان نیک بندہ
کے ہین مجھکو نہایت حیرت ہوئی کہ قرآن شریف کا حکم کیونکر خلاف ہوگیا دنیا مین عیسائی بادشاہ
ہین کیسے بادشاہ کہ تمام کو گھیرے ہوئے ہین اور جو مسلمان بادشاہ برائے نام ہین اُن کے
انتظام کی یہ حالت ہر کہ مسلمانون کے ساتھ بُرا سلوک ہو رہا ہے اور کوئی پرسانِ حال نہین
تو صالحون کے معنی اور کچھ ہون گے۔ مسلمان نیک بندہ کے معنی ہون گے یہان سے گئے
ہوئے علمار اور وہان کے علمار سے پوچھا گیا اور بہید تحقیق کی گئی مگر تسلی نہین ہوئی یہان

تک کہ واپسی کا موقع آگیا۔ عدن مین اسٹیمر نے ایک دن اور نصف شب قیام کیا۔ رات کے
تین بجے عدن سے اسٹیمر چلا ابھی ساحل کے قریب بندر کے حدود مین تھا کہ دفعتاً ایک آواز
مہیب ہوئی اسٹیمر تھم گیا سمندر مین سے اغثنی یارسول اللہ کی آواز آنے لگی۔ اُس اسٹیمر کے
تہ پور مین ملازم ایک اوپر کے درجہ کی برابر مہتابیان روشن کر رہا تھا جس سے سیاہی شب کی
دور ہو گئی گویا کہ روز روشن ہو گیا ایک بیچ کے درجہ مین تھا جو چھوٹی کشتی کو نیچے اتارنے مین
اور خلاصیون کو حکم دینے مین مصروف تھا۔ تیسرا فوراً اُسی اُتری ہوئی کشتی مین سوار ہو کر مع
تین یا چار خلاصیون کے روانہ ہوا۔ ہم لوگ تازہ حج کئے ہوئے چلے آتے ہین سب کے سب
کھڑے دیکھ رہے تھے جس طرف سے یارسول اللہ کی آواز آرہی ہے اُسی طرف وہ انگریز وہ
کشتی لیجاتا ہے یارسول اللہ کہنے والے کو ہاتھ سے گھسیٹ کر کشتی مین لیتا ہے یہان تک کہ تیرہ
یا چودہ آدمی اُس نے کشتی مین لئے۔ اب وہ کشتی لئے ہوئے چارون طرف گشت لگا رہا ہے مگر
اُسکو یارسول اللہ کی صدا نہین آتی سمندر مین سناٹا ہے ناچار وہ کشتی اسٹیمر کے پاس لایا سیڑھی
اُتار دی گئی تھی۔ حاجی لوگ اُس دروازہ اور سیڑھی کے سرے پر اس قدر ہجوم کئے ہوئے
تھے کہ اُن بیچارون کو اوپر اسٹیمر کے آنیکا موقع نہین ملتا تھا اور وہ سمندر کے پانی مین ڈوبنے
کے باعث سردی سے بیتاب ہو رہے تھے آخر اُس انتظام کرنیوالے انگریز نے پہلے زبان سے
کہا آخر حاجیون کو دھکے دیکے راستہ صاف کیا اور اُن بیچارون کو اندر لیا وہ بیچارے سردی
سے کانپ رہے تھے کسی حاجی نے اپنی لوئی کمل یا لحاف اُن کو نہین دیا عیسائیون نے
اُن مسلمانون کو جنکی جان بچائی تھی اسٹیمر کے باورچیخانہ مین لیجا کر گرم کیا دریافت سے یہ بات
معلوم ہوئی کہ مسقط سے ایک بادبانی جہاز چاول بار کئے ہوئے آرہا تھا اُس مین روشنی
نہین تھی اِس اسٹیمر سے ٹکرا کر ٹوٹ گیا غرق دریا ہو گیا اُس مین پچیس آدمی تھے جسقدر ملے
وہ بچا لئے گئے تھے باقی غرق۔ اس کا قصہ اور بھی باقی ہے مگر مجھکو صالحون کے معنی معلوم ہو گئے
صالح کے معنی ہین انسانی ہمدردی رکھنے والے کے جس مین انسانی ہمدردی نہین اُن کو

اللہ تعالی نے اولئک کالانعام بل ھم اضل کا خطاب دیا ہے اسلام کے ہرایک اصول اور
فرع سے اسلامی ہمدردی ٹپکتی ہے جس مین اسلامی ہمدردی نہین وہ ہرگز انسان نہین اور
نہ وہ مسلمان ہوسکتا ہے وہ ضرور برباد کردیا جائیگا جیساکہ ثمود اور عاد کی قومین برباد ہوئین مسلمانون
مین ہمدردی نہین اسوجہ سے اُن سے بادشاہت چھین لی گئی ہے جسمین ہمدردی کسیقدر ہے
اُنکو کچھہ نہ کچھہ حصہ حکومت کامل جاتاہے۔ آپ مین انسانی ہمدردی ہے اُس نے مجھکو بھی آپکا
مشتاق بنایا تھا مگر مین اُس معاہدہ سے مجبور ہون جو مجھہ سے لیا گیا ہے کہ ارباب دولت وثروت
سے ملاقات مین ابتدا نہ کیجائے ورنہ مین آپ سے ملتا اور فقط یہ کہتا کہ آپ مین جو انسانی ہمدردی
ہے اُسکی قدر کیجئے۔ جس مین یہ ہو اُس سے ظاہر و باطن پرہیز کرین وہ اللہ تعالی کا دشمن ہے زیادہ
والسلام از ڈاک خانہ میران پور کٹرہ ضلع شاہجہان پور (عاجز کلیمی دہلوی) غفرلہٗ

مکتوب دہم

مائیم تحیر و خموشی　　آفاق ہمہ بگفتگویت

پیارے عزیز۔ اللہ تعالی کشایش روحانی وجسمانی مین ترقی دے۔
مضمون تعزیت اور خطرہ نے خوش کیا خطرہ کا مضمون نہایت دلچسپ ہے آج صبح کے وقت
بیوی سے اُس مرحوم بچہ کا ذکر کیا اُنھون نے لڑکون سے اور حامد محمود سلمہ سے کہنے سے انکار کیا
آخر اس وقت بلاکر آپ کا خط دکھادیا جواب دیا کہ مجھکو اُس کے پیدا ہونے کی اسقدر خوشی نہین
ہوئی تھی کہ اب اُسکا غم پریشان کردے جو اللہ تعالی کی مرضی وہ سب بہتر اور اچھا ہے۔
زیادہ والسلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہٗ ؛

مکتوب یازدہم

راحت جان حزین سلمہ۔ السلام علیکم وقلبی لدیکم۔ عرفانی قوت جب تک باقی ہے اور باقی رہیگی

قطرہ سے سمندر ہوکر قوت بھی باقی رہے گی نُجبا نُقبا ابدال اوتاد الغرض مقررہ اہل خدمت مین سے جب کوئی لباس بدلتا ہے اس سے پہلے اُس کی جگہ دوسرا تجویز ہوجاتا ہے اگر ان مین سے ایک کم ہوجائے توبس قیامت آگئی۔ قرآن شریف مین اسم اعظم راتون مین لیلۃ القدر دنون مین لمحہ اجابت آدمیون مین مقبول آدمی اسیوجہ سے پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ تمام قرآن شریف کی قدر ہو تمام راتون کی قدر ہو تمام اوقات کی قدر ہو تمام انسانون کی قدر ہو مجھکو کراۃ مراۃ اس قوت کا تجربہ ہوا ہے مگر وہ ہرگز اختیاری نہین جسقدر اختیار ظاہری یا باطنی دیا گیا ہے وہ سب برائے نام ہے ورنہ فی الحقیقت تمام پنکھون اور روشنی کے ہزارون چراغون کی باگ ایک بجلی کی انجن مین ہے دم مین گل دم مین روشن۔ جبکہ آپ کو کسی نے ایک کاغذ عطا کیا جس کو حکمنامہ کہہ سکتے ہین تو مجھکو اور آپ کو خواہ اسکی تمنا ہو یا نہ ہو اسکا فکر کرنا نہین چاہئے کوئی شخص دنیا مین میرا اور آپ کا چاہنے والا اور ہمارے بہبود کا چاہنے والا اس ذات پاک سے زیادہ ہرگز نہین ہوسکتا مجھکو نہایت وثوق کے ساتھ کامل یقین ہے کہ وہ ذات پاک ہمارے واسطے بہتر کرتا ہے اور کرے گا ہم اپنی وضع بد پر اڑے ہوئے ہین کیا وہ اپنی وضع نیک سے ٹل جاوے گا ہرگز نہین اُس ذات پاک سے بدظنی کسیطرح زیبا نہین صبر اور تحمل سے انجام کو دیکھنا چاہیئے ہان پھر ضرور اُس سے درخواست ہے کہ ہماری نیت درست رہے۔ ہائے ہائے نیت بھی ہمارے اختیار مین نہین والسلام مشوق۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب دوازدہم

آنکھون کے تارے آپ کو دل مین رکھون یا آنکھون مین جگہ دون پیار کرون سر کو بوسہ دون آنکھون کو چومون حیران ہون کہ کیا قدر کرون آپ کا ایک تازہ خط ایک صاحب کے نام دیکھا کسی بغیر دردی بے نفس شیخ وقت کے قلم کا ہے جو اپنے خاص ارادتمند کو نہایت دل سوزی سے لکھہ رہا ہے مین نے مولوی میر انصار علی صاحب کو بھی دکھایا جس کو دیکھکر اُنھون نے بہت

تعریف کی۔ اگرچہ مجھکو کن بر سر تابوتم یک جلوہ برعنائی سے ابھی فرصت نہین مگر آپ کے خط نے بیحد لطف دیا۔ قضاو قدر نے جو کچھ لکھدیا ہی ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا نا سمجھ لوگ خواہ مخواہ تکرار و حجت سے عزیز وقت ضایع کرتے ہین دوستون کی ملاقات کا لطف تو یہ ہے کہ ملنے سے روح تازہ ہو دنیا کے دلخراش جھگڑون کا جو قلب پر اثر ہوتا ہے اُس سے تھوڑی دیر کے واسطے امن ملے مجھکو ایسے دوست کی نہایت قدر ہے مین تو ایسے دوست کی ملاقات کو مقبول عبادت سمجھتا ہون۔ کن بر سر تابوتم کو ضرور آپ سمجھ گئے ہون گے اور اُسکا لطف بھی آپ کو اگر ون مین کم آیا تو رات مین زیادہ آئیگا قوال کی تکرار سے صوفی کو دو طرح سے لطف آتا ہے ایک تو یہ کہ ہر مرتبہ کے کہنے مین نئے مضمون کے یقین کے سبب درجہ طے ہو جاتے ہین دوسرا موقعہ

....

اُس سے زیادہ پر لطف ہر رائی کا مضمون تکرار سے پر پبت ہو جاتا ہے۔ اس شعر مین تابوت تین قسم کا ہے جو لکھنے کو دل نہین چاہتا اور آج آپ کو فرصت نہ ہو گی اگر ہو تو تشریف لائین مگر بارہ بجے سے اِدھر زیادہ والسلام شوق :: عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب سیزدہم

پیارے قربانت شوم :: السلام علیکم و قلبی لدیکم :: بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس وقت ایک اپنا حال تحریر کرون مگر اس مثال مین آپ پر مثال ثابت کرنا نہین ہے جزا ماننے کی تو جگہ نہین لکھے دیتا ہون اگرچہ آپ کی صورت پر مین فریفتہ نہین ہوا ہون اور آپ کی صورت کسی طرح ہزار ہا سے بُری بھی نہین اور آپ ضرور خوبصورت ہین مگر چونکہ اُس پر مین فریفتہ نہین ہوا اسوجہ سے شعلہ رو کہنے مین مبالغہ ہے اور مجھکو مبالغہ آمیز عبارت سے عادتاً نفرت ہے مین آپکی سیرت آپکی لیاقت اور علی الخصوص آپ کی طلب اور خواہش اور آرزو پر ضرور مفتون ہون اور اسپر اپنی اُس عقیدت کو ظاہر کرتا ہون جو مجھکو حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہے۔ میری تمنا ہے

کہ میرا حشر اُنکی غلاموں کی ادنی صف میں ہو اُن کے عشق کا ذرہ مجھکو اس جہان میں ملے ہاے کیا لوگ تھے قربان اُن کی قدموں کی خاک پر ہزار ہا حور و غلمان اُنپر سے صدقہ آپ میں سخاوت دیکھی بے مثل ہے اول تو آپ اپنی وسعت سے بہت زیادہ اور بیشک ہمت سے کم سخی ہیں دوسرے میں ہمیشہ کہا کرتا ہون کہ ایک شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے اور اسنے پچھتر ہزار دیدیے تو وہ سخی نہیں بہ نسبت اُس شخص کے جسکے پاس پانچ ہیں اور پانچوں دیدئے یہ شخص بیشک سخی ہے اور آپ پاس نہیں ہوتے اور آپ دیتے ہیں یہ درجہ بھی اس سے بڑھ گیا۔ پھر اور آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر آپ کا دل دینے سے نہیں پھرتا اور جس قدر آپ دینا چاہتے ہیں اُس قدر بندوبست نہیں ہوسکتا تو میں آپ کو ایک حدیث شریف کا مضمون سناتا ہون سُنئے +

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالی کے نام سچے دل سے دینا چاہے اور اس کا دل اسوقت کچھ پاس ہو نیسے جلے تو اللہ تعالی اس کی نیت کے موافق اُسکے نامۂ اعمال میں درج کر دیتا ہے۔ چنانچہ جسوقت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سارا اور آدھا مال و اسباب پیش کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ تو کچھ نہ دیسکے اور ان کا دل جلا جو نتیجہ اُس کا ہوا اُس سے ایک جہان واقف ہے آپ کی تیسری خبر کے جواب میں مجھکو اپنا بچپن کا شوق اور طلب کا وقت یاد آگیا۔

اگر میں اپنی زیان کاری کی داستان لوگون پر ظاہر کرون تو خسر الدنیا ہونیکے علاوہ یہاں روٹی کا ٹوٹا ہو جاوے اور وہاں کے واسطے ہزارون گواہ ہو جاوین تو اس داستان کو حضرت غفار الذنوب کی رحمت پر چھوڑ کر اپنی تیرہ چودہ پندرہ برس کی عمر کا تھوڑا سا قصہ سناتا ہون ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا وہ حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ عنہ کے آستانہ مبارک میں چلہ کشی کرتے تھے مگر میں جب سو جاتے تھے تو کنڈی کھول کر بدخیال عورت کی طرح نکلجاتا تھا

صبح کی نماز سے پہلے آجاتا تھا کسی کو خبر نہوتی تھی نیب کے پتہ اُبال کر نمک ڈال کر اس کا سالن پکاتا تھا اور جو کی روٹی سے کھاتا تھا پیپل مہادیو کو بھی کھایا ہے اور مہندی کے پتہ بھی کھائے ہین نمکین بغیر دودھ کی چا سے جو کی روٹی زیادہ کھائی ہے۔ یہ حال دیکھکر میری والدہ صاحبہ مرحومہ کو دیان پھیلا کر اُن بزرگ کو کوستی تھین ہائے جس نے میری بچہ کو خراب کیا وہ خراب ہو جائے۔ ہائے مین کہاؤن۔ گوشت روٹی یہ کھائے آلاپالا مین اُس کے جواب مین اُن کے فرزند یعنی اپنے بڑے بھائی حقیقی کو کوستا تھا تاکہ ان کا کوسنا نہ ہو جائے "

یہ ایک والدہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر ہوا پہلی شادی یعنی والدۂ حامد محمود سلمہٗ سے جب نکاح ہوا تو وہ باتین مجھ مین نہ تھین جو بیوی کو بُری معلوم ہوتین ان بیوی کا حال آپ نے سن لیا ذرہ سی ضرب سر پر لگی گھبرا گئین اور مجھسے کہا یہان سے چلو یہ مرید لوگ مار ڈالینگے آنکھ جاتی رہتی ہے تو کیا بہون سے دیکھتے ہین۔ پیارے آنکھون کے تارے بھیا مجھ ضعیف بوڑھی ہین اول تو وہ قوت کہان کہ کسی کو خدانخواستہ یکطرفہ پاگل بنادون اور اگر کسی کے حسن ظن نے یہ جتادیا ہو تو اُن بے زبان حضرات کے کوسنے کو کون سنے اللہ تعالی بامراد زندہ اور تندرست رکھے بیہوشی اور مستی وہی اچھی ہے جس مین ہوشیاری کا بھی دور رہے "

اس آیت شریف کے معنون مین یقین کے معنی مجبوراً موت کے بتادی گئی ہین مگر مجھ جاہل کے اس آیت شریف کے معنون مین یقین کے معنی یقین ہی کے ہین یعنی جب تک عبادت کرے کہ یقین آجائے اور اسکی تعریف یہ ہے اس کو اپنا آپ معلوم ہو جائے اور جب یہ معلوم معلوم ہوگا تو یہ اپنے آپ سے خارج ہو جائیگا اور جب خارج ہوا تو اس پر سے شرعی احکام اُٹھ گئے مگر یہ آنی ہوگا دوامی نہین دوسرے آن مین جبکہ اس کو ہوش ہوگا تو پھر واعبد ربک حتی یاتیک الیقین اس آیت شریف کا ایک دور رہے گا۔ ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین کیا سچا شعر ہوا ہے۔ "احد اللہ سے واصل اور مخلوق مین شامل ؛ خواص اس برزخ کبرا مین ہے حرف مشدد کا آقا کے خزانہ مین ہزار ہا قسم کا مال ہے۔

یہ ممکن نہین کہ غلام کو اسمین سے کچھ نہ کچھ انعام نہ ملے ملتا ہے اور ضرور ملتا ہے آپ کو بھی ملتا ہے اور مل گیا ہان اللہ تعالےٰ ظرف کی وسعت کو بڑھاتا رہے ایک وہ ہین کہ تین چلو مین مست ہوجاتے ہین ایک وہ ہین بوتلین چڑھائے جاتے ہین اور بدمست نہین ہوتے حضرت شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے یا دوسرے حضرت کا کہ ہم نے شراب معرفت گھونٹ گھونٹ پی نہ تو وہ تھوڑی ہوئی اور نہ ہم سیراب ہوسے مزہ تو یہ ہے کہ انتظار بنا رہے اب آتے ہین وہ آتے ہین کسی کی پاؤن کی آہٹ ہوئی اور اچک کر دیکھا اہا اہا آپ کیا وہی ہین کوئی سمجھے یا نہ سمجھے حتیٰ کہ آپ کو بھی اقرار نہ ہو مگر میرا دل تو آپ کی یک رنگ ہونے کی تصدیق کرتا ہے والسلام وشوق۔عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب چہار دہم

دوش از مسجد سوئے میخانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما
در خرابات مغان با پیر ہم منزل شویم
کین چنین رفت است در عہد ازل تقدیر ما

پیارے عزیز۔ہوشیاری کے ساتھ بیخود و مست ہونا آپ کو نصیب ہو۔

ہاتھ میں سن ہے لکھنا تکلیف سے ہوتا ہے لفافہ پہنچا صبح سے علی آباد والے اور والیون نے پکڑ رکھا تھا اب چھوڑا ہے نماز ظہر ادا کر کے ہمت کرتا ہون کہ کچھ لکھون چھتیس برس کی ناز برداری کا جو کچھ افسوس ہو تھوڑا ہے مگر مجھکو دیکھیے کیسا بے اثر قلب لایا ہون جسنے چھتیس ہزار برس یا اس سے زیادہ یہان تک ناز برداری کی کہ دیکھنے والے مجھ مین اور اُس مین مشکل سے تمیز کرتے ہین جب مین اُس سے جدا کیا گیا اور یہ جدائی بھی فی الحقیقت میری ناواقفیت کی جدائی تھی مجھسے کہا تو یہ گیا تھا کہ ہم جاتے ہین تم ہمارے پیچھے پیچھے

آو بجائے اسکے کہ قدم بقدم چلتا اور اُسکو نہ چھوڑتا ورہ سی غفلت مین ایک دورا ہے مین نقش قدم بھول گیا۔ حاجت خانہ مین پہنچا بجائے اس کے کہ حاجت سے فراغت پاکر طہارت کرکے باہر نکل آتا۔ ایسی غفلت کی نیند کہ نجاست خانہ مین سو گیا تمام کپڑے نجاست مین خراب ہو گئے نہ دوسرا جوڑا کپڑے کا ساتھ لایا تھا اور نہ پائخانہ مین کوئی نل لگا ہوا ہے۔

اب بتایئے کیا کرون باہر کیونکر نکلون کپڑے کیونکر پاک کرون میرا آقا میرا محسن ایسا نہین جس سے دائمی جدائی ایک منٹ کیا ایک سکنڈ کی جدائی بھی ممکن ہو اگر ادب مانع نہوتا تو مین یقین کے ساتھ لکھ دیتا کہ وہ پائخانہ مین ساتھ تھا مگر ہائے افسوس جس پر مین عاشق تھا جس کے غلام فرمابردار ہونے کی ایک جماعت کثیر کے سامنے دعویٰ کیا تھا اُسکو بھلا دیا اوسکے احسان فراموش کر دئے غلام ہو کر آقا کا دعوے کرنے لگا اب دیکھو کیا ہوتا ہے وود کی برف۔ تربوز، خربوزہ فالودہ اس قدر پلائین پیٹ مین ٹھوسی گئین مضمون اور خط خبط نہو تو کیا ہو۔ پہلے تو لباس تھا نہین لباس نہ آپ سے پہنا ہے اور نہ آپ سے اُتارین گے۔ ترک لباس اپنے اختیار مین نہین لباس پہنانیوالا جب اُتار دیگا آپ ترک لباس ہو جایئے گا اور لباس پر لباس یہ اور بھی بے اعتباری کا بشر ہے اللہ تعالیٰ امتحان مین کامیابی نصیب کرے زیادہ والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ ؎ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔

مکتوب پانزدہم

آن کس است اہل بشارت کہ اشارت داند نکتہا ہست وے محرم اسرار کجا

پیارے عزیز۔ السلام علیکم۔ جب تک ٹوٹ کر نہ ملے اثر مترتب نہین ہوتا۔ ٹوٹ کر کیونکر ملنا ہوتا ہے ایک طرف عقیدہ ہو کامل محبت ہو واصل۔ دوسرے طرف دلدادہ صورت ہو یا والہ سیرت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کو اچھی سمجھ عطا کی ہے وَمَن یُوتِی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا۔ فی الحقیقت دونون صفتین اُسکی ہین مگر چشم ظاہر کو عموماً یہی یقین ہے

کہ ظاہر نے باطن کو پوشیدہ کر رکھا ہے۔ جمالش زنقاب آمد جلالش۔ اور اگر سمجھ آجائے تو نقاب جلال بھی بمنزلہ جمال ہوجاتا ہے۔ اکثر یہی دیکھا گیا کہ میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو۔ مگر ایک بہادر کا کلام مجھ کو نہایت پسند آیا"

رحمٰن رحیم رحمت اللہ مائیم
شیطان رجیم لعنت اللہ مائیم
ہر نیک و بدیکہ در جہان میگزرد
واللہ مائیسم ثم باللہ مائیسم

کل ایک مولوی صاحب نے بذریعہ خط دس سوال مجھکو بھیجے اُن مین ایک یہ بھی تھا کہ آپ مجھکو ایک پرچہ لکھ بھیجین کہ قیامت کے روز مین تم کو ساتھ رکھونگا بس اس کو مین اپنی قبر مین رکھ لونگا اور یہی مجھکو کافی ہے میری بیوی بچے اور سب کچھ آپ پر قربان مجھکو جنت کی خواہش اس کے مقابلہ مین نہین۔ اچھی طرح تو یاد نہین کہ کیا کیا جواب دیا گیا مختصر اور ماحصل یہ ہے کہ میرے نزدیک جیسا طالب دنیا ویسا ہی طالب جنت۔ جنت مین اگر وعدہ دیدار نہ ہو تو اس کو کیا فوقیت ہے اور دیدار دیکھنے والے کو کس جگہ دیدار نہین آپ نے ہر ایک عبارت کو خوب سمجھا اور یہ آپ کی سمجھ میرے دل مین گھر کرتی جاتی ہے اول تو مین نے چاہا تھا کہ میرے خطوط شایع ہون جب میرے یاران طریقت نے نہ مانا تو مین نے یہ قید لگادی کہ سوائے یاران طریقت کے اور کسی کو نہ دئے جائین مگر ؎

پرواز فطرت ما در دام بال میزد — آزاد کرد فضلش از ہر قیود ما را

مست ہونے والا مست ہو بیخود ہونے والا بیخود ہو دیکھنے والا دیکھے مزہ لینے والا مزہ لے۔

هَلْ جَزَاۗءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؂

مشتغل بُودم بقال اے دوستان
حال غالب گشت بربستا زبان

غیر حق می کوبم اندر زیر پا
الصلا اے پاکبازان الصلا

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب شانزدہم

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے ہالے آجا
چمکتی ہے بجلی گرجتے ہین بادل تو کملی مین اپنے چھپا کملی والے

چاند سا مکھڑا پیارا ہے تو زلف بھی اُسی مکھڑے کا سنگار ہے اُسکی سیاہی اور روشنیون سے برتر ہے بادل مین سے نکلنا اور پوشیدہ ہونا برسات مین جو ہر مرتبہ لطف کو دوبالا کرتا ہے وہ مطلع صاف مین نہین۔ چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے ہالے آجا ؎

یک دست جام بادہ و گر دست زلفِ یار
رقصِ چنین میانہ میدانم آرزوست

کیا زندہ نے آپ کے پاس موجود ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ اردو کا شعر آپ اُس سے سنین مدت سے زلف اور رخسار کی تمیز اور جھگڑے مین پھنسے ہوئے ہین تھوڑی دیر کے واسطے ہم کو سمجھ لینا چاہیئے کہ جس کا رخسار اُس کی زلف ہے ؎

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے ہالے آجا

ہائے کیا مزہ کا وقت ہے کوئی کاندھے پر کملیا ڈال کر آیا تھا۔ کملیا کے صدقہ ایک صاحب

ایسے تشریف لائے کہ رفتہ رفتہ وہ آنکھ سے اوجھل ہوگیا ہ

بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
چاند سے مکھڑے پہ ڈالے ہوئے ہالے آجا

یک دست جامِ بادہ و گر دست زلف یار
رقصے چنین میانۂ میدانم آرزوست

یہ کس نے لکھا کس کو لکھا کس نے پڑھا کس نے سُنا۔ فقط دعا عاجز کلیمی غفرلہٗ

مکتوب ہفتدہم

هو الکل

آداب القاب سب غایب آپ نہایت خوش نصیب ہین یہ جو کام آپ سے لیا جا رہا ہے وہ لاجواب ہے۔ گیارہ پر جنازہ آیا وضو کر کے نیچے اُترا مسجد مین پاس جا کر بیٹھا کسکی میت نہ جنازہ کہنے کو دل چاہتا ہے نہ میت کیا اثر والی چیز ہے تعالیٰ شانہ عما یقولون مین نے تمام عمر ایسے وقت مین یہ اثر نہین دیکھا اگر دوسری قوت جو برائے نام دوسری قوت کہلائی جاتی ہے ہمراہ ہوتی تو نوبت بہ جامہ دریدن ہوتی۔ نماز کے بعد پھر بیٹھا برخوردار سلمہ پاس برابر بیٹھا رہا اُس سے پوچھا کچھ اثر معلوم ہوتا ہے۔ کہا ہان۔ بالآخر ڈیڑھ بجے یہ کہکر آیا ہون کہ جنازہ کو جس جگہ رکھا ہے بغیر میرے بلائے نہ اُٹھانا یہ وہ ہین جنہون نے ع ہستیم شدہ غرق بحر لازوالِ حسن یار ؛ مین عمر گنوادی اور کسیکو خبر نہین ہوئی کہ کون تھا کہان سے آیا کہان گیا مین قربان اُس بے نشان کے جسکے یہ سب نشان ہین جبتک گم نام نہو کیسے ہو نام ....
.... جب تک بے نشان نہو نشان کیسے ملے

تعالیٰ شانہ عما یقولون ۔ والسلام ؛
ہستیم شد غرق بحر لازوالِ حسن یار کا غلام دکلیمی غفرلہٗ

مکتوب ہشتدہم

گرامی عزیز جانم سلمہ۔ السلام علیکم۔ ہزارون مسلمان ایسے ہین کہ بوڑھے ہوگئے اُن کو نماز آتی ہی نہین ہزارون ایسے ہین جنکو آتی ہے پڑھتی نہین ہزارون ایسے ہین جو زکوۃ نہین دیتی ہزارون ایسی ہین جو حج نہین کرتی اور مسئلہ یہ ہے کہ فقط ایک فرض کا تارک کافر ہے پھر آپکے دل مین کیون اِن مسلمانون کیطرف کفر کا خطرہ نہین آتا برخلاف اِسکے ایک بت پرست بُت پرستی سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالی کیطرف رجوع ہونا چاہتا ہے آپ اُسکی دُم مین کفر کا دُم چھلا باندھے جاتے ہین۔ نماز روزہ حج زکوۃ سب سے افضل و اعلے توحید ہے کیا آپ نہین دیکھتے کہ شرک و بدعات کا کس قدر زور اسوقت مسلمانون مین ہے میرے نزدیک اِن نام کے مسلمانون سے جو نماز روزہ سے بھاگنے والے ہین، وہ موحد اچھی ہین جنہون نے بت پرستی چھوڑی اپنی برسون کو دیکھیو دوستون کی بُرائیان آپ کے نامہ اعمال مین نہین لکھی جاوین گی"
زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب نوازدہم

گویم بھر زبان و بھر گوش بشنوم ÷ این طرفہ ترکہ گوش و زبانم پدید نیست ÷ انصار بھائی اسوقت مجھکو ریل مین بیٹھے بیٹھے آپ کے یہان کی بجلی کی روشنی کا خیال آگیا آپ نے دیکھا ہوگا کہ یہ روشنی ایک انجن کے ذریعہ سے قندیلون مین پہنچتی ہے ہر ایک قندیل ہر ایک چیز پر روشنی ڈالتی ہے اور ہر ایک کی نظر قندیل کی روشنی پر پڑتی ہے قندیل کا دعوے کہ میری روشنی ہے اور یہ دعوے سراسر غلط ہے انجن ہر شب اُسکو تنبیہ کرتا ہے کہ یہ تیرا وصف نہین ہے مگر ہر شب یہی دعوے قندیل پیش کردیتی ہے اسیوجہ سے اسکو ہر روز روز بد دیکھنا پڑتا ہی اسیطرح تنگ نظرین قندیل کی روشنی کو قندیل کی اصلی ذاتی روشنی سمجھکر اُسی کو روشنی والا

سمجھتے ہین حالانکہ روز اُن کو دکھایا جاتا ہے کہ وہ کسی کے محتاج ہین ؎

گویم بہر زبان بہر گوش بشنوم
این طرفہ تر کہ گوش و زبانم پدید نیست

لکھنؤ کا اسٹیشن ہے نہ سیاہی ہے نہ قلم نہ ٹکٹ۔ آج گیارہ بجے دِن کے چلا ہون کل شام کو انشاء اللہ تعالیٰ پہنچونگا۔ پیارے رشید سے سلام کہدیجئے اور یہ بھی کہ بڑا دھوکا ہوا۔ اصل مین نہ زبان پر قبضہ تھا نہ کان پر ؎

گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم
این طرفہ تر کہ گوش و زبانم پدید نیست

زیادہ والسلام و شوق (عاجز کلیمی غفرلہ)

مکتوب بستم

عزیز جانم سلمہٗ۔ السلام علیکم مولوی عبد الرحیم صاحب کو چاہئے تھا کہ اس قسم کے سوالات کسی شیخ سے کرتے آپ سے کیون کئے۔ اسلام کے پاس تمام انتظام شرعی کیواسطے دو ہتیار ہین ایک کتاب اللہ ایک کتاب الرسول اِن دونونکا بھی انتظام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین پورا نہین ہوا تھا بہ دوا پر وغیرہ کی تحقیقات اور ایجاد اسوقت کہان تھی اب رہے اشغال فنا فی الرسول وغیرہ یہ سب حضور کو حاصل تھے کیا آپ کو نہین بتایا گیا تھا اب خیال کر لیجئے آپ سے کہا گیا ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد مبارک بھی اُسی نور سے تھا۔ فنا فی الرسول حقیقت الاشیاء ظہور اول۔ اس شغل کے تین نام ہین اسکے بعد تحریر یہی کہ کسی کے سوال اور جواب پر مرید راسخ العقیدہ کو متوجہ ہونا چاہیے بلکہ جو شیخ بتائے وہی کرنا چاہیے اسکے علاوہ سب وسوسات ہین سب کو سلام کہدیجئے

(عاجز کلیمی غفرلہ)

مکتوب بست ویکم

عزیز جانم سلمہ ؛ السلام علیکم آج آپ کے دو لفافہ وصول ہوئے میرے نزدیک دنیا مین وہ وقت بے بہا ہے جس مین یہ ہستی یاد نہ رہے اور یہ کیونکر میسر آتی ہے ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما

اے طبیب جملہ علت ہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما

اے تو افلاطون و جالینوس ما

کا دور دورہ ہوتا ہے مجھ بوڑہے بیل کو کیا اثر ہوتا اور میری نظر مین کیا تاثیر ہوگی اللہ تعالیٰ آپ کو سب قسم کے کمال عطا کرے اور آپ کی عمدہ حالت دیکھکر قربان ہون اسوقت کو غنیمت سمجھکر زیادہ ہجر کی خواستگاری اچھی ہے اور سچا عشق وہی ہے جس سے دوسری طرف خیال نہ رہے تصور مین ہو المقصود اور ہو الموجود ہو ظاہری صورت معشوق نہ آنے پائے زیادہ والسلام شوق ؛ (عاجز کلیمی غفرلہ)

مکتوب بست و دوم

جیتے رہو خوش رہو شاد رہو

پیارے انصار بھیا ؛ السلام علیکم۔ آپ سلسلہ مین داخل ہوئے اور یہ مجھکو یقین ہوگیا کہ آپ سچے طالب ہین اور مدتون پیرون کے زیر مشق رہے ہین روپیہ بھی بہت سا خرچ کیا ہے اور پھر بھی آپ تہیدست ہین میرا قلب آپ کی طرف ٹوٹ کر رجوع ہوگیا۔ میرے آقا میرے والی میرے سرپرست جنکا قول ہے۔ بوعلی دلخستہ را طاعت بجز توحید نیست میرے خیال کے ساتھ اور خیال بھی کونسا نازک رہتے ہین جو کچھ ہوتا ہے اُنکی طرف سے ہوتا ہے۔

اُن کی نعلین مبارک پر ہزار بار مین تصدق ہون۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ مین نازک مزاج ہون
مگر بفضلہ تعالیٰ ظالم نہین ہون میرا دل چاہتا ہے کہ وہ قصہ جو مجھکو یاد آیا تھا آپ کو لکھون اگرچہ
مجھکو خطوط نویسی مین تکلیف ہوتی ہے۔ مگر گشنداز برائے دِلے بارہا۔ عرصہ بیس برس سے زائد
ہوا مجھکو مولوی جمال الدین صاحب مرحوم خلیفہ مولانا شمس الدین صاحب جو شاہ سلیمان صاحب
کے خلیفہ تھے حسن ابدال لیگئے یہ صاحب ولایتی تھے خاصے ذاکر شاغل چلہ کش مختتی خلیفہ
تھے مجھسے ہر روز کہتے کچھ دلوایئے ایک دن مین اُن کے گھر سے دوسرے گانون گھوڑے پر سوار
جاتا تھا فقط وہ ہمراہ تھے میرے ساتھ کے دو آدمی اور اسباب پہلے جا چکا تھا یہ راستہ ناہموار
کھڈہ وغیرہ کا تھا مولوی صاحب نے ایک قصہ بیان کرنا شروع کیا کہ ایک طالب علم پٹھان
پڑہتا تھا مگر نہایت غبی تھا ایک مجذوب صاحب اُس پر مہربانی کرتے تھے روز اُنسے کہتا کہ
میرا ذہن درست ہوجاوے مگر وہ کچھ نہ کہتے تھے ایک روز وہ طالب علم ایک چھری تیز کر کے
لایا اور مجذوب کو پچھاڑ کر اُسکے سینہ پر بیٹھا اور چھری گلے پر رکھدی اور کہا یا تو مین مولوی ہوجاؤن
ورنہ تجھکو ذبح کرتا ہون مجذوب صاحب نے کہا جا مولوی ہوگیا وہ مولوی ہوگیا۔ مولوی جمال الدین
نے یہ قصہ ختم کرتے ہی دوڑ کر میرے گھوڑے کی باگ پکڑلی اور کہا دو اور نہین تو اس کھڈ مین
پھینکتا ہون میری آنکھون کے سامنے ایک بجلی چمکی اور معلوم ہوا کہ تو جو کچھ چاہے وہ ہوجائے
مین نے ایک قہقہہ لگایا اور مولوی صاحب سے کہا اِنْ شکرتم لَاَزِیدَنَّکُم وَاِن کفرتم اِنَّ عذابی
لَشَدِید ؛ مولوی صاحب وہ مجذوب خام تھا مولوی صاحب پر کچھ رعب طاری ہوا اور باگ
چھوڑدی دوسرے گانون تک مین ہنستا ہوا چلا گیا میزبان کے گھر پہنچا وہان کے دستور کے
موافق گھی بھنی ہوئی پیش ہوئی وہ صاف کی کہا اور لاؤ پھر آئی پھر صاف کی تین دفعہ کے بعد
میزبان نے کہا اب مجھکو کہا لیجئے مین حاضر ہون مگر قہقہہ برابر جاری تھا مولوی صاحب کی بُری
حالت تھی اُنہون نے کہا کہ اس ہنسی مین آگ کیون برستی ہے خیر مین تو دوسرے روز پشاور
چلا گیا مولوی صاحب کا وظیفہ نماز ذکر شغل سب غایب ہوگیا پشاور مین مین نے اُن کے

پیرومرشد کو خواب مین یہ کہتے دیکھا کہ اب اُس کا قصور معاف کر دیجیے واپس آگر اُنکو اپنی طرف سے
خلافت دی پھر اُن کا سلسلہ خاصہ چل نکلا افسوس ہے کہ اُن کا انتقال ہوگیا۔ یہ قصہ یاد آگیا تھا۔
انصار ہیا جو کچھ اسوقت آپ کو محبت عقیدت ہے وہ قابل اعتبار نہین ابھی تو مین آپ سے ٹوٹ
کر ملا ہوا ہون جب آپ مجھسے ٹوٹ کر ملین گے وہ بات پختہ ہوگی مین ایک انار صد بیمار ہون
اور ہون جوگی جس کی نیت کا اعتبار نہین اسوقت تک مجھکو حیدرآباد کی یاران طریقت ادھر پھر
اُن مین سے چار پانچ بیحد یاد آتے ہین اور اُن مین ہمہ تن مصروف ہون مجھکو معلوم نہین کہ یہ
کب تک رہے گا اس موقع کو غنیمت سمجھکر وہ لوگ ٹوٹ کر ملین اور خوب محنت کرین فقط

(عاجز کلیمی دہلوی)

مکتوب بست و سوم

فَلَکُمُ اِنْ کَانَ مِنْ غَیْرِ الْحَبِیْبِ مَا لَکُمْ مِنْ نَشْأَۃِ الْاُخْرٰی نَصِیْبٌ

عزیز جانم۔ دعائے صحت روحانی وجسمانی کے بعد واضح ہو فقرا کے ملنے کا شوق یہ بتا رہا ہے
کہ آپ کچھ کرتے ہین اور ضرور ان حضرات سے آپ کو وہ راستہ ملا ہے فقرا کے پاس دنیا کی
التجا لیکر امرا کا جانا اور اس زمانہ کے فقرا کا ضرورت دنیا کے واسطے اُمرا سے ملنا دونون بیکار معلوم
ہوتے ہین وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ سے ثابت ہے راہ مولا بتانے کی طرف اشارہ ہے
کیا وہ لوگ جو اُمرا سے ضرورت دنیا کے نکالنے کے واسطے ملتے ہین اُنھون نے وَمَا مِنْ
دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا نہین پڑھا بس دونون مطالب دونون کے بیکار ہین ؎

مرا عہدیست با جانان کہ تا جانان در بدن دارم
ہواخواہان کویش را چو جان خویشتن دارم

۲۴۔ جمادی الاول روز پنجشنبہ کو آپ تھوڑی دیر مغرب سے پیشتر تشریف لاوین تو اس قسم کی باتین
ہونی چاہیے جس سے ہین اور آپ خوش ہون اور لطف ملاقات میسر ہو ؏

ساقیا یکجرعہ از بحر کرم | بر بہائے ریز از جام قدم
تاکند عشق پردہ پندار را | ہم بچشم یار بیند یار را

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب بست و چہارم

عزیز جانم۔ السلام علیکم۔ بکر کو دوا لے کو اب آپ نبدر والون سے پڑوانا چاہتے ہین بہت اچھا ہے

پائے در زنجیر پیش دوستان | بہ کہ با بیگانگان در بوستان

پہلے یہ تحقیق کرنا چاہیے کہ دوزخ کیا ہے اور جنت کیا پھر اُس کے رہنے یا ہونیکی جگہ بھی خود بخود معلوم ہو جاوے گی۔ مخلوق اول جمال سے یا نور سے مخلوق دویم جلال سے یا نار سے مخلوق سویم کی حقیقت مشترک جلال اور جمال سے یا نور سے اور نار سے کیسی آگ اور کیسا دوزخ کہاں کی جنت اِن دونون مین سے جس پاس جو غالب حقیقت ہو گی اُسکی صورت اُسکو دکھائی جاوے گی۔ اور اُسی مین اُسکو رہنا ہوگا نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ۔ نہ آسمان مین نہ زمین مین سب ہمارے پاس ہے۔ مین تو اِن علما کا قایل نہین ہون جو تاویلین کر کے آئے دن نیا مذہب پیدا کرتے چلے جاتے ہین اور پیٹ نہین بھرتا اقطار السمٰوات والارض سے ہرگز نہین نکل سکتا مگر سلطان کی محبت مین الا بسلطان یعنی ساتھ سلطان کے تو جب سلطان کا ساتھ ہوا تو خود غایب سلطان رہ گیا اور وہ اقطار السموات والارض سے باہر ہے اللہ اکبر جیسے لا الٰہ الا اللہ کے آج معنی ہوئے اللہ اکبر کے معنی بھی آج آپ انشاء اللہ تعالیٰ سنین گے یہان رات دن چاند سورج ہے اُس عالم مین نہ رات نہ دن تعین کے ساتھ سب جھگڑے ہین لا تعین مین کیا رکھا ہے۔ جنھون نے روح کو کثافت جسم سے ماند نہین ہونے دیا اُن کے خواب کی دوسرے کو کیون خبر نہین ہوتی برابر ہوتی ہے بلکہ وہ تو بیداری مین سب کچھ دیکھتے

ہین - اور عوام کو اسوجہ سے نہین ہوتی کہ اُن کے آئینہ گرد آلود ہین ہوا اور پانی کے مثالین اُسکے
واسطے روشن دلیلین ہین - ہائے مجھکو تو یہ رونا ہے کہ کہان سے تسلی بخش جواب لاؤن سوال
کے ساتھ جو جواب اُس وقت آیا لکھ دیا - سونچنا سمجھنا تو علم والے کا کام ہے خط پڑھکر فوراً لکھنا
شروع کر دیا کہ مُبادا صبح تک بھول نہ جاؤن اس سے زیادہ اور کوئی سمجھا دیگا - ساری رات
پڑی ہے اور میرا محفوظ گھنٹہ باقی ہے تینون سوالون کا جواب تو لکھ چکا مگر مین آپ کا شکریہ
ہی لکھنا بھول گیا واہ کیا خوبصورت آم بھیجے ہین اس سے یہ نہ سمجھا جاوے کہ خوب سیرت
نہین ہین مگر مین تو آنکھ کے مزے زیادہ لیتا ہون - آج وہ صاحب پھر تشریف لائے اور دوسر
چند مولوی صاحبان اور بہت لوگ مگر مجھکو تو علمار سے باتین کرنے مین لطف آتا ہے - افسوس
یہ ہے کہ مولوی صاحبان بیرا مغز خالی کراتے ہین اور آپ خاموش بیٹھے رہتے ہین مجھکو
تو اندیشہ ہے کہ کہین گروہ طفلون کا ہووے پیچھے یہ شور و غل ہو کہ لیجو لیجو - اور آگے آگے
ہون رقص مین ہم بدست افشان و پائے کوبان نہ ہونے لگے اور مین اس کا مدت سے خواہشمند
ہون مگر کانٹے کھدرے ہون - ہون سب خوبصورت ہندوستان مین ایک حاکم دیوانی ہوتا
ہے اور ایک فوجداری یا ایک پولیس اور ایک ملٹری - آپ نے دیوانی کی سیر کی ہے فوجداری
کی بھی سیر کر لیجئے - مین آپ کو یاد دلاتا ہون آپنے جرنیلی وردی کھینچی تھی یا نہین جرنیلی وردی
تو بخشئے فوج ہی عطا فرماتے ہین مین اِن بخشی صاحب کے صدقہ اور ہزار جان سے قربان جسکو
فوج مین بھرتی کر لیتے ہین اعلیٰ سے اعلیٰ قصور پر بھی نام نہین کاٹتے - کہ پروردہ کشتن نمروی
بود پر پورا عمل ہے اُس حکم نامہ کا ایک نفاذ تو ہو گیا - گیارہ بجے ہین نماز کا تقاضا ہے نماز کسیاں
خوب ہی خوب بھبتے ہین - رات کے حالات کے خط کا انتظار کئے بغیر خط ارسال ہے والسلام
و شوق فقط دعا خر کلیمی غفرلہٗ)

❊ ❊ ❊ ❊ ❊
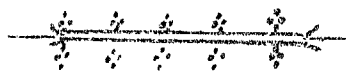
مکتوب بست و پنجم

گرامی عزیز جانم۔ السلام علیکم۔ غمنامہ پہنچکر اور بھی زیادہ رنج و فکر کا باعث ہوا احباب کا تقاضہ ہے کہ باوجود اس قدر زیادہ محبت کے آپ کو تعزیت نامہ کیون نہین پہنچا۔ مین کیا جواب دون سوائے اسکے کہ لکھنا نہین آتا۔ جسوقت ایسی متوحش خبر کہین سے آتی ہے تو محبت اور لگاؤ کے موافق صدمہ اور رنج ضرور ہوتا ہے۔ ہان یہ بھی اس کے ساتھ ہے کہ جسطرح تعزیت خانہ مین دور پرے کی رشتہ دار زار قطار روکر ہمدردی کا ثبوت دیتی ہین اور تحقیقات پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دور پرے کی رشتہ دار رونیوالیان اپنے اپنے مرنیوالون کو یاد کرکے روتی ہین اسی طرح مجھکو اپنی موت یاد آجاتی ہے اور وہ آگے نہین بڑھنے دیتی قاعدہ ہے کہ جب اپنا پیٹ بھر جاتا ہے تو ذوی القربا و الیتٰمے اور مساکین یاد آتے ہین اپنے مرگ کا ماتم ایسا سخت ہے کہ اس سے مہلت ممکن نہین ؎

سینہ کوب ہر نفسم لذت غم از من پرس ۔۔۔ من بمرگ خود گریان ذوق ماتم از من پرس

باسٹھ سال ہوئے کہ میرا انتقال ہوا اور میرے اختیارات سلب کر لئے گئے۔ مین کیا تھا۔

من کہ ملول گشتمے از نفس فرشتگان ۔۔۔ قال و مقال عالمے میکشم از برائے تو

مین نہایت نازک اور پاک اور با اختیار تھا مگر دفعتًا مجھکو موت آگئی اب مین بے اختیار اس قدر ہون کہ دونون پاؤن زمین سے نہین اٹھا سکتا اور کمزور ایسا ہون کہ مور ضعیف تو سہ منزلہ تک بغیر نردبان جا پہنچتی ہے مگر مین بغیر زینہ کے ایک منزلہ پر بھی نہین چڑھ سکتا۔ میرے عزیز سے عزیز کو اگر حاکم جو میرا جیسا آدمی ہے پکڑ لے تو نہین چھڑا سکتا نہ حاکم سے باغی ہونے کی قوت اور نہ اس کو برا کہہ سکنے کی قدرت۔ مجھکو یقین ہے کہ اس موت کے بعد پھر زندہ ضرور ہون گا اور صاحب موت و حیات مجھ سے دریافت کرے گا کہ تو مجھکو اپنا آقا سمجھتا تھا یا برابر والا یا دوست یا دشمن تو اپنی خواہش اور آرزو کے موافق

دنیا کا ہر ایک کام ہونے کی وجہ سے مجھکو آقائے حقیقی سمجھتا تھا یا اُس کے خلاف ہونے پر آقا سمجھتا تہا ؎

من بہ مرگ خود گریان ذوق ماتم از من پرس

مرنے کے بعد کچھ عرصہ تک تو مین بے خبر رہا اپنی موت کی تمیز ہی نہ ہوئی جب سے اس امر کی تمیز ہوئی ہر لمحہ وہر آن اپنی موت کا ماتم کر رہا ہون تو اب آپ ہی فرمایئے کہ خفتہ راخفتہ کے کند بیدار۔ مین کسی کو تعزیت نامہ کیا لکھون یہ مضمون اپنے ماتم کا اس قدر طولانی ہے کہ ختم ہونے والا نہین مگر آپ آج کل زیادہ اور اس قدر تفکرات مین مبتلا ہین کہ مین اپنے ماتم سے آپ کا رنج بڑھانا پسند نہین کرتا خیر وعافیت سننے کا مشتاق ہون زیادہ والسلام شود

عاجز کلیمی الدہلوی غفرلہٗ از کلیمی منزل

مکتوب بست وششم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکتوب موسومہ جناب مولانا محمد سعید صاحب پروفیسر ہندو کالج دہلی +

مولانا آداب بجالاتا ہون۔ اگر جستجو کیجائے تو فقط اتنا پتہ ملے گا کہ ہندوستان مین تخم نیشکر فلان جگہ سے آیا میرے خیال مین یہ کوئی نہ بتا سکے گا کہ تخم نیشکر کب سے دنیا مین بویا جاتا ہے اور اس کی ابتدا کہان سے ہے ؎

ہان درد عشق کس کو نوازا تھا پیشتر
یہ تو بتا کہان سے تری ابتدا ہوئی

نہ کسی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ آخر یہ کب تک رہے گا ذرہ ذرہ سے تغیر سے اس کے نام بدل جاتے ہین۔ گوڑ بہت تھوڑی محنت اور تغیر سے بن جاتا ہے۔ شکر ذرہ زیادہ محنت لیتی ہے۔ شکر جس کو دہلی مین کھانڈ کہتے ہین اُس سے اور زیادہ وقت

... راب کی پوری طرح آسانی سے بھی ہے۔ مگر شراب بہت دنون مین
تیار ہوتی ہے تو اس مین مستی اور لطف بھی سب سے زیادہ ہے۔

الغرض۔ گوڑ۔ شکر۔ کھانڈ۔ راب۔ شراب۔ یہ پانچ چیزین تو ایسی ہین کہ بغیر دوسری چیز کی آمیزش کے نیشکر سے نکلکر دوسرے نامون سے پکاری جاتی ہین جب اس مین دوسری چیز کی آمیزش ہو جاوے تو پھر ہزارون نام اس کے ہو جاتے ہین مگر خواہ لاکھون ہی نام کیون نہون جزو اعظم نیشکر ہی ہوتا ہے۔

مولانا۔ میری سمجھ مین تو یہی آتا ہے کہ سب نیشکر ہے اور جب اس کا پتہ لگانا مشکل ہے کہ کب سے ہے اور کب تک رہے گا تو اس تحقیقات مین وقت گزارنا بے سود ہے۔ نیشکر اور اس کے تغیرات کو دیکھکر مزے لینے چاہئین اور اصل سے غافل نہ ہونا چاہئیے۔ تاکہ اصلی شیرینی کے ذوق مین بے لطفی نہ ہو۔ اب میران پور کٹرہ مین تازہ گوڑ نہین رہا دیہات سے تازہ تلاش کرا کر انشاء اللہ جلد حاضر کرتا ہون زیادہ حد ادب سب کا آداب

از خانقاہ کلیمیہ عاجز کلیمی الدہلوی غفر اللہ لہٗ +

مکتوب بست و ہفتم

من عاشق بدنامم رسوا سر بازارم	والله نبود عارم گر یار بود یارم

عزیز جانم سلمہٗ۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط مرشد آباد اور کئی جگہ ہو کر مجھکو رگھوناتھ گنج پوسٹ آفس سے ملا آپ جیسے نیک باطن اور بھولے حضرات سے راستہ مین نہ ملنے کا افسوس رہا۔ حضرت مولانا میرے شفیق اُستاد ہین ایک مدت کے بعد مجھکو اُن سے نیاز حاصل ہوا چونکہ میرے مولانا نہایت صاف باطن اور نیک ہین معلوم نہین کہ میری تعریف مین آپ کو کیا کیا لکھا ہوگا جو آپ نے مجھکو القاب مین قدوۃ السالکین لکھا ہے افسوس مین اس قابل کہان تقدیر کا مارا دور دراز راستہ دید کے واسطے آوارہ و سرگردان

پھرتا ہون آنکھین خراب ہین کچھ دکھائی نہین دیتا۔ آپ طبیب ہین اور جوان صالح آنکھون کی دوا بوجہ احسن آپ کو آتی ہوگی آپ ہی کوئی تجویز نسخہ کردیجئے ۵

روح قدسی کہ بنظارۂ عالم آمد
بہ تماشائے رُخ خوب تو حیران اُفتاد

مجھکو بھی دکھائی دینے لگے قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین کے لمبے چوڑے القاب اس زمانہ میں بہت سے حضرات رکھتے ہین اور اُنہین کو زیب دیتے ہین مین تو ۵

تا بہ گلزار جہان کرد گذر این مسکین	میل اندر دل او بر رُخ خوبان افتاد

ہون مجھے اب تک معلوم نہین کہ اس سفر کی انتہا کب اور کہان ہوگی۔ کس راستہ سے واپسی ہوگی یہ بھی معلوم نہین اگر مذکورۂ بالا اُمور معلوم ہوتے تو واپسی کیوقت آپ سے ملنے کا وعدہ کرلیتا مگر مجھکو اندیشہ ہے کہ مجھے دیکھنے کے بعد آپ اور وہ حضرات کہ جن سے آپ میری مدح کرچکے ہونگے کہینگے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور کا یہی شخص مصداق ہے ۵

علم نبود غیر علم عاشقی	مابقی تلبیس ابلیس شقی
چند چند از حکمت یونانیان	حکمت ایمانیان راہم بخوان

طب کی کتابون مین اکثر دیکھا ہے العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان اور اسپر فخر کیا گیا ہے کہ ادیان پر ابدان کو سبقت دی گئی ہے۔ تو کیا علم الابدان سے مراد طب ہے یہ تو سمجھ مین آتا نہین بلکہ علم الابدان سے مطلب حقیقت الاشیا ہے کیونکہ جب تک حقیقتِ شی معلوم نہو حلال وحرام کا کس طرح حکم ہوگا اور حقیقتِ شئی ۵

در مقید آیت مطلق نگر	اہم بہ چشم حق بسوئے حق نگر

مین پوشیدہ رکھی گئی ہے معاف کیجئے گا آج کل طبیعت ٹھیک نہین۔ دیکھا نہ بھلا صدقہ گئی خالا۔ والا مضمون ہوا جاتا ہی خیر ہین تو آپ میرے مخدوم زادے زیادہ والسلام (عاجز کلیمی غفرلہٗ از صوبہ بنگال)

مکتوب بست و ہشتم

موسومہ حافظ یوسف علی خان صاحب آنریری مجسٹریٹ تلہر

اُنکے جلووں کو کوئی کہتا نہیں | دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

السلام علیکم - کامیابی کی مبارکباد دیتا ہون مدت سے انتظار ہے کہ آپ میرا بھی کام کرینگے ہین کیا تفصیل کرون

صد ہزار انداز داری دلنشین
من بہر انداز قربانت شوم

مگر ہر مرتبہ کامیابی کی اُمید ناکامیابی کی صورت مین تبدیل ہوجاتی ہے معاملہ قریب ہوکر بعید ہوجاتا ہے

مدتے شد کانقش شوق تو اندر جان ماست | دین تمنا ہین کہ دایم در دلِ ویران ماست

چاہتا ہون کہ وار یار کی لڑائی ہو اور

اسے درو بہت کیا پر کہا ہم نے | دیکھا تو عجب خیال کا لیکھا ہم نے
جب آنکھہ نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ | جب آنکھ کھلی تو کچھہ نہ دیکھا ہم نے

ہوجاوے مگر نہین ہوتا کشتی کنارہ پر آکے رہ جاتی ہے اسوقت بچون مین سے کچھہ اکرم کی طرف خیال ہے ورنہ یا تو رخصت یا بےخود یا مفقود الخبران تین باتون سے کچھہ ہونا چاہئیے خیر کچھہ ہو + پرواز فطرت ما در دام بال می زد + آزاد کرد فضلش از ہر قیود ما را + واعبد ربك حتیٰ یاتیك الیقین چاہتا ہون - قیدین سب بُری ہین مذہب کی قید بھی اچھی نہین - اور مذہب ہو یا جو کچھہ ہو سب ہستی کے ساتھہ کی قیدین ہین جب ہستی نہونے کا یقین ہوجائے تو مذہب کہان رہتا ہے افسوس ہے کہ لازوال دولت کے بدلے آنریری مجسٹریٹی قبول کرلیجائے یہ کیسا عقل کا

کام ہے۔ زیادہ والسلام شوق + عاجز کلیمی الدہلوی غفر اللہ لہ۔

مکتوب بست و نہم

گرامی شفیقم شاہزادہ محمد امیر الملک بہادر تیموری سلمہ۔

السلام علیکم۔ ہندو عیسائی آتش پرست کو کس طرح پر مرید کرتے ہین یہ آپ کا سوال مجھ جیسے ناواقف محض سے اکیلے آپ ہی کا نہین بلکہ تحریری و تقریری کئی حضرات نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے۔ سب کو مجملاً جواب دیا گیا ہے خطوط کی آمد و رفت اس قدر زیادہ ہے کہ تفصیلی خطوط لکھنے کا بہت کم موقع ملتا ہے اور آجکل میرے گھر کی حالت یہ ہے کہ میری پیرانی صاحبہ قبلہ دہلی سے تشریف لائی ہین اور سخت بیمار ہین ۲۲ رمضان المبارک کو ڈیڑہ بجے دن کے برخوردار حامد محمود سلمہ کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے بچی کچھ بیمار ہین مہمانداری بیماری گرمی خطوط نویسی آخر کہان تک ایک دماغ کام کرے مگر مین ہمت کرتا ہون کہ آپ کے سوال کا مشرح جواب دون اور اللہ تعالیٰ سے اس خط کی تکمیل کی مدد مانگتا ہون مجھکو اول تو حیرت ہے کہ ہمارے متقدمین پیشواؤن نے مشرکون کو موحد اور مسلمان بنایا ہمارے متاخرین پیشواؤن کو مسلمان بنانا تو آتا نہین ہان مسلمانون کو کافر بنانا ضرور آتا ہے یہ کون ہین اسوقت کے علماء دوسری طرف نظر ڈالی جائے تو عام گروہ اسوقت کے فقرا کا خود کفر شرک الحاد مین گرفتار ہے گور پرستی تصویر پرستی۔ انکا کام ہے یہود اور نصارا پر جرم تھا اور ہے قال النصارا المسیح ابن اللہ وقال الیہود عزیز ابن اللہ اور ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ کیا حضور سرور کائنات کو خدا بنانے مین کسر رکھتی ہین کیا عالم الغیب نہ ماننے والون کو کافر نہین کہا گیا پھر آگے چلکر متقدمین اولیاء کرام کو خدا نہین سمجھا گیا اپنے پیرون کو خدا نہین مانا گیا ان کی تصاویر کی پرستش نہین ہوتی اتخذوا احبارھم ورھبانھم ارباباً من دون اللہ بڑے بڑے صوفی نیلی تہبند باندھکر گیروی کپڑے پہنکر تصاویر قرآن شریف

دلائل الخیرات مین نہین رکھتے اپنے مکانون مین یہ تصاویر آویزان نہین کرتے۔ یہ کون ہین صوفی
اِن کا نکاس کہان سے ہے اصحاب صفہ سے اُن کی کیا تعریف ہے ایک صحابی کا انتقال
ہوا تو ایک درم نکلا دوسرے کا ہوا تو دو درم نکلے جس پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ
وسلم نے خبر پاکر پہلی اور دوسری کی نسبت فرمایا کہ ایک داغ اور دو داغ اس زمانے کے
صوفیون کے مرنے کے بعد کس قدر سونا چاندی نکلتا ہے جو ترازو مین وزن ہوتا ہے عدالتون
مین جھگڑتے ہین تو ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور مرید کتنے لاکھون کو
کا ذکر نہین حج کی خبر نہین کونسی زکوٰۃ جس پر خلافت اولیٰ نے نہ ادا کرنے والون پر جہاد کیا۔
اِن صوفیون کا دسترخوان اُمرا سے زیادہ مکلف موٹے اس قدر کہ سوائے فرعونی نشست کے
ان سے بیٹھنا مشکل ہائے یہ وہ اسلام ہے جس کے ادنیٰ شخص نے خلیفۂ دوم کو یہ کہکر ممبر سے
اُتار اکہ آپ نے رات کو دو کھانے کھائے آپ خلافت کے قابل نہین۔ اب مسلمان اس قدر
عقیدہ کے کمزور ہین کہ اِن صوفیون سے کوئی نہین پوچھتا کہ تم مسلمان ہو صوفی ہو مشرک ملحد
ہو بلکہ دست بوسی پابوسی اور سجدہ ان گمراہون کے کئے جاتے ہین جیسی آپ نے بوجہ بے
تکلفی از روے تحقیقات محبہ سے یہ مسئلہ دریافت کیا اسیطرح مین آپ سے بے تکلف
دریافت کرتا ہون اِن مین سے بہت سے ایسے ہین جو اِن صفات سے موصوف ہین اور آپ
اُن کی تعظیم دیتے ہین آپنے کسی ایک سے دریافت کیا کہ تم صوفی ہونا درکنار مسلمان بھی ہو یا نہین
اور اگر آتش پرست یا بت پرست ایک مسلمان کے ہاتھ پر شرک اور کفر سے توبہ کرتا ہے تو آپکو
کیون اس کی توبہ پر تعجب ہے اور اِن خاص مسلمانون پر جو زکوٰۃ نہین دیتے حج نہین کرتے دغا
اور فریب اِن کا کام ہے شرک جلی اور خفی علی الاعلان کرتے ہین کیون تعجب نہین اللہ تعالیٰ نے
فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا بَعِیْدًا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ
الْجَنَّۃَ اِس آیت شریف اور اس حدیث شریف کے یہ لوگ آپ کے نزدیک مخالف ہین

یا موافق اور وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کے سوا جسکو وہ چاہین مدد کے واسطے پکارین جو خاص تعریفین اللہ تعالیٰ کے واسطے ہین اس مین شریک کرین زکوٰۃ نہ دین حج نہ کرین اس آیت شریف کے آپ ان کو موافق سمجھتے ہین یا مخالف۔ کیا آپ کے نزدیک وہ شخص آتش پرست بت پرست رہتا تو اچھا تھا۔ بجائے اس کے کہ اُس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ کمینہ غلام کو گواہ کر کے شرک اور کفر سے توبہ کی زیادہ والسلام شوق ؛ عاجز کلیمی غفرلہ۔

مکتوب سنی

پیارے انصار بھیا چشتی سلمہ ؛ السلام علیکم مین اس کا کیا علاج کرون کہ آپ کو خط نہین پہنچتا طاعونی اخبار نے نہایت پریشان کر رکھا ہے لوگ یہ سمجھکر کہ طاعون زمین سے پیدا ہوتا ہے زمین بدل لیتے ہین آپ غور کیجئے رطب اور یابس جب کتاب مبین مین فرمایا تو قرآن شریف کی دلالت مبین پر نہین ہوسکتی سوائے ایک خاص فرد کے۔ کون اس سے واقف تھا سچا اور معتبر سمجھکر ایمان لانا پڑا کہ بیشک کلام خاص ہے تو مبین کسطرح ہوا خفی بلکہ اخفیٰ رہا مبین تو اُس کو کہا جاسکتا ہے جس کو عام خاص دیکھین اور سب اُس کو مانین خواہ انسان کی کوئی قسم ہو تو اس صورت مین کتاب مبین مین طاعون کا ہونا بھی ثابت ہوا کتاب مبین اپنے ساتھ رطب و یابس سب کچھ لئے پھرتی ہے۔ بہت بڑی نصیحت کا وقت ہے باپ بھائی بیٹیا مذہب کو چھوڑ کر فقط ایک کے ساتھ ہولین جو کبھی جدا نہین ہوسکتا پھر طاعون کا خوف نہین رہے گا وکیل بھاگ گئے ہائی کورٹ بند ہوگیا مگر مدعی مدعیٰ علیہ کی آنکھین نہین کھلین کوئی دینے کے عذاب مین پھنسا رہا کوئی لینے کے اللّٰھم احفظنا من کل بلاء الدنیا آخری سانس مین اگر خود بدولت جلوہ گر ہون تو دینا پڑتا ہے اور نہ لینا جناب سید قبول بادشاہ صاحب مرحوم نے جو کچھ فرمایا اُسکو مین سمجھا یہ بھی وہی بات ہے ایک طرف بلایا جاتا ہے ایک طرف دکھلایا جاتا ہے صورت تو ایک ہی ہے خواہ برقعہ اوڑھ کر آئے یا گون پہنکر آئے سیاہ ہو یا سفید ؛ من اندازِ قدت

رکی سا سمجھ :: نہ بادشاہ کوئی چیز ہے نہ بھی کچھ وقعت رکھتا ہے کوئی مجھے تولیا مجھے کوئی
بھانے تو کیا جانے مروت بیاز مانگے زن کن کا فیصلہ بھی آپ کے سامنے ہے یہ خطرہ آپ
کے دل میں کئی مرتبہ اور کئی طرح سے ڈالا گیا اللہ تعالیٰ خیر رکھے اور انجام بخیر ہو ٥

گیا جو کعبہ تو مجنون نے یہ دعا مانگی
الٰہی مجھ سے جدا ہو نہ الفت لیلیٰ

زیادہ والسلام شوق (دعا خیر کلیمی غفر لہٗ)

مکتوب سی و یکم

عزیز از جان برخوردار سید حامد محمود کلیمی چشتی سلمہ الرحمٰن ::
دعائے عطائے نفس مطمینہ کے بعد نگارش ہے کہ کیا تم نے کوئی ایسا باپ دیکھا ہے کہ اپنے
پیارے بیٹے پر قربان ہوا ہو۔ زبانی بہت کہتے ہین مگر عمل نہین کرتے دیکھا۔ مین نے عمل
کیا مگر ایسا بیٹا بھی مین نے نہین دیکھا جیسے کہ تم حضرات رب العزت سے عطا ہوئے یہ تمکو
یقین ہے کہ عالم اسباب مین جو کچھ قدرت نے بیٹے کی تکلیف پر باپ کا بیچین ہونا خمیر مین
ڈال دیا ہے اس سے مین جدا نہین ہوسکتا مگر میرے خیال مین ایک بات آئی ہے آجکل
جیسی جنگ یورپ مین ہورہی ہے کبھی نہین ہوئی وہ قومین جنکو انسانی ہمدردی کا دعوے
تھا کس کس طرح انسانون کی جانین لے رہی ہین کسی معاہدہ کی پابند نہین۔ زمین و آسمان
خشکی۔ تری۔ کسی جگہ اور کسی طرح انسان کی جان کو امن نہین ہر ممکن وسائل کی امداد سے
انسان کی جان لیتے ہین اُس کو بدرجہا سگ و خوک سے بدتر سمجھ رکھا ہے باین ہمہ جو گروہ
اپنے اس دشمن جانی کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے پھر بلا خوف و خطر دشمن کے قریب آجاتا
ہے اور اُس دشمن پر جسکو یہ ابھی ابھی جان کا لیوا سمجھے ہوئے تھا اس قدر بھروسہ کرتا ہے
کہ جس جگہ وہ دشمن لیجانا چاہتا ہے بطیب خاطر و بلا اندیشہ چلا جاتا ہے اور وہ جو ابھی ابھی اسکے

مارنیکے فکر میں تھا ایسا دوست ہو جاتا ہے کہ وقت پر بلا کسی مشقت کے کھانا دیتا ہے اگر زخمی ہو تو مرہم پٹی کرتا ہے گویا ہر ایک جزوی اور کلی امر کا کفیل بنجاتا ہے۔ ہائے ہائے کیا ہم اپنے آقا اپنے مالک سب سے زیادہ چاہنے والے کو اس ظالم دشمن سے بھی بدتر سمجھ رہے ہین اور ہتھیار باندھے ہمہ وقت تیار ہین یعنی جو کچھ وہ چاہتا ہے اُس کے خلاف رات دن کرتے ہین کبھی مانگتے ہین کبھی اکڑتے ہین کبھی گڑگڑاتے ہین کسیطرح ہارمان کر ہتھیار ڈالکر اُس پر مطمین نہین ہوتے بلا جو کچھ بندہ پر نازل کی جاتی ہے اُس پر صبر کرنا اور یہ سمجھنا کہ ہمارے حق مین ہمارے آقا ہمارے مالک۔ ہمارے سب سے زیادہ چاہنے والے نے ہمارے واسطے بہتری اسی مین سمجھی ہے یہ نہین ہوتا۔

ایک مرتبہ لوٹ کا مال بہت سا آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اورون سے بہت کم عطا ہوا آپ کے دل مین کمی کا خیال آیا ایک روز دربار عام مقرر ہوا۔ جو کچھ مال دیا گیا تھا اُس کا حساب دہوپ مین کھڑا کرکے لیا گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نسبت اور حضرات رضوان اللہ علیہم کے دہوپ کی تکلیف سے بہت جلد نجات ملی مین نے فقرا مین خلیل حسن کو صاحب کو دیکھا کہ اُن کو وقار الامرا نے مدار المہاری ....

سے برطرفی پر پھر خدمت مدار المہاری واپس ملنے کے واسطے دُعا یا چلہ کی غرض سے حیدرآباد بلاکر تھوڑے روز مہمان رکھا دس بارہ ہزار روپیہ نذر کیا مین نے اُس روپیہ کا یہ اثر دیکھا کہ حیدرآباد سے واپس ہوتے ہی اُنہون نے صابریون سے جنگ ٹھہرادی اور بیسیون سالہ جانبین سے لکھے گئے اُسوقت مجھکو خیال آیا کہ آخر یہ بلا اِن پر کہان سے نازل ہوئی یہی سمجھ مین آیا ؎

ہیچ جا دیدی فقیر بے نوا	سر تبائیدہ چو فرعون از خدا

تو اگر اِن کو یہ روپیہ نہ ملتا بہتر ہوتا ؎

شخصے کہ مفلس نست براو شکر لازم است۔ اگر دولت میرسد ممکن است کہ یاد خالق را

محو کند۔ ولاکن قد جعل اللّٰہ لکل شئ قدرا پر ایمان رکھنا چاہیئے جسِ قدر صدمہ اور رنج دنیا مین
ہوتا ہے وہ دمیرا ہے) کی بدولت ہوتا ہے پرائی چیز کو اپنا تصور کر رکھا ہے اور اس پر استقرار
یقین اور اسکے جاتے رہنے پر روتا چیختا محلہ والون کو جمع کرتا ہے اگر اپنا نہ سمجھتا تو وا ویلا نہ
کرتا۔ پیارے بیٹے یہ مکان جسکے اندر مین رہتا ہون تم یقین کر لو کہ میرا نہین اور عام و خاص
یہ سمجھتے ہین کہ میرا ہے نہ مین نے اس کو بنایا نہ خریدا نہ کسی نے بخشا اور نہ ہبہ کیا۔ تھوڑے
دن مستعار میرے پاس رہا پھر اُس پر کرایہ مقرر ہوگیا ہائے افسوس ہزار افسوس مین نے ایکدن
کا کرایہ بھی اب تک ادا نہین کیا کرایہ نامہ لکھا ہوا ہے رجسٹری شدہ ہے مالک مکان نہایت
دولتمند ہے۔ کرایہ کا تقاضا تک نہین کرتا دولتمندی کے علاوہ خود مختار بھی ہے اُس نے
سمجھ رکھا ہے کہ کرایہ عام جائداد منقولہ سے ایک دن مین قرق کرکے وصول کرلونگا۔ پیارے
فرزند قرقی کے دن کا نہایت فکر ہے جس وقت تمام محلہ والون کے سامنے توا بھکنی چارپائی
تخت ادنیٰ ادنیٰ چیزین قرق ہوکر نیلام ہون گی اور یہ ضرور ہوکر رہیگا ہائے جائداد منقولہ
بہت تھوڑی ہے اور کرایہ بہت زیادہ قاعدہ ہے کہ جب مال سے ڈگری وصول نہین
ہوتی تو جیل خانہ جانا پڑتا ہے تم جانتے ہو کہ مجھ بینوا کے گھر مین مال ہی کیا ہے بس جیلخانہ
ہے نعوذ باللّٰہ من ذلک ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین
زیادہ دُعا۔ عاجز کلیمی غفرلہٗ۔ از حیدرآباد دکن۔

مکتوب سی و دوم

عزیزم سلمہٗ۔ بعد دعا آنکہ بیعت اللّٰہ تعالیٰ سے پیر کے ہاتھ پر ایک معاہدہ ہے کہ منہیات
شرعیہ سے ہمیشہ دور رہونگا۔ جب پیر دیکھتا ہے کہ یاران طریقت مین سے ایک یا جو شخص
استقامت سے اُس معاہدے پر قائم ہے اور جو کچھ تعلیم فقر کی جاتی ہے اُس پر عمل اور
کوشش کرتا ہے پیر خوش ہوکر اُس کو خلافت دیتا ہے تاکہ اور لوگ بھی اُسکو دیکھکر راہ راست

پر آئین یارانِ طریقت کولازم ہے کہ جب اُن مین سے پیر کسی کو خلافت عطا کرے تو اُسکی
تعظیم مثل پیر کے کرین اور پیر کی عدم موجودگی مین جوکچھہ دریافت کرنا ہے خلیفہ سے دریافت
کرین اور اگر اُس کو دیکھین کہ خلاف شرع شریف ہوگیا نماز وروزہ وغیرہ مین تساہل کرتا ہو
یا کبھی پڑھتا ہے کبھی نہین یا اُس معاہدے سے پھر گیا ہے جو بیعت کے وقت کیا ہے
تو اُس کی صحبت سے جب تک کہ وہ پھر توبہ نہ کرے یارانِ طریقت کو پرہیز کرنا چاہیئے
خلافت تو بڑی بات ہے اُسکی بیعت بھی نہین رہتی پس میرے یارانِ طریقت کو چاہیئے
کہ میرے اس اعلان کو مشتہر کردین تاکہ ایسے لوگون کے فریب مین بھولے لوگ آکر گمراہ
نہون والسلام علی من اتبع الہدیٰ ٭ (عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و سوم

حضرت صاحبزادہ صاحب شاہ عبدالصمد چشتی سلمہٗ۔ السّلام علیکم ٭
اول مجھکو آپ کا شکریہ ادا کرنا ہے کہ آپ میری عیادت کے واسطے اجمیر شریف مین میری
قیام گاہ پر تشریف لائے اُس کے بعد جیساکہ مریض عیادت کرنیوالے سے اپنا حال
بیان کرتا ہے مجھکو بھی بیان کرنا چاہیئے اگر اُسوقت مجھکو آپ کی تشریف آوری کے
ہوش ہوتی تو اِس وقت آپ کو اس تحریر کے پڑھنے کی تکلیف نہ ہوتی میرے بخار کیوجہ
جلسہ چندہ مدرسۂ معینیہ ہی مجھ کو یقین ہے کہ مجھ سے آپ کو زیادہ اُس جلسہ کا انداز ناگوار
ہوا ہوگا کیونکہ آپ تہہ بند باندھے فقرا کا لباس پہنے ہوئے عمدہ تکیہ سے لگے ہوئے
بیٹھے تھے اور مین تو نہ پیر نہ پیرزادہ نہ پیری پاس نہ وہ اسباب متولی صاحب کی پشت پر
بیٹھا تھا میرے مذہب کے علما اور آپ جیسے معزز فقرا چیدہ چیدہ ایک جلسہ مین تشریف
فرما ہون اور ایک دنیا دار ننگے سر بیٹھا ہو پنکھا فقط اُس کو جھلا جارہا ہو ہائے یہ وہی فقرا
ہین جنھون نے بادشاہون کی حقیقت نہ سمجھی تھی آج اس ذلت وخواری سے بیٹھے ہین

چونکہ فقرا کا لباس زیب تن ہے کسی سے دریافت کی بھی ضرورت نہین کہ یہ کون ہین صاحبزادہ
صاحب مجھکو آپ کی توہین اور ذلت کے صدمہ نے بیمار ڈال دیا مین نے دیوان صاحب
سے کہا متولی صاحب سے کہا لکھکر دیا مگر میری بھڑاس نہ نکلی میری روح پر نا قابل برداشت
صدمہ تھا اور پھر اُسکو دوسری حرکت نے اور قوت دی اصحاب صفحہ مین سے ایک صاحب
پاس ایک درہم نکلا حکم ہوا ایک داغ اب اِن صوفیون کے مرنے کے بعد اس قدر سونا
چاندی نکلتا ہے کہ ہزارون روپیہ فیس کورٹ مین صرف ہوتا ہے اور خواجہ کے نام پر
حال لانے والے نہایت بے شرمی سے گاؤتکیون سے لگے بیٹھے رہے اور ایک پیسہ
کسی نے چندہ نہ دیا جب یہ دعویدار اپنے پیٹ کے سوا نہ پیر کو سمجھے نہ بھائی بھتیجے کو تو متولی
صاحب کو ضرور دنیا دارون کی خوشامد کرنی پڑی مگر واہ ری فراست اُدھر وہ کام نکلا
ادھر ظاہری غلامون کو تازیانہ لگایا دونون کام ہوگئے میرے خیال مین اس سے زیادہ
توہین نہین ہوسکتی اللہ تعالی کیواسطے ان ہتہ بندون کو پہلے حضرت صاحب ہی کا لباس
پہنوا اگر نہین مانتے تو خرقہ پوشون کی روش اختیار کرو ہمارے متقدمین نے کفار کو ہدایت
کی اور متاخرین مسلمانون کو بدعقیدہ کئے دیتے ہین صاحبزادہ صاحب ذرا انصاف کیجیے
رنڈی قوال چور بھائی بھتیجا سب کا مال بلا خوف وخطر پیٹ مین چلا جاتا ہے اور اُس
جلسہ مین گرہ سے کچھ نہ نکلا ڈاکو بھی ایسے کامون مین حصہ لیتے ہین مگر نہ پیسے تو یہ چھوٹے
نقال ہر ایک جاہ طلبی کے واسطے دوکان کی ترقی کے لیے وہان حاضر ہوتا ہے معاف
کیجیے نہ آپ عیادت کی تکلیف کرتے اور نہ بیمار کا حال سنتے اسوقت حیدرآباد مین
ہون اور پتہ یہ ہے۔

معرفت منشی عبدالرشید صاحب چشتی دیوڑھی نواب غالب جنگ حیدرآباد دکن

(عاجز کلیمی غفرلہ)

مکتوب سی وچہارم

ہوالکل

پلا ساقیا ساغر بنیظر	پھنسا دام ہجران مین بدنیصر
مین ہوا نہین تجھکو ای میرجان	کہون کیا کہ مجھپر ہے بندگران
جو صورت تو اپنی دکھا دے مجھے	تو اس قید غم سے چھڑا دے مجھے

پیارے مولانا صوفی چشتی زید فی عشقہ۔ کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا لکھون ؎

اُنکی آنکھون کو کوئی کہتا نہین	دل ہمارا مفت مین بدنام ہے

میری تحریرین آفت کی پرکالہ آپ کا روشن دل چاہنے والا دل قدردان دل۔ پاک باطن دل وہ کیا ہے مجھکو اندازہ نہین۔ مرید کھاتے نہین۔ غرض دس ہزار سے زائد یاران طریقت ہین جن مین بڑی بڑی عالم اور غلفار مجھکو چاہنے والے ہین پھر آپ مین کون ایسا وصف ہے کہ کلیجی ذرہ ذرہ سی بات آپ کو لکھ بھیجتا ہے اسوقت رازدار سمجھو تو آپ غمگسار سمجھو تو آپ خود سمجھہ لین۔ مین اس قدر بیتاب ہون کہ اگر میرے محبوب کا جلوہ نہ ہوتا تو فوراً آکر گلے لگا لیتا۔

پیارے۔ بیشک اتقا ایک نادر اور نایاب دولت ہے جس سے پیر ابراہیم جیسے بزرگوار مالامال ہین مگر اتقا کے اصلی معنی ہین۔ قطع عن ماسوی اللہ تعالے کے اور یہ بغیر عشق ہو نہین سکتا عشق کی سہرآن ظاہری اتقا سے ہزار درجہ افضل ہے یہ عشق کے کرشمہ ہین کہ آپ نے ایک ہزار میل سے کسی کے تعلق کے باعث محبوب کو دیکھ لیا مجھے ابھی کچھ اُن سے فرصت نہ تھی جو حجر اسود پر نظر پڑتی۔ آپ کی تحریر دیکھی بیشک صحیح ہے بھلا آپ کی دید اچھی یا میری کس جگہ سے مضمون شروع کرنا چاہیے تھا کہان سے شروع کر دیا آپ کی ایک رجسٹری کل آئی وہ مجھہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ آپ کو قدمبوسی

لکھد و دعا کرین کہ کلیمی رہ جائے اور مین جل جاؤن پوچھا گیا کہ قدمبوسی کیون ہ کہا کہ جو کلیمی
کا چاہنے والا ہو مین اُسپر قربان ہوکر قدمبوس ہون - پھر فرمائیے سراپا عشق ⁂ سرت
گردم ⁂ اُس آواز کے مین قربان - مجھکو خواب بہت کم نظر آتے ہین - ایک مرقعہ خواب مین دکھایا
گیا جس مین حضرت خواجہ بزرگ اور حضرت غوث پاک اور اُن کی تصویر ہے - یہ مشہور مرقعہ
ہے مین نے دیکھا تو وہ دونون حضرات موجود تھے یہ جناب نہ تھے پرسون دیکھا کہ دو فقیر
لمبے بالون کے دہلی کے ایک بازار مین جھگڑا کر رہی ہین ایک دوسرے سے کہتا ہے
کہ اگر پانچ برس میرے پاس رہے تو مین تجھکو بتاؤن جس فریق نے یہہ دعوی کیا تھا
تھوڑی دور اس کا میرا ساتھ ہوا تھوڑی دور جاکر مجھسے کہا کہ کچھ لیگا مین نے کہا کہ جو کچھ
آپ کو آتا ہے پہلے اُن ذکر اشغال کے نام لیجیے اگر ضرورت ہوگی تو لونگا - کہا دیکھے گا یا
باتین کرے گا مین نے کہا اگر باتین کرنے کی آرزو کرون تو موسیٰ علیہ السلام کی برابری مین
بے ادبی ہوتی ہے اور اگر دیکھنے کی آرزو کرون تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین کہنا تو یہ چاہتا تھا کہ بیخود ہو جاؤن مگر ایک شخص نے مجھکو مخاطب کر لیا اور
مین کہان جا رہا ہون پانی پت شریف کا ارادہ ہے - اگرچہ ؏

آزاد کرد فضلش از ہر قیود مارا	پرواز فطرت ما در دام بال مینرد

خدا نے ظاہری حاضری کا محتاج نہین رکھا مگر پھر بھی جو فیوض و برکات صاحب خانہ
کے اُس کے مسکن مین ہوتے ہین یا جو برکات غار حرا مین اب تک موجود ہین اُنکے
حاصل کرنے کی نیت سے اگر وہان تک جاتا ہو تو ضرور دوسری قسم کا فیض حاصل ہو سکتا
ہے - انشاء اللہ ضرور حاضر ہونگا وَمَا اُبَرِّئُ النفس الامّارۃ بالسُّوٓء الّا ما رحم ربی
پیش نظر ہے اور بس میری پیاری بیٹی کی خدمت مین تسلیم و دعا معاف کیجیے آج
کل مین آپ کو زیادہ تکلیف دے رہا ہون زیادہ سلام و شوق فقط

(عاجز کلیمی غفرلہٗ)

مکتوب سی و پنجم

عزیز جانم غلام محمود خانصاحب سلمہٗ + السلام علیکم۔ پیر فقیر مرشد نماز روزہ حج زکوٰۃ پاس انفاس تہجد مراقبہ مکاشفہ سب اس آخری وقت کے درست ہونے کے واسطے ہوا کرتا ہے مین اُس نمک حرام نواز کا کونسے منہ سے شکریہ ادا کرون اور کہان سے ایسی زبان لاؤن جس نے آج تک گزرنے والے یاران طریقت مین سے کسی کا بھی آخر وقت بُرا نہین دیکھایا۔ مگر یہ ایک خاص بات ہے جس کو نصیب ہو ؎

شب رحلت ہم از بستر روم تا قصر حور العین	اگر در وقت جان دادن تو باشی شمع بالینم

میان کہان کا پیر کس مین قوت وہی ذات پاک ہے جو مرید کے عقیدہ کے موافق جلوہ افروز ہوجاتی ہے مجھکو تو ایسی فوتین سنکر رشک آتا ہے اپنے اعمال سے ڈرکر دل تو یہ چاہتا ہے کہ بروقت موت کوئی زندہ آدمی میری بُری حالت دیکھنے کو موجود نہ ہو مگر باوجود رُوسیاہی کے اُس کی رحمت واسعہ سے قوی اُمید ہے کہ یہ بات جو آپ کی مرحومہ والدہ کو میسر آئی مجھکو بھی میسر ہو پھر عذاب قبر عذاب دوزخ سب ہیچ ہے۔ مین تو اس واقعہ کے سننے کا مشتاق تھا بھائی ایک دن یہ تو ضرور ہوکر رہے گا مگر کیا اچھا نصیب ہے اُن لوگون کا جو ادہر سے غافل ہوکر ہنستی کھیلتے چلے جائین یہ وہ باتین ہین جو سچے عقیدہ والون نے کتابون مین درج کی ہین آپ کی مرحومہ والدہ نے جو دیکھا وہ خاص میری دلی خواہش کی تصویر تھی میری طرف سے بہت بہت دعا اور سلام

(عاجز کلیمی دہلوی غفرلہٗ)

مکتوب سی و ششم

گرامی عزیز جانم مولوی سید بشارت حسین صاحب وکیل۔ بھائی دنیا مین کوئی کام ہند

نہین رہتا سب لوگون کے کام نکل جاتے ہین۔ ہندو ہو یا مسلمان۔ زچہ خانہ اور شادی سب ہو جاتی ہے جون جون عمر بڑھتی جاتی ہے دنیا کے بکھیڑے بھی بڑھتے ہین۔ آج شادی کل پوتا ہے نواسہ ہے چھٹی ہے زچہ خانہ کرو۔ اس عمر مین کوشش کرنا چاہیے کہ دید بھی ہوتی رہے گھر مین ہو یا باہر۔ کیونکہ اگر دید نہ ہوئی تو من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ کا بلا ضمانت وارنٹ در پیش ہے پاخانہ مین جاؤ اجابت سے فارغ ہو۔ طہارت کرکے باہر نکل آؤ۔ دیکھو وہان زیادہ بیٹھنا نہین۔ کہین لیٹ نہ جانا۔ تمام کپڑے نجس ہو جائینگے ہان کبھی قبض کی شکایت بھی ہوتی ہے دیر ہوتی ہے اور کبھی گئے اور آ گئے مگر بشارت بھائی ایک نسخہ بڑا چلتا ہوا ہے اگر کوئی جائز نشہ مل جاوے چاہے کپڑے غلیظ ہون یا قبض ہو کچھ خبر نہین رہتی کیا آپ نے چاند کو دیکھا ہے۔ نہ اُس کے کان ہے نہ آنکھ نہ ناک۔ پھر بھی اُس کو اسقدر خوبصورت سمجھا جاتا ہے کہ خوبصورت کو چاند سے تشبیہ دیتے ہین میرے نزدیک تو یہ تشبیہ غلط ہے۔ اُن کی آنکھون کو کوئی کہتا نہین دل ہمارا مفت مین بدنام ہے چاند کی روشنی کو ذرہ سا پردہ روک لیتا ہے اُن کی روشنی جسد خاکی کے پار ہو جاتی ہے آئیے آپ اور مین ایسی پاک صورت پر قربان ہو جائین دیکھنے والے کیا کہین گے۔

شعر

عاشق از مفتی نہ ترسد می بیار
بلکہ از یر غوے سلطان نیز ہم

عاجز کلیمی دہلوی غفرلہ

خاتمہ

مقدس بزرگون کے ملفوظات ومکتوبات اور حالات کو مرتب اور مدون کرنے کا طریقہ سلف سے مروّج ہے۔ مورخون نے اس سے مدد لی بندگانِ خدا کو ہدایت کا راستہ ملا اخلاق درست ہوئے اسلامی معاشرت نے رونق پائی۔ البتہ عربی زبان مین فن تاریخ الرجال کا ذخیرہ ملسکتا ہے مگر ساتھ سو ہجری کے بعد اس فن کی جانب مسلمانون کی توجہ کم ہوگئی۔ بنی عباس کی سلطنت کے ساتھ اس کا آفتاب عروج بھی ڈوب گیا فارسی مین اس فن کا ذخیرہ محدود اور وہ بھی اس زمانہ مین مفقود ہے مغربی اقوام نے مسلمانون سے زیادہ اِس فن کی جانب توجہ کی چنانچہ صدہا کتب اخلاق وتصوف کا انگریزی فرنچ اور جرمن زبانون مین ترجمہ ہوچکا اور اس ایشیائی آفتاب کی روشنی سے یُورپ مستفید ہورہا ہے تاسف کے ساتھ دیکھا جارہا ہے کہ دوسو سال سے اسطرف جتنے بزرگ ہندوستان مین گزرے ہین اُن کے مکمل حالات اور تالیف وتصنیف کا کوئی پتہ نہین چلتا البتہ چند حکایات وقصص اُن بزرگون کی زبان زد خاص وعام ہین جنکے راویون کا پتہ بمشکل ملسکتا ہے اگر ان مقدس بزرگون کے حالات قلم بند کئے جاتے یا اُن کی تصانیف کا ذخیرہ جمع کیا جاتا تو آج اُن کی پسندیدہ رفتار اور عمدہ کارنامون کا ایک نمونہ عالم کی رہبری کے لئے موجود ہوتا۔

ہر دانشمند مورخ کا فرض ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے برگزیدہ حضرات کی تحریرات اور حالات کو جمع کرے کیونکہ آیندہ نسلون کو فائدہ پہنچانے کے لئے یہ ایک نہایت ہی کارگر اور قابل قدر ذریعہ ہے لہذا حضرت ذو العلم النافع والعمل الرافع ملاذ الجمہور صفا و صفا و افضل حضرت خواجہ **سید قاسم علی شاہ صاحب کلیمی** دہلوی ادام اللہ برکاتہم کے مکتوبات وتحریرات کو بہ کوشش وسعی تمام جمع کرکے ان اوراق مین شایع کیا گیا کہ طالبان مسلک

صدق وصفا کے لیے ترغیب وتحریص ہدایت اور رہبری کا باعث ہو۔
واضح ہو کہ یہ کوئی انشار کی کتاب نہین ہے بلکہ ایک مجموعۂ کارنامہائے راہ طریقت ہے۔
حضرت پیر ومرشد کے مکتوبات بے حد وحساب ہین جو اخلاق وتصوف وموعظت پر محتوی
ہین۔ بنظر اختصار ورفع طوالت چند ہی مکتوبات منتخبہ سے ان اوراق کو زینت دی گئی
جس کسی نے آپ کی صحبت پائی ہے وہ ضرور اس امر کی گواہی دے گا کہ اس اشاعت سے
یہ مقصود نہین ہے کہ حضرت ممدوح کے مقامات عالیہ یا کرامات خارقہ کا اظہار کیا جائے
اگر یہی مقصود جامع اوراق کا ہوتا تو ایک علحدہ کتاب دوسرے قرینہ سے مرتب کیجاتی
بلکہ صرف اسیقدر مقصود ہے کہ اس زمانہ کساد بازار علمی مین حضرات صوفیہ صافیہ کی سچی
روش بے لوث طرز معاشرت عمدہ اخلاق وعادات اُن کی نیک تعلیم وتربیت اور مفید ہدایت
سے لوگ واقف ہو جائین اور فائدہ حاصل کرین اور خوش عقیدگی کو محض جبہ ودستار
طیلسان ہی پر منحصر نہ کہین چنانچہ اس مختصر مجموعہ مین ہر قسم کی تحریرات موجود ہین جو طالب راہ
یقین کے لئے مشعل راہ کا حکم رکھتی ہین۔ کہین تعلیم و تربیت وپرورش نسبت کے ابواب
مفتوح ہین کہین شمع ہدایت وتنبیہ کی تنویر بکھری ہوئی ہے کہین مشربۂ توحید وعرفان چھلک
رہا ہے کہین سرچشمۂ عشق ومحبت اوبل رہا ہے کہین بحر تیز یہ موج زن ہے کہین تشبیہ
کا لہلہاتا چمن ہے کہین پیمانہ جذب وشوق ہے کہین میزان مواجید وذوق ہے۔
غرض اس راستہ کی بھول بھلیان پر ایک معقول تبصرہ ہے۔ نافہمون کی تفہیم اور ناواقفون
کی تعلیم وتربیت کا ذخیرہ ہے ایک سفرۂ عام طریقت بچھا ہوا ہے جس سے ہر شخص اپنے حوصلہ
ولیاقت ومشرب کے مطابق غذائے قلبی وروحی حاصل کرسکتا ہے والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

در کفی جام شراب و در کفی سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام وسندان باختن

تمت بالخیر